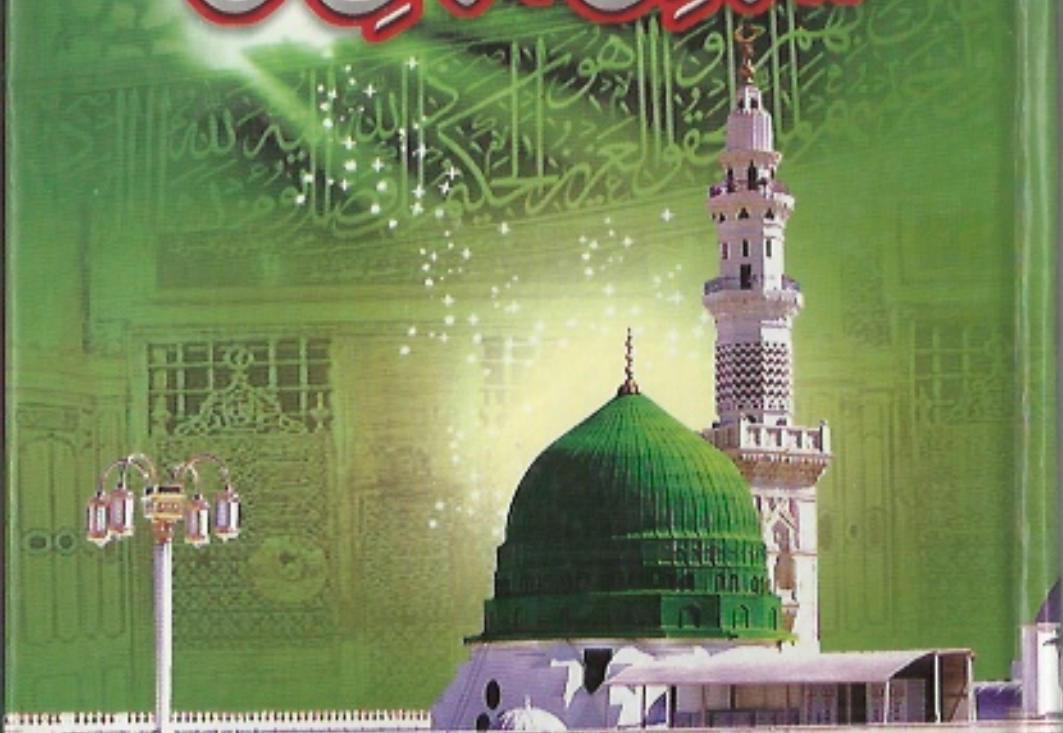


روح الاول مرید کے پروردگار میں عاشقان کی علیین
کے لیے ایک عظیم تحفہ

مصطفیٰ نبی کریم ﷺ میرا دل



پبلیکیشنز
میرا دل

مصنف
علامہ حافظ محمد رفیع قادری و ثناء لوی

ربیع الاول شریف کے پُر نور موسم میں عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے ایک عظیم تحفہ

مصطفیٰؐ میرا دل بھی لہرا رہا ہے

مصنف

علامہ حافظ محمد تنویر قادری وٹالوکی

مصطفیٰؐ



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مصطفیٰ ﷺ
میلاد نبی زبان

عہدہ ناشر محمد نور محمدی

سن اشاعت - جنوری 2012ء

تعداد - 1100

صفحات - 200

ہدیہ - 160

ناشر - میلاد پبلیکیشنز

تلفون نمبر 0333-4503530

ملنے کے پتے

- مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مکیٹ لاہور • ضیاء القرآن پبلیکیشنز روڈ لاہور/کراچی
- شبیر برادر زار رو بازار لاہور • زاویہ پبلیکیشنز نور ہار مکیٹ لاہور
- مکتبہ غوثیہ ہول سیل کراچی • احمد بک کارپوریشن روڈ اوپنڈی
- مکتبہ فیضان سنت - ملتان • مکتبہ فیضان رضا - لالہ مکی
- رضامانی ہاؤس - دربار مکیٹ لاہور • مکتبہ بابا فرید - پاکپتن شریف
- مکتبہ فیضان رضاریہ روڈ نزد قتل مسجد ساہیوال

حسن ترتیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	نغمہ میلاد	11
2	انتساب	12
3	نذرانہ عقیدت	13
4	تقریظات علماء کرام	14
5	تقدیم	25
6	جشن میلاد جلوس میلاد اور محفل میلاد کا مفہوم	25
7	توضیحی عبارات	26
8	مخالفین کی کج روی	30
9	انداز بدلتے ہیں	31
10	منکرین کے خود ساختہ امور	33
11	میلاد منانے کے فوائد	34
12	حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محفل میں اپنا میلاد پڑھا	
13	محفل مصطفیٰ ﷺ اور تذکرہ میلاد	36
14	سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور تذکرہ میلاد	37
15	حضور نبی کریم ﷺ نے سوموار کا روزہ رکھ کر اپنا میلاد منایا	37
16	حضور نبی کریم ﷺ اور ضیافت میلاد	37
17	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا اعزاز بیان کر کے اپنا میلاد منایا	38
18	تذکرہ پیدائش و بعثت اور محفل میلاد	39

64	35	حدیث ضعیف اکابر محدثین کی نظر میں
65	36	حدیث ضعیف مخالفین میلاد کے اکابرین کی نظر میں
67	37	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے خصوصی فضائل بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔
68	38	تذکرہ بعثت و رحمت دو جہاں بزبان سلطان دو جہاں ﷺ
70	39	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا تمام جہانوں کیلئے رحمت ہونا بیان فرما کر اپنا میلاد منایا۔
71	40	معراج کی شب انبیاء کرام ﷺ کی محفل میں حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا میلاد پڑھا۔
72	41	تذکرہ اسمائے مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ
74	42	حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنی اہم خصوصیات بیان فرما کر اپنا میلاد منایا۔
77	43	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے خاص اعزاز ”شفاعت کبریٰ“ اپنی محفل میں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔
86	44	تذکرہ مقام محمود اور محفل میلاد
89	45	مقام محمود کا معنی و مفہوم
90	46	محمود کا لغوی معنی
90	47	قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ کے نزدیک ”مقام محمود“ کے معانی
91	48	شفاعت کبریٰ کا عطا کیا جانا
92	49	نبی کریم ﷺ کو شفاعت عطا کرنے سے پہلے سبز پوشاک پہنائی جائے گی۔
93	50	نبی کریم ﷺ کا عرش کے دائیں طرف قیام فرمانا۔

39	19	تذکرہ نورانیت مصطفیٰ ﷺ اور محفل میلاد
42	20	حضرت جبریل علیہ السلام کے سامنے تذکرہ محفل میلاد
43	21	ایک ضروری وضاحت
44	22	تذکار اسم محمد ﷺ اور محفل میلاد
47	23	ولادت مصطفیٰ ﷺ کے وقت نور کی بارش
48	24	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے زمانے کی فضیلت بیان کر کے اپنا میلاد منایا
49	25	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے قبیلے اور نسب کی فضیلت اور شرافت بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔
53	26	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اباؤ اجداد کی پاکیزگی اور شرافت بیان کر کے اپنا میلاد منایا
54	27	تذکرہ سفر نور مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ
55	28	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی محفل میں تمام انبیاء کرام ﷺ پر اپنی افضلیت بیان کر کے اپنا میلاد منایا
57	29	ایک اہم نکتہ
61	30	اعلیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرمان
61	31	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی بعثت کا ایک اہم مقصد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا
62	32	نبی کریم ﷺ نے اپنے وسیلہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہونے کا واقعہ بیان کر کے اپنا میلاد منایا
63	33	ایک قضیہ کا تصفیہ
63	34	ضعیف حدیث کا حکم

51	اللہ تعالیٰ کا اپنی کرسی پر نزول اور نبی کریم ﷺ کا خصوصی قیام۔	93
50	خصوصی نداء اور کلمات حمد کا عطا کیا جانا۔	94
53	اہل ایمان کے آخری گروہ کی دوزخ سے نجات۔	95
54	تمام امتوں کیلئے نبی کریم ﷺ کو شفاعت عظمیٰ کا اختیار دیا جانا۔	95
55	اللہ تعالیٰ کا حضور نبی کریم ﷺ سے سوال	96
56	اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور نبی کریم ﷺ کا استقبال	97
57	اللہ تعالیٰ کا حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ خصوصی نشست پر بٹھانا۔	98
58	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا خاتم النبیین ہونے کا اعلان کر کے اپنا میلاد منایا	99
59	دجوات افضلیت مصطفیٰ ﷺ اور محفل میلاد	101
60	جوامع الکلم کی وضاحت۔	101
61	گیارہ جوامع الکلم۔	102
62	تذکرہ فصاحت زبان مصطفیٰ ﷺ اور محفل میلاد	103
63	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک اہم خصوصیت ”آدم علیہ السلام کی تخلیق سے بھی پہلے مقام نبوت پر فائز ہونا بیان فرما کر اپنا میلاد منایا۔	104
64	روایت مذکورہ کی محدثانہ اسنادی تحقیق	105
65	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے وسیع علم کے ذریعے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محفل میں قیامت تک کی خبریں دے کر اپنا میلاد منایا۔	106
66	حضور نبی کریم ﷺ نے کائنات کی ابتداء سے لے کر کائنات کی انتہاء تک کی خبریں دے کر اپنا میلاد منایا۔	110
67	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی محفل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنے وسیع علم غیب کا اظہار فرما کر اپنا میلاد منایا۔	111

68	تذکرہ منصب ملکیت اور محفل میلاد	112
69	ایک اہم علمی نکتہ:	113
70	ایک غلط فہمی کا تحقیقی ازالہ۔	116
71	انبیاء علیہم السلام کے خوابوں کی شرعی حیثیت۔	117
72	حدیث مذکورہ سے حاصل ہونے والے دو اہم نکات۔	118
73	سنی مسلمانوں کو مشرک کہنے والے رسول اللہ ﷺ کی نظر میں۔	119
74	مشرک ساز مفتیوں پر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ	120
75	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت ”قاسم نعمت ہونا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا	121
76	تشریح و توضیح	121
77	تقسیم مصطفیٰ ﷺ کی چند مثالیں۔	125
78	تقسیم میں سخاوت۔	127
79	کیا رسول اللہ ﷺ سے مانگنا شرک ہے؟	131
80	تذکرہ بے مثل بشریت اور محفل میلاد۔	132
81	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت ”آگے اور پیچھے سے یکساں دیکھنا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔	135
82	دستِ اقدس کی طاقت اور محفل میلاد	137
83	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے زمانے کی خصوصیت بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔	139
84	امام اہلسنت احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ کا فرمان:	140
85	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا معلم کائنات بن کر مبعوث ہونا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منایا۔	141

86	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے ذکر کی عظمت و فضیلت بیان کر کے اپنا میلا دمنایا۔	143
87	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا خاص اعزاز ”سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا آپ کو نداء کرنا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلا دمنایا۔	144
88	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت ”قیامت تک کی تمام چیزیں آپ ﷺ کے سامنے ہیں“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلا دمنایا۔	144
89	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت ”جنتیوں اور جہنمیوں کے نام بمع ولدیت اور خاندان جاننا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلا دمنایا۔	145
90	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت ”اپنی امت کے ہر شخص کو پہچانا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلا دمنایا۔	146
91	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی بعثت کا ایک خاص مقصد ”اپنی امت کو جہنم سے بچانا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلا دمنایا۔	146
92	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی نبوت کی حقانیت بیان فرما کر اپنا میلا دمنایا۔	149
93	”لفظ عواتک“ کے متعلق امام اہلسنت احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ کی تحقیق۔	150
94	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی نبوت کے اثبات کیلئے چاند کے دو ٹکڑے کر کے اپنا میلا دمنایا۔	151
95	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی مبارک انگلی سے پانی کے چشمے بہا کر اپنا میلا دمنایا۔	152
96	حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنی کلی مبارک کی برکتیں ظاہر کر کے اپنا میلا دمنایا۔	155

97	حضور نبی کریم ﷺ نے سورج کو واپس پلٹا کر اپنا میلا دمنایا۔	156
98	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی نبوت کے اثبات کیلئے کھجور کا کچھہ قدموں میں بلا کر اپنا میلا دمنایا۔	157
99	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے بچپن کے حالات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلا دمنایا۔	158
100	حضور نبی کریم ﷺ نے درختوں کو اپنے قدموں میں بلا کر اپنا میلا دمنایا۔	161
101	حضور نبی کریم ﷺ نے ”اپنے ذکر کا خدا کے ذکر کے ساتھ متصل ہونا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلا دمنایا۔	163
102	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے نعت خواں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حوصلہ افزائی فرما کر اپنا میلا دمنایا۔	164
103	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے نعت خواں حضرت عامر رضی اللہ عنہ کی حوصلہ افزائی کر کے اپنا میلا دمنایا۔	166
104	حضور نبی کریم ﷺ نے نعت خوانی کرنے پر بنو نجار کی بچیوں کی حوصلہ افزائی فرما کر اپنا میلا دمنایا۔	167
105	حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے اپنی نعت سن کر اپنا میلا دمنایا۔	168
106	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اپنی نعت سن کر اپنا میلا دمنایا۔	168
107	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی انگلی کے اشارے سے آسمان سے بارش برسا کر اپنا میلا دمنایا۔	169
108	حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابی رضی اللہ عنہ کو اپنے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگنے کا طریقہ سکھا کر اپنا میلا دمنایا۔	170
109	میلاد مصطفیٰ ﷺ پر اظہار مسرت کرنے پر کافر کے عذاب میں تخفیف۔	171

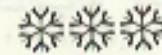
نغمہ میلاد

حضرت آدم ابھی تھے مٹی و پانی کے مابین
اس وقت بھی جلوہ گر تھا نور مصطفیٰ ﷺ

دعائے ابراہیم، بشارت عیسیٰ اور سیدہ آمنہ کا راج دلار
جس سے محلات شام نظر آ گئے وہ نور مصطفیٰ ﷺ
جنت کے دروازوں پر لکھا پایا جس کا نام حضرت آدم نے
کتنا پیارا ہے نام نامی محمد مصطفیٰ ﷺ
کوئی خلیل اللہ، کوئی ذبیح اللہ اور کوئی کلیم اللہ
ان سب سے افضل ہیں ہمارے مصطفیٰ ﷺ
حضرت جبریل نے کھنگالا دنیا کے مشرق و مغرب کو
مگر نہیں پایا ایسا شخص جیسے ہیں محمد مصطفیٰ ﷺ
کر کے عقیدہ کاروں کا آپ ﷺ نے خود یہ ثابت کر دیا
کہ ہے سنت مصطفیٰ ﷺ منانا میلاد مصطفیٰ ﷺ
حضرت تنویر کے لئے یہ کسی نعمت سے کم نہیں
کہ لکھی ہے انہوں نے کتاب میلاد مصطفیٰ ﷺ، زبان مصطفیٰ ﷺ
گجراتی پر بھی اللہ کا یہ دائمی کرم ہو جائے
لکھتا رہے وہ ہر وقت نعت مصطفیٰ ﷺ

نتیجہ فکر: محمد شعیب احمد گجراتی
آف حاجیوالہ گجرات

173	110	ابولہب کو خواب میں دیکھنے والا کون تھا؟۔
173	111	روایت مذکورہ پر محدثین کے تبصرے۔
176	112	ایک تبصرہ منکر بن میلاد کے گھر سے۔
176	113	روایت مذکورہ پر منکر بن میلاد کے اعتراضات اور ان کے تحقیقی جوابات۔
177	114	ایک ضروری بات۔
177	115	پہلا اعتراض اور اس کا جواب۔
180	116	دوسرا اعتراض اور اس کا جواب۔
183	117	تیسرا اعتراض اور اس کا جواب۔
187	118	چوتھا اعتراض اور اس کا جواب۔
189	119	مخالفین میلاد کے مستند علماء کی تصریحات
190	120	پانچواں اعتراض اور اس کا جواب۔
191	121	خاتمۃ الکتاب۔
193	122	ماخذ و امراجع۔



انتساب

حضور نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین

حضرت عبداللہ و حضرت آمنہ

رضی اللہ عنہما

کے نام

اس امید پر کہ قیامت کے دن حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں میری سفارش فرمادیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شریف

طلبگار شفاعت

محمد تنویر و نالوئی

0300-6182305

نذرانہ عقیدت

فقیر اپنی اس کاوش کو عالمی مبلغ اسلام، پیکر خلوص
و محبت، زینت المشائخ، پیر طریقت، رہبر
شریعت حضرت علامہ پیر

صاحبزادہ محمد احمد قادری صاحب مدظلہ العالی

مجاہدہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ، ڈھوڈا شریف ضلع گجرات، پاکستان

اور

مناظر اسلام، مصنف کتب کثیرہ، ابروئے
اہلسنت، محقق اسلام، پیر طریقت، رہبر شریعت
حضرت علامہ مولانا

ابوالحق پیر غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

قلعہ دیدار مصطفیٰ ﷺ آستانہ عالیہ مجددیہ، گوجرانوالہ

کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرتا ہوں، جن کی علمی و روحانی سرپرستی اور رہنمائی
سے فقیر یہ حقہ عاشقان مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل ہوا۔
گر قبول افتد زہے عز و شرف

طلبگار شفاعت

محمد تنویر و نالوئی

0300-6182305

تقریظ

یادگار اسلاف، پیکر خلوص و محبت، محسن اہلسنت

حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب مدظلہ العالی

چیف ایڈیٹر ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ ہمارے نوجوان اب تحریری میدان میں کافی فعال ہیں اور اپنے بزرگوں کے تحریری ورثہ کو بحسن و خوبی آگے بڑھا رہے ہیں۔ اسی نوجوان طبقہ کے نمائندہ طالب علم حافظ محمد تنویر قادری میرے پاس تشریف لائے اور آتے ہی اس ملاقات میں انہوں نے یہ خوشخبری دی کہ وہ ”میلادِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ“ کے نام سے حضور ﷺ کی احادیث کی روشنی میں ایک کتاب مرتب کر رہے ہیں۔ مجھے انہوں نے مسودہ بھی دکھایا، میں ان کی محبت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور بڑی مسرت ہوئی کہ موصوف طالب علمی کے دور سے ہی ایسے سنجیدہ اور ذکی ہیں کہ کتاب دوستی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے ہوئے ہیں۔

میری نصیحت ہے کہ جو کام بھی کریں اس میں تحقیقی معیار کو ہر قیمت پر برقرار رکھیں اور کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے تحقیقی مزاج اور ذوق سیراب نہ ہو۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ملت کے نوجوانوں کو تنویر قادری کی طرح باذوق بنائے اور علمی، ادبی خدمات انجام دینے کے قابل بنائے۔

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ لاہور

تقریظ

مناظر اسلام، ترجمان اہل حق، مصنف کتب کثیرہ، پیر طریقت، رہبر شریعت

حضرت علامہ پیر ابوالحق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی حفظہ اللہ تعالیٰ

آستانہ عالیہ مجددیہ گوجرانوالہ

محمدۃ ونصلی و نسلہ علی رسولہ الکریم

اما بعد!

زیر نظر کتاب فاضل نوجوان، صاحب عزم صمیم حضرت مولانا حافظ محمد تنویر قادری طو لعرہ کی محبت بھری کاوش ہے۔ جس میں رسول کریم ﷺ کے ”میلاد شریف“ سے تعلق رکھنے والی تمام روایات کو مختلف حوالہ جات سے ترتیب دیا گیا ہے۔ اور اپنے آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں بامید شفاعت ایک ہدیہ محبت پیش کیا گیا ہے۔

راقم نے اسے سرسری طور پر دیکھا۔ وہ روایات جو فردا فردا اہلسنت کی کتب میں موجود تھیں مرتب نے بڑی محنت کے ساتھ ان موتیوں کو ایک ہی لڑی میں پرو دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کاوش پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور ان کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

آمین بحرمة سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا گو

ابوالحق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

16 محرم 1432ھ / 23 دسمبر 2010ء

تقریظ

فاضل جلیل، مصنف کتب کثیرہ، پیکر خلوص و محبت

حضرت علامہ محمد اقبال قادری صاحب مدظلہ العالی
پرنسپل دارالعلوم جامعہ صفیہ عطار یہ للبنات، پکی کوٹلی سیالکوٹ

جس سہانی گھڑی چکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اس وقت عالم اسلام جس نازک دور سے گزر رہا ہے اس کا تقاضا ہے کہ مسلمان عالم کے دلوں میں حضور پر نور، شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی خوابیدہ محبت کو بیدار کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے انسانیت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شخصیت کی طرف متوجہ کیا جائے۔

قرآن مجید نے نوع انسانی کے سامنے تاجدار کائنات، فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس شخصیت کا تاریخی نقطہ نظر سے تعارف کراتے ہوئے یہ انکشاف کیا ہے۔ کہ پچھلی آسمانی کتابوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذکر موجود ہے۔

تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دنیا کے تمام بڑے مذاہب کی مذہبی کتابوں میں حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر موجود ہے۔ یہ بھی ہر رسول نے اپنی امت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشخبری سنائی اور سب امتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چشم براہ ہیں۔ یہ کائناتی اور عالمی حقیقت ہے۔ جس کی طرف کماحقہ توجہ نہیں دی گئی اس قرآنی نقطہ کو مد نظر رکھتے ہوئے عالم نبیل، فاضل جلیل، مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا حافظ تنویر احمد قادری ناظم اعلیٰ تحریک صوت الاسلام انٹرنیشنل نے دنیائے اسلام کے تمام مسلمانوں کے لئے میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر کتاب تحریر کی ہے۔ جو بڑی معنی خیز، مدلل اور بحوالہ

تحریر ہے۔ میں نے مولانا موصوف کی دیگر تصانیف کو مثلاً

1 شرح اربعین قادری

2 سنی تحفۃ العروس

3 جنت کے حسین مناظر

4 بکھرے موتی

5 جنت کی نکشیں

6 ہمارے سچے عقائد

7 موت کے مناظر

8 دعوت و تبلیغ کے بنیادی اصول وغیرہ

کو ملاحظہ کیا یہ تمام کتب بھی مصنف موصوف کی مدلل اور بحوالہ ہیں۔ تقریر اور تحریر کا فیض دائمی ہے۔ جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہی فیض مولانا موصوف تقاریر و تصانیف کے ذریعے عامۃ الناس اور عوام و خواص کو لٹا رہے ہیں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ناچیز دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدیق سے علامہ حافظ محمد تنویر قادری مدظلہ العالی صاحب کے علم و عمل، سوز و گراں اور زندگی میں برکتیں و سعتیں عطا فرمائے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے تنویر قادری تیری تصانیف کی دھوم مچی ہو

محمد اقبال قادری عطار

مدرس جامعہ صفیہ عطار یہ للبنات (رجسٹرڈ)

نزد قبرستان پکی کوٹلی ڈسکہ روڈ سیالکوٹ

تقریظ

حضرت علامہ مولانا شبیر احمد رضوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

خطیب اعظم سمبڑیال، سیالکوٹ

محمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مولانا محمد تنویر صاحب کی کتاب ”میلاد مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“ دیکھنے کا موقع ملا۔ ماشاء اللہ فقیر رضوی نے اُسے انتہائی مفید پایا۔

میرے خیال میں میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بہترین کتاب ہے۔ مولانا محمد تنویر صاحب کی بعض دوسری کتابیں بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ ماشاء اللہ مولانا صاحب کی کتابیں کافی مواد کے ساتھ ہوتی ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا کو مزید قلمی جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی کتابوں کو ہر خاص و عام کے لئے مفید بنائے

شبیر احمد رضوی

خطیب جامع مسجد خفی بریلوی منڈیر خور

متصل ساہوالا اڈا، سمبڑیال، سیالکوٹ

0321_6183860

تقریظ

پیکر اخلاص و محبت حضرت علامہ

پیر سید عابد حسین شاہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

آستانہ عالیہ ٹھیکوٹاں شریف، ضلع پاکپتن

علامہ حافظ تنویر قادری حفظہ اللہ تعالیٰ اس لحاظ سے بھی خوش نصیب ہیں کہ آستانہ عالیہ قادریہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات سے وابستہ ہیں۔ تاجدار ڈھوڈا شریف علامہ پیر محمد احمد شاہ مدظلہ العالی کی ذات گرامی جہاں ظاہری اور باطنی علوم کا سرچشمہ ہے وہاں عطاء و سخا فیوض و برکات مہر و مروت اور خلق و محبت کا ایک ایسا پیکر ہے جسے دیکھ کر سلف صالحین کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

اس آستانہ عالیہ سے وابستگی اور حضور قبلہ علامہ پیر محمد احمد شاہ مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ کافیضان و کرم ہے جو قادری صاحب تصنیف و تالیف کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ پیش نظر کتاب جس کا نام ”میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“ ہے۔ اس میں میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر کثیر احادیث جمع کی گئیں ہیں۔ جناب علامہ محمد تنویر قادری و نالوی صاحب نے اپنی اس کتاب میں بیان کردہ احادیث کو کثیر حوالہ جات سے مزین کر کے کتاب کی زینت کو دو بالا کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے مصنف کو دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ اور اس تصنیف کو اپنی بارگاہ اقدس میں شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

دعا گو

سید عابد حسین شاہ بخاری

آستانہ عالیہ ٹھیکوٹاں شریف

تحصیل عارف والا، ضلع پاکپتن شریف

تقریظ

معروف صحافی، کالم نگار، شاعر

محترم محمد صلاح الدین سعیدی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

ڈائریکٹر تاریخ اسلام فاؤنڈیشن، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عزیز القدر حافظ محمد تنویر قادری ابھرتے ہوئے اور مطالعہ کا ذوق رکھنے والے متحرک نوجوان ہیں، آپ کے قلم سے شرح اربعین قادری اور سنی تحفۃ العروس کے نام سے اُن کی مستند اور مدلل کتابیں قارئین تک پہنچ چکی ہیں۔

اب موصوف نے اپنے اشہر قلم کا رخ میلاد شریف کے بابرکت مضمون کی طرف موڑا ہے اور ”میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ“ کے نام سے ایک خوبصورت کتاب تیار کر رہے ہیں۔ جس میں قرآنی استدلال، حدیث پاک کے ماخذوں سے خوشہ چینی اور تفسیری نکات کی چاشنی کے ساتھ ساتھ اکابرِ ملت کے کلام سے روشنی حاصل کر کے اپنے قارئین کے دامنِ مالا مال کر رہے ہیں۔ میلاد شریف پر تحریری کام پچھلی آٹھ صدیوں سے باقاعدہ ہو رہا ہے۔ یا کانِ امت اور مشاہیر امت نے اپنے اپنے قلم سے میلاد کے خوب خوب پھول کھلائے ہیں اور امت کے مشامِ جان مہکائے ہیں۔ یہ مبارک سلسلہ جاری ہے، اور جاری رہے گا اور حضرت مولانا محمد تنویر قادری کی کتاب اس مبارک سلسلے کی ایک مبارک کڑی ہے۔ امید ہے یہ کتاب ”میلادی لٹریچر“ میں ایک خوشنما اضافہ ثابت ہوگی اور عاشقانِ رسول ﷺ کے لئے راحتِ جان بن کر اُن میں جذباتِ محبت کو فرواں کرے گی۔

ان شاء اللہ

صلاح الدین سعیدی

ڈائریکٹر تاریخ اسلام فاؤنڈیشن، لاہور

تقریظ

مولانا محمد حسان قادری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

بن خطیب پاکستان حضرت علامہ حافظ خان محمد قادری

پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ داتا گنگ، بادامی باغ، لاہور

جیسا کہ رحمتِ دو عالم ﷺ کے فرمان سے واضح ہے کہ ایمان کے تین درجات ہیں، آج کے دور میں مسلمانوں کی اکثریت ایمان کے تیسرے درجے پر متمکن ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کفر کی ہوائیں اتنی تیز ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کے دلوں میں جلنے والے چراغوں کو نہایت مدھم کر دیا ہے کہ دور سے دیکھنے والا انہیں بجھا ہوا ہی تصور کرتا ہے۔ پر الحمد للہ یہ سرورِ کونین ﷺ کا صدقہ ہے کہ ہمارے دلوں میں اب بھی ایمان کے نیم روشن چراغ موجود ہیں۔

کفر کی ان ہواؤں کے ساتھ ساتھ چند ”اپنے“ بھی ہم سے برسرِ پیکار ہونے کو تیار ہیں اور یہ وہی اپنے ہیں جو غیروں سے بھی خطرناک ہیں۔ انہیں اپنوں نے ہماری ناؤ ڈبو نے میں اہم ترین کردار ادا کیا ہے۔ انہیں ”اپنوں“ نے ہمارے ایمان کو مسخ کر دیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری طرح کلمہ بھی پڑھتے ہیں، ہم سے زیادہ لمبی نمازیں بھی پڑھتے ہیں، ہم سے بڑی داڑھیاں بھی رکھتے ہیں، قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتے ہیں، مگر نہ ہی انہیں ہماری طرح یا رسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگانا نصیب ہوتا ہے اور نہ ہی نعتِ مصطفیٰ ﷺ سے اپنے دلوں کو مہکانا نصیب ہوتا ہے اور نہ ہی ہماری طرح میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی محفلِ مہمانِ نصیب ہوتا ہے۔

ان اپنوں اور پرائیوں نے بدعتِ بدعتی کی چھری سے اقبال کے مرغِ حرم کو ذبح کر دیا ہے۔ ہم جیسے پہلے درجے کے مسلمان اس بات کے منتظر ہیں کہ کب ظہورِ یحییٰ علیہ السلام ہو جو حکمِ الہی سے اور اپنے امام کا ساتھ دے کر اس کو ویسے ہی زندہ کر دے جس طرح ماضی بعید میں دوسرے جانوروں کو کیا کرتے تھے۔

ہمارے بھائی حافظ محمد تنویر قادری نے میلاد شریف کے سلسلہ میں جو کام کیا ہے آپ کے سامنے ہے، مجھے ناچیز نے بھی چند لمحے اس کتاب کے مطالعہ میں صرف کیے ہیں ان کی جتنی بھی حوصلہ افزائی کی جائے کم ہے۔ انہوں نے تھوڑی سی عمر میں اتنی مفصل اور جامع کتب تحریر کی ہیں جن میں ہر موضوع پر باحوالہ گفتگو کی گئی ہے۔ ایک نئے رائٹر کے لئے اس طرح سے تصنیف کرنا بہت مشکل ہے۔

ایک خوشی تو اس بات پر ہے کہ کوئی شخص تو ہے جو ہمارے بزرگوں کے علمی ورثے کی حفاظت میں لگا ہوا ہے۔ امید ہے کہ اور بھی بہت سے دلوں میں ایسے چراغ روشن ہوں گے اور دوسری خوشی اس بات پر ہے کہ نئی نسل میں دوسرے درجے کے مسلمان بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ جو اپنی زبان اور قلم سے نہ صرف ان ”اپنوں“ بلکہ پرائیوں سے برسرِ پیکار ہوں گے۔ فکر مندی اس بات پر ہے کہ ان اپنوں کو سدھارنے کے لئے یہ لوگ کافی نہیں کیونکہ جب کوئی شخص دین کی چابی سے دنیا کو کھولتا ہے اور اس کی بہاروں میں کھو جاتا ہے تو اس کے لئے واپس آ کر اعمال کی چابی سے جنت کے دروازے کھولنا بہت مشکل ہے۔ اور جو دین لبادہ اوڑھ کر دنیا میں گم ہو تو اس کا واپس آنا بہت مشکل ہے۔ اور وہ نبی پاک ﷺ کے فرمان کے مطابق دین سے اس طرح نکلتا ہے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

آپ میرا اشارہ سمجھ ہی گئے ہوں گے یہ بات یاد رکھیں اسلام تلوار سے نہیں پھیلا مگر اس بقاء کی خاطر تلوار اٹھانے کی ضرورت ہے۔ خواہ اس کے دشمن اپنے ہوں یا پرائے۔ اس مقدمہ کے لئے پہلے درجے کے مسلمانوں کی ضرورت ہے جنہیں ”عرف عام“ میں ابو بکر و عمر و عثمان و حسین و خالد بن ولید رضی اللہ عنہم یا نور الدین، صلاح الدین، ٹیپو سلطان رحمۃ اللہ علیہم کہہ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تنویر بھائی پر اپنا خصوصی کرم کیا ہے جو اتنی کم عمر میں انہیں اتنا علم عطا کر رہا ہے۔ اللہ انہیں اور ہمیں مزید باعمل بنائے اور ان کے اور ہمارے نیک کاموں میں برکت فرمائے اور ساتھ ہی ساتھ وقت ضرورت انہیں اور ہمیں دوسرے درجے میں ترقی دے۔ آمین۔

دعا گو

محمد حسان قادری، لاہور

تقریظ

فاضل جلیل حضرت علامہ طیب کفیل چشتی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

جامعہ ازہر شریف، مصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کتاب فطرت کے سرورق پر جو احمد رقم نہ ہوتا

تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا، وجود لوح و قلم نہ ہوتا

یہ محفل کن فکان نہ ہوتی جو وہ امام امم نہ ہوتا

زمین نہ ہوتی، فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا، عجم نہ ہوتا

مرحبا! یا مصطفیٰ ﷺ اے دو جہاں کے والی! مرحبا! اے ماہ ربیع الاول مرحبا!

قابل رشک و ستائش ہے تیرا نصیب! جو سب ڈھونڈتے رہے وہ تو نے پالیا۔ یہ اللہ

کی دین ہے جس کو چاہے نواز دے۔ واللہ یختص برحمۃ من یشاء۔

آج تو انہی کی برکت سے فرخندہ ہے۔ ان کی شوکت سے رخشندہ ہے۔ ان ہی کی

عظمت سے تابندہ ہے۔ ان ہی کی نسبت سے تو پائندہ ہے۔ ہاں نسبت کی بھی کیا شان

ہے۔ کہیں عشق کی جان ہے۔ کہیں روح ایمان ہے، کہیں عظمت کا نشان ہے عقل حیران

ہے۔ تجھے مبارک ہو تیری نسبت عظیم الشان ہے۔

سورحمت خداوندی کے پیشِ نظر وہ جسے چاہے اپنے محبوب کے ذکر کے لئے مختص فرما

لے اور قاعدہ یہ ہے جس کو خاص کیا جائے اس کے اندر مطلوب خصوصیات موجود ہوں۔ اللہ

جل و علانے میرے فاضل دوست حضرت علامہ حافظ محمد تنویر قادری کو بیشمار خصوصیات سے

نوازا ہوا ہے۔ ان کی کتاب ”میلاد مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ“ کا میں نے

مطالعہ کیا۔ بیشمار خوبیوں کی حامل پائی۔

میلاد مصطفیٰ ﷺ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اس کے انعقاد کا مقصد کیا ہے؟ یہ بات

ذہن نشین رہے کہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں دلائل قاطعہ موجود ہیں اور اس کے انعقاد کے

بیشمار فوائد و ثمرات بھی ہیں۔ جن کی تفصیل آپ کو اس کتاب میں ملے گی۔
چونکہ میرے فاضل دوست نے اپنی کتاب کا نام ”میلا و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“ رکھا ہے اس حوالہ سے صرف ایک روایت ہے۔
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور (سیدنا) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس اپنے اپنے میلاد کا تذکرہ کیا۔
(طبرانی کبیر، جلد 1 صفحہ 58، مجمع الزوائد جلد 9، صفحہ 23)

احکام حدیث:

- اس حدیث مبارکہ سے یہ چند باتیں واضح ہو گئیں۔
- 1 نبی یا ولی کی ولادت کا ذکر کرنا، سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔
 - 2 میلاد کا ذکر اکٹھے بیٹھ کر کرنا، سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔
 - 3 ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا میلاد ذکر سننا۔ ثابت کرتا ہے کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سننا، سنت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ہے۔
- مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا، میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر، مجلس سماعت جائز بلکہ سنت محبوبانِ خدا ہے۔ اسی طرح بے شمار روایات ہیں جو آپ کو کتاب ہذا سے حاصل ہو جائیں گی۔ کتاب میں درج کردہ تمام دلائل سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا ذکر، میلاد بیان کرنے کے لئے باقاعدہ محفل، مجلس کا انتظام، سماعت کرنا اظہار من الشمس ہے اللہ تعالیٰ ہمارا ذکر محبوب کرنا اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول فرمائے۔ آمین

بجاء طہ و یسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نثار تیری چہل پہل پے ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ایلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

خیر اندیش
حافظ محمد طیب کفیل
جامعۃ الازھر، مصر

تقدیم

مناظر اسلام ابو الحقائق علامہ پیر غلام مرتضیٰ ساقی مجددی حفظہ اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جشن میلاد، جلوس میلاد اور محفل میلاد کا مفہوم:

یہ جاننا ضروری ہے کہ جشن میلاد، جلوس میلاد اور محفل میلاد کا مفہوم کیا ہے۔ تاکہ مسئلہ کی حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جائے اور دریں باب غلط فہمیوں بے جا تنقیدات اور غیر متعلقہ اعتراضات و شکوک و شبہات کا قلع قمع ہو۔

سو واضح رہے کہ ہم اہلسنت و جماعت کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت، ولادت، بعثت، آباء و اجداد اہمات و جدات، خاندان قبیلہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات، درجات و مقامات، مدارج و معارج کا ذکر کرنا ”ذکر میلاد“ ہے اور جس محفل میں آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ولادت نبوی کا ذکر چھڑ جائے خواہ باقاعدہ ہو یا بغیر تداعی و بلاوے کے مسجد میں یا معبد میں گھر میں یا بازار میں شہر میں قصبہ و گاؤں میں فرش یا فرش پر سامعین تھوڑے ہوں یا زیادہ، ذاکرین بندے ہوں یا فرشتے سامعین امتی ہوں یا نبی اہتمام مخلوق کرے یا خدا ذکر میلاد ربیع الاول شریف میں ہو یا کسی دوسرے ماہ میں اسے ”محفل میلاد“ ہی کہتے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک اور آمد پر خوشی، مسرت، فرحت، شادمانی و خوش دلی کا اظہار کرنا، ”جشن میلاد“ کہلاتا ہے۔ یہ اظہار خوشی کسی بھی شرعاً جائز اور مستحسن طریقے سے کیا جاسکتا ہے۔ اس کیلئے کوئی ایک طریقہ مخصوص نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہلسنت

وجامعت کے ہاں بھی اس خوشی کے اظہار کیلئے مختلف طرق موجود ہیں۔ مثلاً نقلی نماز، غم روزہ، صدقہ و خیرات، تقسیم تبرک و نذر، محفل و بزم، اہتمام جلوس و جلسہ اور دیگر تمام امور جو شرعی طور پر محمود و پسندیدہ ہیں۔

توضیحی عبارات:

یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں، تاہم دستاویز کے طور پر علماء امت کی چند عبارات نگہ پیش خدمت ہیں تاکہ حقیقت بے نقاب ہو جائے، "منصف مزاج حضرات اس کا سراغ لکھیں اور منکرین کے بلاوجہ پیدا کئے گئے شکوک و شبہات سے دامن بچا کر صراطِ مستقیم کا مزن ریں۔ وبالله التوفیق۔

☆ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) لکھتے ہیں۔

عندی ان اصل عمل المولد الذی هو اجتماع الناس وقرآن ماتیسر من القرآن وروایۃ الاخبار الواردة فی مبدأ امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما وقع فی مولده من الایات الخ۔

(الحاوی للمختار، جلد 1، صفحہ 189)

ترجمہ: "میرے نزدیک میلاد شریف دراصل ایک ایسی تقریب (مرست) ہے جس میں لوگ جمع ہو کر بقدر سہولت قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مقدسہ کے ابتدائی امور کے متعلق جو احادیث و آثار وارد ہیں اور جو (عظیم) نشانیاں ظاہر ہوئیں انہیں بیان کرتے ہیں۔"

☆ علامہ محمد یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 942ھ) بیان کرتے ہیں:

"مناسب تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے دن کو ہی ذکر میلاد کیلئے منتخب کیا جائے تاکہ عاشورہ (دس محرم) کے واقعہ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام (کی طرح) مطابقت ہو جائے، اور بعض حضرات نے اس چیز کو ملحوظ نہیں رکھا، بلکہ ان کے نزدیک مہینے کے کسی بھی دن میں ذکر میلاد درست ہے، بلکہ ایک

قوم سے یہاں تک منقول ہے کہ انہوں نے پورے سال کے تمام دنوں میں اس کی وسعت دی ہے۔ (ہم بھی پورے سال میں میلاد کی محفل منعقد کرتے ہیں۔ ساقی) پس یہ وہ بات ہے جس کا تعلق ذکر میلاد کی حقیقت کے ساتھ ہے (کہ وہ تمام اوقات میں جائز ہے) اور جو امور اس میں سرانجام دینے چاہئیں وہ صرف یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے، اس کا ذکر کرتے ہوئے تلاوت ہو لوگوں کو کھانا کھلایا جائے، صدقہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف پر مشتمل زہد و تقویٰ سے معمور اشعار (نعت خوانی) ہو جن سے دلوں میں نیکی کی رغبت اور آخرت کے لئے اعمال کا جذبہ پیدا ہو۔" (سبل الہدیٰ والارشاد، جلد 1، صفحہ 366)

☆ علامہ ملا علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1014ھ) تحریر فرماتے ہیں:

"میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "لقد جاء کھ رسول الایة" میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعمت عظمیٰ (بہت بڑی نعمت) ہونے کی طرف رہنمائی ہے اور آپ کی تشریف آوری کے مخصوص وقت کی تعظیم کی طرف اشارہ ہے۔ اگر یہ (امور) مباح ہوں (اشعار وغیرہ) کہ اس کی مناسبت کی وجہ سے ان سے خوشی و مسرت حاصل ہوتی ہو تو میلاد شریف میں انہیں شامل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں؛ (بلکہ) ربیع اول شریف کے تمام دنوں اور راتوں میں محفل میلاد مستحسن و پسندیدہ ہے۔ (محفل میلاد میں) تلاوت قرآن، کھانا کھانا، صدقہ کرنا، ایسے اشعار پڑھنا جن میں آپ کے محاسن ہوں جو زہد و تقویٰ کی نشاندہی کریں، جن سے اچھے اعمال کی رغبت ملے اور آخرت کا جذبہ پیدا ہو اور صاحب

میلاد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام پر اکتفاء کرنا چاہئے۔"

(المورد الروی فی المولد البندی، صفحہ 34-33، مرکز تحقیقات اسلامیہ شادمان لاہور)

☆ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1321ھ) کے والد گرامی امام

المتکلمین علامہ نقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1297ھ) ارقام پذیر ہیں۔

(بلوغ المامول فی الاحشاء والاضغاث بمولد الرسول ﷺ صفحہ 16-17)

ترجمہ: ”یعنی مولد کا لغوی معنی وقت ولادت یا مکان پیدائش ہے اور ائمہ اسلام کے نزدیک اس کا مطلب لوگوں کا جمع ہو کر بقدر سہولت قرآن کی تلاوت اور انبیاء کرام ﷺ میں سے کسی نبی کی یا ولی کی ولادت کے متعلق وارد ہونے والی روایات کو پڑھنا ان کے افعال و اقوال کو بیان کرتے ہوئے ان کی تعریف کرنا ہے۔“

☆ علامہ غلام رسول سعیدی نے لکھا ہے:

”اہل سنت و جماعت کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی منانا اور سال کے تمام ایام عموماً اور ماہ ربیع الاول میں خصوصاً آپ کی ولادت کا ذکر کرنا آپ کے فضائل و مناقب اور آپ کے شہل و خصائل کو مجالس اور محافل میں بیان کرنا جائز اور مستحب ہے“

(شرح صحیح مسلم جلد 3 صفحہ 169)

☆ علاوہ ازیں شارح مکتوبات امام ربانی ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمہ اللہ (متوفی 1423ھ) نے

”اسلام میں عید میلاد النبی ﷺ کی حیثیت صفحہ 31“ پر

☆ علامہ مفتی محمد رضوان الرحمن فاروقی نے ”مسائل صفحہ 20“ پر

مفتی محمد خان قادری نے ”محفل میلاد پر اعتراضات علمی محاسبہ صفحہ 17، 18، 19“ پر

علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمہ اللہ (متوفی 1404ھ) نے ”برکات میلاد صفحہ 3“ پر

مفتی عبدالعزیز حنفی نے ”جشن میلاد النبی ﷺ صفحہ 1“ پر۔ اور دیگر حضرات نے

متعدد مقامات پر اہل سنت و جماعت کا یہی موقف لکھا ہے۔ جس کا ماحصل یہی ہے کہ

”حضور اکرم ﷺ کی ولادت مقدسہ کی خوشی منانا جشن میلاد ہے اور جس محفل میں

آپ ﷺ کی آمد کا ذکر چمڑ جائے وہی محفل میلاد ہے۔“

”محفل میلاد کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شخص یا چند آدمی شریک ہو کر خلوص عقیدت و محبت حضرت رسالت مآب ﷺ کی ولادت اقدس کی خوشی اور اس نعمت عظمیٰ اعظم نعم الہیہ کے شکر میں ذکر شریف کیلئے مجلس منعقد کریں اور حالات ولادت باسعادت و رضاعت و کیفیت نزول وحی و حصول مرتبہ رسالت و احوال معراج و ہجرت و ریاضات و معجزات و اخلاق و عادات آنحضرت ﷺ اور حضور کی بڑائی اور عظمت جو خدا تعالیٰ نے عنایت فرمائی اور حضور کی تعظیم و توقیر کی تاکید اور وہ خاص معاملات و فضائل و کمالات جن سے حضرت احدیت جل جلالہ نے اپنے حبیب ﷺ کو مخصوص اور تمام مخلوق سے ممتاز فرمایا اور اسی قسم کے حالات و واقعات احادیث و آثار صحابہ و کتب معتبرہ سے مجمع میں بیان کیے جائیں۔ الخ۔“

(ازاقتہ الاثام لمنعی عمل المولد والقیام صفحہ 39)

☆ علامہ محمد بن علوی بن عباس المالکی الحسنی نے لکھا ہے:

”بیشک نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کی محفل کا انعقاد آپ (کی آمد) پر

سرور اور فرحت کا اظہار ہے۔“ (مقدمہ علی المورد الروی صفحہ 11)

☆ ڈاکٹر عیسیٰ بن عبداللہ بن مانع الحمیری آف دہلی لکھتے ہیں:

المولد معناه اللغوی: وقت الولادة أو مکانها واما فی

اصطلاح الائمة فهو اجتماع الناس وقرأة ماتیسر من

القرآن الکریم وروایة الاخبار الواردة فی ولادة بنی من

الانبياء أوولى من الاولیاء ومدحهم بافعالهم وأقولهم۔

(اعانة الطالبین جلد 3 صفحہ 361)

أن الاحتمال به یشتمل علی ذکر مولدة الکریم ومعجزاته

وسیرته والتعریف به ﷺ۔

عِبَادًا تَنَاسَّيْ وَحُسْنُكَ وَاجِدٌ
وَكُلُّ إِلَى ذَالِكَ الْجَمَالِ يُشِيرُ

انداز بیاں مختلف ہے لیکن مقصد و مدعا سب کا یہی ایک ہے۔

مخالفین کی کج روی:

مخالفین اہلسنت نے جہاں دیگر معمولات اہلسنت پر عوام الناس کو نہایت قبیح اور غلط تاثرات دیئے ہیں ایسے ہی مسئلہ جشن میلاد النبی ﷺ کے متعلق بھی انہوں نے اپنی کج روی، الٹی سوچ اور ٹیڑھی ذہنیت کا ثبوت دیتے ہوئے برملا یہ شور و غوغا کر رکھا ہے کہ سنیوں نے غیر شرعی حرکات، خرافات، مردوزن کے اختلاط، رقص اور ڈانس، ناچ گانے اور ڈھول ڈھمکے کا نام میلاد رکھا ہوا ہے۔

حالانکہ ہمارے ہاں نہ ان چیزوں کا تصور نہ ان کیلئے کوئی نرم گوشہ اور نہ ہی ہمیں ان چیزوں کی کوئی ضرورت ہے۔ بلکہ ان خرافات کی تردید میں ہمیشہ علماء اہلسنت زبان و قلم سے جہاد کرتے رہے ہیں۔ اوپر پیش کی گئیں کتب میں بھی ان حرکات پر کڑی تنقید موجود ہے اور عموماً ہمارے بانیان محفل اور منظمین جلوس کے اشتہارات میں بھی ان غیر شرعی امور سے اجتناب اور پرہیز کی تلقین کے سلسلہ میں ”خصوصی نوٹ“ شائع ہوتے رہتے ہیں۔

لیکن حیرت ہے مخالفین کی ذہنی پستی اور اخلاقی گراؤت پر کہ انہیں غیر ذمہ دار لوگوں کی حرکات بد تو دکھائی دیتی ہیں ذمہ دار حضرات کی یہ وضاحت اور امور شرعی کی پابندی نظر کیوں نہیں آتی۔ اور پھر کیا انہیں یہ خلاف شرح حرکات صرف میلاد النبی ﷺ کے بعض پروگراموں میں ہی نظر آتی ہیں۔ کیا ان کے جلسوں میں محفلوں میں جمعہ کے اجتماعات میں بھی ایسی نازیبا حرکات موجود نہیں ہوتیں؟

تو پھر وہ ہمت کریں ذکر میلاد کو بند کرنے کے مطالبہ سے پہلے اپنے ان ”آمدنی کے ذرائع“ کو روکیں مدارس کو تالے لگوا دیں مساجد کو سیل کروا دیں اور جلسے و جلوس رکوا دیں

کیونکہ وہ غیر شرعی حرکات سے محفوظ نہیں ہوتے۔ اگر وہ ہمت کر ڈالیں تو انہیں آئے اور دال کا بھاء معلوم ہو جائے گا۔

پھر تو وہ حج بیت اللہ سے بھی توبہ کر لیں گے کیونکہ وہاں بھی غیر ذمہ دار لوگ غلط حرکات کا ارتکاب کرتے ہیں ممکن ہے کل کلاں یہ خود ساختہ مفتی قرآن مجید کی اشاعت و تقسیم پر بھی پابندی لگوانے کا سوچ ڈالیں کہ قرآن مجید کے اوراق زمین پر گر جاتے ہیں جن سے قرآن کی بے حرمتی اور گناہ لازم آتا ہے۔ اگر وہ اپنی رائے میں مخلص ہیں تو یہ امور بھی ضرور سرانجام دیں جب ان سے فارغ ہو جائیں تو پھر ہمیں اطلاع کر دیں ہم کچھ اور ایوانیاں ان کے ذمے لگا دیں گے امید ہے کہ انہیں مسئلہ سمجھ آ جائے گا۔

بات کرنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ ہر اچھے کام میں بعض دنیا دار لوگ غلط پہلو نکال لیتے ہیں مثلاً عیدین کے موقع پر نماز ذکر و فکر کی تعلیم ہے اور مناسب طریقہ سے خوشی کا اظہار درست ہے، مگر آج کل اس تصور کو دھندلایا گیا ہے، ایسے ہی نکاح کا مقصد ایک سنت پر عمل تھا، لیکن آج کل نکاح کے موقع پر کیا کچھ نہیں ہوتا ایسے ہی حج بیت اللہ پر ڈاکے چوریاں قتل جیسے امور رونما ہوتے ہیں تو کیا اس سے ان امور کو بند کر دینا چاہئے؟

نہیں! بلکہ اصل عمل کو قائم رکھ کر خرافات کا قلع قمع کرنا چاہئے۔ کیونکہ ناک پر کبھی بیٹھنے سے کبھی اڑاتے ہیں ناک نہیں کاٹتے۔ بچھونے میں پسو پڑ جائیں تو انہیں بھگاتے ہیں ہسٹ کو نہیں جلاتے پاؤں پر گندگی آگئے تو اسے دور ہٹاتے ہیں پاؤں نہیں کھواتے۔ ایسے ہی کسی بھی درست عمل میں اگر کوئی غیر شرعی حرکت کا ارتکاب ہو تو اسے دور کرتے ہیں اصل عمل کا انکار کرنا نادانی ہے۔

انداز بدلتے ہیں:

مخالفین کے پاس جب ”ذکر میلاد“ اور ”محفل میلاد“ یا ”جشن میلاد“ کے خلاف قرآن وحدیث کی کوئی دلیل نہیں رہتی کہ جس میں اس عمل خیر کو ناجائز کہا گیا ہو تو وہ اس بات

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

منکرین کے خود ساختہ امور:

اگر ان تیرہ بھتوں کو ذکر میلاد کے موجود انداز پر اعتراض ہے تو یہ بھی ان کی اندرونی بغاوت اور قلبی شقاوت کا آئینہ دار ہے، کیونکہ کتنے ہی ایسے دینی امور ہیں جنہیں یہ لوگ سینے سے لگائے بیٹھے ہیں۔ جبکہ وہ اس انداز میں قرآن وحدیث اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہرگز ثابت نہیں۔ تو کیا پھر بھی ان لوگوں کا ذکر میلاد پر اعتراض ان کی رسول دشمنی یا ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے چڑ اور عداوت کی روشن دلیل نہیں؟ بتائیے!

(1) کیا تبلیغ، تدریس، تقریر، تحریر، تنظیم کا موجودہ انداز ظاہری دور رسالت میں موجود تھا؟

(2) کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موجودہ انداز کے مدارس، مساجد، عمارات میں نماز، عبادات، تعلیم و تربیت کا کوئی عمل اپنایا؟

(3) کیا تعلیم و تربیت کیلئے مروجہ انداز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کتب، رسائل، کتابچے اور اشتہارات واسٹیکرز وغیرہ شائع کیے؟

(4) کیا تبلیغ دین کیلئے کسی قسم کی کوئی تنظیم سازی جو امیر نائب امیر و دیگر عہدہ جات پر مشتمل ہو فرمائی؟

(5) کیا تبلیغ اور حج بیت اللہ کیلئے مروجہ سفر اختیار فرمایا؟

(6) زکوٰۃ کیلئے مروجہ سکہ ادا کیا؟

(7) کیا قرونِ خلاشہ میں دیوبند کا اجتماع، مرید کے کا سالانہ اجتماع، اہل حدیث کا نفرنس، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نفرنس، شہداء احمدیہ کا نفرنس، جشن صد سالہ دیوبند مدارس کے سالانہ ماہانہ ہفتہ وار دروس وغیرہ کوئی اتہ پتہ ملتا ہے؟

پر اتر آتے ہیں کہ ہمیں بھی میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی خوشی ہے اور کون مسلمان ہے جسے یہ خوشی نہ ہو! اصل بات یہ ہے کہ اس طریقہ سے میلاد منانا قرآن وحدیث اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔ لہذا اس کے بدعت اور غلط ہونے میں شک نہیں۔

جواباً گزارش ہے کہ ہمارے نزدیک کسی بھی جائز طریقہ سے ذکر میلاد کرنا درست ہے، مروجہ طریقہ کو کسی بھی ذمہ دار عالم نے ضروری قرار نہیں دیا۔ اگر مخالفین اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو صرف ایک فتویٰ ایسا دکھادیں جس میں موجودہ مروجہ انداز نہ اپنانے والے کو بدعتی، جہنی، بد مذہب وغیرہ قرار دیا گیا ہو۔ اعتراض صرف ان لوگوں پر ہے جو مطلقاً محفل میلاد اور ذکر میلاد کو حرام ناجائز اور غلط کہتے ہیں۔ مثلاً

مخالفین کے ایک گروہ کے قطب الارشاد رشید گنگوہی نے لکھا ہے:
”انعقاد مجلس مولود بہر حال ناجائز ہے“

(فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 130 مطبوعہ محمد سعید ایڈ کمپنی کراچی)
مخالفین کے ایک گروہ کے شیخ الحدیث اسماعیل سلفی نے جشن میلاد کو کلعیت قرار دیا ہے۔ (فتاویٰ سلفیہ، صفحہ 19) (استغفر اللہ)

مخالفین کے ایک گروہ کے مفسر صلاح الدین یوسف نے عید میلاد کو ”یہ سارا انداز غیر اسلامی“ لکھا ہے۔ (عید میلاد، صفحہ 5)

مخالفین کے ایک گروہ کے امیر حمزہ نے اسے ”بڑی ہی خطرناک اور ایمان شکن حرکت“ لکھا ہے۔ (شاہراہ بہشت، صفحہ 131)

لہذا ایسے لوگوں کا اس ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بند کرنے کیلئے ایسے ایسے ایمان شکن باطل پرور اور دین سوختہ فتوے یقیناً ابولہب، ابوجہل اور مشرکین مکہ کی گندی ذہنیت سے بھی کہیں بدتر ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے:

مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے، نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

(8) کیا قرن اول میں بھوک ہڑتالیں، احتجاجی جلسے، جلوس ہوئے تھے؟

ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین۔

اگر سچے ہو تو دلیل لاؤ! اور اگر یہ کہو کہ ان پروگراموں کا مقصد ”تبلیغ دین“ اور ”عظمت رسالت“ کا اظہار ہے ان کی اصل پہلے زمانوں میں موجود تھی آج صرف طریقہ بدل گیا ہے۔ تو ہم بھی یہی کہیں گے کہ آمد مصطفیٰ ﷺ میلاد مصطفیٰ ﷺ ذکر ولادت، جشن میلاد کی اصل قرآن وحدیث اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم میں موجود ہے یہی محفل میلاد اور جشن میلاد کا مقصد ہے، صرف انداز بدل گیا، حقیقت وہی ہے، کیونکہ انداز بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی۔

جس طرح ظاہری زمانہ رسالت میں تیروں، نیزوں، بھالوں اور تلواروں سے جنگ ہوتی تھی اور آج جدید آلات سے ہو رہی ہے، ایسے ہی آمد مصطفیٰ ﷺ پر خوشی اس وقت بھی تھی اور آج بھی جدید انداز میں موجود ہے۔ اسے بھی کوئی صاحب غلط نہیں کہہ سکتا۔
غواص کو مطلب ہے صدف سے کہ گہر سے؟

میلاد منانے کے فوائد:

میلاد منانے کے درج ذیل فوائد ہیں:

اس سے شرک کی نفی ہوتی ہے اور توحید الہی کا اعلان، کیونکہ خدا کا میلاد نہیں ہوا جبکہ آپ ﷺ کا میلاد ہو ہے خدا کی شان: لَھُ یَلْدُ ۝ وَلَھُ یُوَلِّدُ ۝ ہے۔ لہذا میلاد منا کر ہم بتا دیتے ہیں کہ آپ ﷺ خدا نہیں بلکہ محبوب خدا (ﷺ) ہیں۔
میلاد النبی ﷺ منا کر خدا تعالیٰ کی سب سے عظیم نعمت کا شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔
میلاد منا کر دنیا والوں کو آپ ﷺ کی شان وشوکت اور رفعت ومنزلت سے آگاہ کرتے ہیں کہ

جیسے ہمارے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی۔

میلاد منا کر ختم نبوت کا اعلان عام کرتے ہوئے ہم بتا دیتے ہیں کہ ہم آج بھی دامن

مصطفیٰ ﷺ سے وابستہ ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں۔

میلاد منانے سے محبت رسول ﷺ میں اضافہ اور آپ ﷺ کی سیرت مقدسہ کو سن کر آپ ﷺ کی پیروی کا جذبہ ابھرتا ہے اور یہی جذبہ مومن کیلئے سرمایہ حیات ہے۔
محبان رسول ﷺ کو ہماری دعوت ہے کہ آئندہ صفحات میں میلاد مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ مستند کتب کے حوالہ جات سے پڑھیں اور پھر آؤ ہم سب مل کر میلاد منائیں۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے	مخدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں	چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں مجھ میں	ذکر آیات ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بدینوں کدل	یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح وشام	جان کافر پر قیامت کیجئے

خیر اندیش

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محفلِ مصطفیٰ ﷺ اور تذکرہ میلاد:

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی محفل میں اپنا میلاد پڑھ کر اپنا میلاد منایا چنانچہ حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انی عند اللہ ممکتوب خاتم النبیین وان ادم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم بأول امری انادعواہ ابراہیم وبشارۃ عیسیٰ ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی وقد خرج بہا نور اضاء لہا منہ قصور الشام۔

ترجمہ: ”بیشک میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک آخری نبی لکھا ہوا تھا جب آدم علیہ السلام اپنی خمیر میں لوٹ رہے تھے میں تم کو اپنی پہلی حالت بتاتا ہوں میں دعائے ابراہیم (علیہ السلام) ہوں اور بشارت عیسیٰ (علیہ السلام) ہوں اور اپنی ماں کا وہ نظارہ ہوں جو انہوں نے میرے میلاد کے وقت دیکھا کہ ان کے سامنے ایک نور ظاہر ہوا جس سے ان کیلئے شام کے محلات روشن ہو گئے۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 127-1، مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 135-5، المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 18، صفحہ 252، حلیۃ الاولیاء، جلد 6، صفحہ 89-90، دلائل النبوة، جلد 18، صفحہ 130-131، ابن حبان، جلد 14، صفحہ 313، رقم الحدیث 6404، تاریخ کبیر للبخاری، جلد 5، صفحہ 346، رقم الحدیث 1736/7857، مسند علی بن ابی طالب، صفحہ 155، رقم الحدیث 1145، مسند الفردوس، جلد 1، صفحہ 46، رقم الحدیث 113، السیرۃ النبویۃ لابن عساکر، جلد 1، صفحہ 127، البدایہ والنہایہ، جلد 2، صفحہ 275، مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 222، خصائص الحبيب للسيوطی، جلد 1، صفحہ 79، المستظرف فی تاریخ الامم والملوک، لابن جوزی، جلد 2، صفحہ 248، مسند الشافعیین للطبرانی، جلد 2، صفحہ 4020، رقم الحدیث 1582)

☆ حافظ بیٹھی فرماتے ہیں کہ ”اس حدیث کی سند حسن ہے۔“

(مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 332)

سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور تذکرہ میلاد:

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس اپنے میلاد کا تذکرہ کیا۔ چنانچہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

تذاکر رسول ﷺ وابوبکر رضی اللہ عنہ میلادہما عندی ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرے پاس اپنے میلاد کا تذکرہ کیا۔“ (مجمع الزوائد، جلد 9، صفحہ 63، المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 1، صفحہ 58)

حضور نبی کریم ﷺ نے سوموار کا روزہ رکھ کر اپنا

میلاد منایا:

☆ حضرت ابوقحادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ان رسول اللہ ﷺ سئل عن صور الاثنین؟ قال: ذاک یوم ولدت فیہ ویوم بعثت و انزل علی فیہ۔

ترجمہ: ”بیشک رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یہ وہ دن ہے جس دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن میری بعثت ہوئی اور اسی دن میرے اوپر قرآن نازل کیا گیا۔“

(صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 368، سنن کبریٰ للنسائی، جلد 2، رقم الحدیث 38182، سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 4، صفحہ 286، رقم الحدیث 179، مسند امام احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 296-297، مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 179، مصنف عبدالرزاق، جلد 4، صفحہ 296، مسند ابویعلیٰ موصلی، جلد 1، صفحہ 134، رقم الحدیث 44)۔

حضور نبی کریم ﷺ اور ضیافت میلاد:

☆ حضور سرور کائنات ﷺ نے اپنا میلاد شریف مناتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا

شکر ادا کرتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں بکرے ذبح کر کے ضیافت کا اہتمام کیا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ان النبى ﷺ عرق عن نفسه بعد النبوة

ترجمہ: ”نبی کریم ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا۔“

(سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 9، صفحہ 300، رقم الحدیث 43۔ فتح الباری، جلد 9، صفحہ 595۔ تہذیب الاسماء واللغات، جلد 2، صفحہ 557، رقم الحدیث 962۔ تہذیب الاحادیث، جلد 5، صفحہ 340، رقم الحدیث 661۔ تہذیب الکمال، جلد 16، صفحہ 32)

☆ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ المتوفی 911ھ اس حدیث مبارکہ سے میلاد النبی ﷺ پر خوشی کا اظہار کرنے پر استدلال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

”یوم میلاد النبی ﷺ منانے کے حوالہ سے ایک اور دلیل مجھ پر ظاہر ہوئی ہے جسے امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا، باوجود اس کے کہ آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب آپ ﷺ کی پیدائش کے ساتویں روز آپ ﷺ کا عقیقہ کر چکے تھے۔ اور عقیقہ دوبار نہیں کیا جاتا۔ پس یہ واقعہ اسی پر محمول کیا جائے گا کہ آپ ﷺ نے اپنے آپ کو اللہ کی طرف سے رحمتہ للعالمین اور اپنی امت کے مشرف ہونے کی وجہ سے اپنی ولادت کی خوشی کے اظہار کے لئے خود عقیقہ کیا۔ اسی طرح ہمارے لیے بھی مستحب ہے کہ ہم بھی حضور ﷺ کے یوم میلاد پر خوشی کا اظہار کریں اور کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات بجالائیں اور خوشی کا اظہار کریں۔“ (حسن المقصد فی

عمل المولود، صفحہ 65، 64)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا اعزاز بیان کر کے اپنا میلاد

منایا:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کرامتی عند ربی ولدت مختوما مسروراً۔

ترجمہ: ”میرے رب کے ہاں میری یہ بھی کرامت (اعزاز) ہے کہ میں مختوم شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوا۔“

(مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 391۔ المعجم الکبیر الطبری، جلد 2، صفحہ 59۔ دلائل النبوة، جلد 1، صفحہ 100، لابی نعیم۔ الشفاء جعفر بن حرق المصطفیٰ ﷺ، جلد 1، صفحہ 54)

☆ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اول ما خلق الله نوری

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا۔“

(زرقانی شرح مواہب لدنیہ، جلد 1، صفحہ 48۔ مدارج النبوة، جلد 2، صفحہ 2۔ مرقات الفاتح، جلد 1، صفحہ 167۔ مطالع السرائر، صفحہ 129۔ تفسیر روح المعانی، جلد 5، جزء 8، صفحہ 71۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب نمبر 122)

تذکرہ پیدائش و بعثت اور محفل میلاد:

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی پیدائش اور بعثت کا تذکرہ کر کے اپنا میلاد منایا۔ چنانچہ

سرور کائنات ﷺ نے اپنی پیدائش اور بعثت کے متعلق ارشاد فرمایا:

كنت اول الهییین فی الخلق و آخرهم فی البعث

ترجمہ: ”میں پیدائش میں تمام انبیاء ﷺ سے اول ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔“

(دلائل النبوة لابی نعیم، جلد 1، صفحہ 6۔ خصائص کبریٰ، جلد 1۔ درمنثور، جلد 5، صفحہ 185۔ تفسیر ابن کثیر، جلد 3، صفحہ 469)

تذکرہ نورانیت مصطفیٰ ﷺ اور محفل میلاد:

حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنی نورانیت بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔ ”اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کون سی چیز پیدا کی؟“

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے جابر! وہ تیرے نبی کا نور ہے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرما کر اس میں ہر خیر پیدا کیا اور اس کے بعد ہر شے پیدا کی اور جب اس نور کو پیدا فرمایا تو اسے بارہ ہزار سال تک مقام قرب پر اپنے سامنے فائز رکھا۔

پھر اس کے چار حصے کیے ایک حصہ سے عرش و کرسی، دوسرے حصہ سے حاملین عرش، اور (تیسرے حصے) خازنین کرسی پیدا کئے، پھر چوتھے حصہ کو مقام محبت پر بارہ ہزار سال قائم رکھا۔

پھر اسے چار میں تقسیم کیا ایک سے قلم دوسرے سے لوح، تیسرے سے جنت بنائی، پھر چوتھے کو مقام خوف پر بارہ ہزار سال رکھا۔

پھر اس کے چار اجزاء کیے ایک جز سے فرشتے، دوسرے سے سورج، تیسرے سے چاند اور ستارے بنائے۔ پھر چوتھے جز کو مقام رجاء پر بارہ ہزار سال تک رکھا۔

پھر اس کے چار اجزاء بنائے ایک سے عقل دوسرے سے علم و حکمت، تیسرے سے عصمت و توفیق بنائی۔ پھر چوتھے کو بارہ ہزار سال تک مقام حیا پر رکھا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر نظر کرم فرمائی تو اس نور کو پسینہ آیا جس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے جھڑے تو اللہ تعالیٰ نے ہر قطرہ سے نبی کی روح یا رسول کی روح پیدا کی۔

پھر ارواح انبیاء نے سانس لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سانسوں سے تاقیامت اولیاء شہداء سعادت مندوں اور فرمانبرداروں کو پسند فرمایا۔ پس عرش و کرسی میرے

نور سے، کروبیوں میرے نور سے، روحانیوں میرے نور سے، فرشتے میرے نور سے، جنت اور اس کی تمام نعمتیں میرے نور سے، ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے، سورج و چاند اور ستارے میرے نور سے، عقل و توفیق میرے نور سے، شہداء سعادت مند اور صالحین میرے نور کے فیض سے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بارہ ہزار پردے پیدا فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے میرے نور کے چوتھے جز کو ہر پردہ میں ہزار سال رکھا اور یہ مقامات عبودیت سکینہ صبر اور صدق یقین تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس نور کو ہزار سال تک اس پردہ میں غوطہ زن رکھا۔ جب اسے ان پردوں سے نکالا اور اسے زمین پر متمکن کیا تو اس سے مشرق و مغرب یوں روشن ہوئے جیسے تاریک رات میں چراغ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین سے پیدا کیا تو ان کی پیشانی میں نور رکھا۔ پھر اسے شیث علیہ السلام کی طرف منتقل کیا، پھر وہ طاہر سے طیب اور طیب سے طاہر کی طرف منتقل ہوتا ہوا عبد اللہ بن عبد المطلب کی پشت میں اور حضرت آمنہ بنت وہب کے شکم میں آیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا میں پیدا فرما کر رسولوں کا سردار آخری نبی رحمۃ للعالمین اور روشن اعضاء والوں کا قائد بنایا۔ اے جابر! یوں تیرے نبی کی تخلیق کی ابتدا ہوئی۔“

(الجزء المفقود من منصف عبدالرزاق رقم الحدیث 18۔ المواہب اللدنیہ جلد 1 صفحہ 71-72۔ شرح شفاء القناری جلد 2 صفحہ 416۔ مولد الروی فی المولد النبوی صفحہ 42-45۔ دقائق الاخبار باب فی تحقیق نور محمد ﷺ تفسیر روح المعانی جلد 17 صفحہ 105۔ کشف الخفاص 311 اور 312۔ عقد الجواهر الثمین میں نمبر۔ الفضل الثمین صفحہ 337-343۔ السیرۃ الخلیفہ جلد 1 ص 50۔ تاریخ الخلفاء جلد 1 صفحہ 19-20۔ مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات صفحہ 129-121 اور 264۔ فیوض الحرمین مترجم صفحہ 98۔ سر الاسرار صفحہ 12۔ فتاویٰ حدیثہ صفحہ 51-52۔ الحدیثۃ اللدیہ شرح الطریقتہ الحمدیہ ص 375 جلد 2۔ تواریح حبیب اللہ باب اول فصل اول صفحہ 9۔ صلاۃ الصفاء صفحہ 38-40۔ شواہد النبوة اردو ترجمہ صفحہ 6۔ نظم المتناثر من الحدیث التواتر صفحہ 111۔ الزخار الحمدیہ صفحہ 371۔ خیر البیان فی مولد سید الانس والجان صفحہ 45-46۔ معارج النبوة جلد 5 صفحہ 125۔ تفسیر نیشاپوری

جلد 8 صفحہ 58- تفسیر عرائس البیان جلد 1 صفحہ 238- ایواقیت کا جواہر جلد 2 صفحہ 20- شرف المصطفیٰ جلد 1 صفحہ 703- لکھنؤ- مجمع المہموم رقم الحدیث (128)-

اس کے علاوہ اس حدیث مبارکہ کو مخالفین اہل سنت میں سے دیوبندی فرقہ کے امام اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ”نشر الطیب“ میں نہ صرف نقل کیا ہے بلکہ اس پر پورا باب باندھا ہے۔ پہلی فصل ”نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم“ کے بیان میں۔ اور مولوی ذکریا مصنف ”فضائل اعمال“ نے ”العتقور الجموع“ صفحہ 41 پر نقل کیا ہے۔

☆ حضرت جبریل علیہ السلام کے سامنے تذکرہ میلاد:

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کے سامنے اپنی نورانیت کا تذکرہ کر کے اپنا میلاد منایا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَالَ جَبْرِيلُ فَقَالَ يَا جَبْرِيلُ كَمْ عَمَرْتُ مِنَ السَّنِينَ؟ فَقَالَ يَا رَسُولَ لَسْتُ أَعْلَمُ غَيْرَ أَنَّ فِي الْحِجَابِ الرَّابِعِ نَهْمًا يَطْلُعُ فِي كُلِّ سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مَرَّةً رَأَيْتُهُ اثْنَيْنِ أَلْفَ مَرَّةٍ فَقَالَ: يَا جَبْرِيلُ وَعِزَّةُ وَبِي جَلَّالَهُ أِنَّا ذَٰلِكَ الْكَوَاكِبُ.

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا: ”اے جبریل! بتاؤ تمہاری عمر کتنی ہے؟“

جبریل نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمر کا تو مجھے کوئی اندازہ ہی نہیں بس اتنا یاد ہے کہ (کائنات بننے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حجابات عظمت میں سے) چوتھے پر وہ عظمت میں ایک (نورانی) ستارہ ستر ہزار (70000) سال کے بعد ایک مرتبہ چکا کرتا تھا، اور میں نے وہ ستارہ بہتر ہزار (72000) مرتبہ دیکھا ہے۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسکرا کر) فرمایا: ”مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم اے جبریل! وہ ستارہ تو میں ہی تھا۔“ (السیرۃ الخلیفہ جلد 1 صفحہ 47)

اک ستارہ عرش کی تعمیر سے پہلے بھی تھا
کملی والا خاک کی تعمیر سے پہلے بھی تھا

اور

فرشتے تھے نہ آدم تھا نہ ظاہر تھا خدا پہلے
بنے ساری خدائی سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے

☆ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے والد گرامی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

ان النبی ﷺ قال کنت نوراً بین یدی ربی قبل خلق آدم علیہ السلام باربعة عشر الف عام.

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے اپنے رب کی بارگاہ میں نور کی صورت میں موجود تھا۔“ (السیرۃ الخلیفہ جلد 1 صفحہ 47)

فائدہ: اس روایت کو مخالفین میلاد کے ایک گروہ کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے بھی اپنی کتاب ”نشر الطیب“ صفحہ 17 پر نقل کیا ہے۔

☆ ایک ضروری وضاحت:

بظاہر تو اس روایت اور اس سے دوسری روایت میں ٹکراؤ نظر آتا ہے کہ پہلی روایت کے لحاظ سے مدت زیادہ بنتی ہے اور دوسری روایت میں صرف چودہ ہزار سال بنتی ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ:

”چودہ ہزار والی روایت میں کم کی نفی ہے زیادہ کی نفی نہیں لہذا شبہ نہ رہے نہ گئی بات کہ تخصیص کیوں فرمائی گئی تو ممکن ہے جس مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اس میں کوئی تذکرہ ہی ایسا چل رہا ہو یعنی کسی حوالہ سے چودہ سال کی مدت کا ذکر یا سوال ہوا ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ضمن میں جواب ارشاد

(نشر الطیب، صفحہ 17)

تذکار اسم محمد ﷺ اور محفل میلاد:

☆ حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”میں نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا:

”یا رسول اللہ ﷺ! آپ کب سے شرف نبوت کے ساتھ مشرف ہو چکے تھے؟“ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا اور آسمانوں کی طرف قصد فرمایا اور ان کو سات طبقات کی صورت میں تخلیق فرمایا اور عرش کو ان سے پہلے بنایا تو عرش کے پائے پر محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء لکھا، اور جنت کو پیدا فرمایا جس میں بعد ازاں حضرت آدم اور حضرت حوا علیہم السلام کو ٹھہرایا تو میرا نام نامی جنت کے دروازوں پر، اس کے درختوں کے پتوں اور اہل جنت کے خیموں پر لکھا، حالانکہ ابھی آدم علیہ السلام کے روح و جسم کا باہمی تعلق نہیں ہوا تھا پس جب ان کی روح کو جسم میں داخل فرمایا اور زندگی عطا فرمائی تو تب انہوں نے عرش معظم کی طرف نگاہ اٹھائی تو میرے نام کو عرش پر لکھا ہوا دیکھا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ ”یہ تمہاری اولاد کے سردار ہیں۔“

جب ان کو شیطان نے دھوکہ دیا تو انہوں نے بارگاہ الہی میں توبہ کی اور میرے نام سے ہی شفاعت طلب کی۔“ (الوفاء باحوال المصطفیٰ جلد 1، صفحہ 33)

☆ امام احمد بن محمد بن قسطلانی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں کہ:

انہ لما خلق اللہ تعالیٰ آدم الہمہ ان قال یارب لم کنیتنی ابا محمد قال اللہ تعالیٰ یا آدم ارفع رأسک فرفع رأسہ فرای نور محمد ﷺ فی سرائق العرش فقال یارب ما هذا النور قال هذا نور نبی من ذریعتک اسمہ فی السماء احمد وفی الارض محمد

لولا ما خلقتک ولا خلقت السماء ولا ارضا۔

ترجمہ: ”جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو آپ علیہ السلام کو نام محمد کے ساتھ ابو محمد کی کنیت سے بلایا۔ آپ نے عرض کیا: ”باری تعالیٰ! میری یہ کنیت کیسے ہے؟“

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اپنا سراٹھاؤ۔“

آپ نے اوپر دیکھا تو عرش پر نور محمدی ﷺ جلوہ گر تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: ”باری تعالیٰ! یہ نور کس کا ہے؟“

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”یہ محمد (ﷺ) کا نور ہے، یہ تیری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا نام آسمانوں میں احمد (ﷺ) اور زمین پر محمد (ﷺ) ہے، اگر میں اسے پیدا نہ کرتا تو نہ تمہیں پیدا کرتا اور نہ زمین اور آسمان کو پیدا کرتا۔“

(المواہب اللدنیہ جلد 1، صفحہ 19)

☆ علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ نے اس حدیث کی کیا خوب ترجمانی کی۔

ہونہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
ہونہ یہ ساقی تو پھر سے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو ہم بھی نہ ہوں تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

☆ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

”جب اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ کے ہیکل بشری کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو حکم دیا کہ ”ایسی مٹی میرے پاس لے آؤ جو

میرے محبوب پاک کے جسم اقدس اور جسد اطہر کی تخلیق کے لائق ہو۔

تو وہ سفید مٹی کی ایک مٹھی روضہ اطہر والی جگہ سے لے کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوئے تو امرِ خداوندی سے اس کو تسنیم کے پانی سے گوندھا گیا۔ پھر نورِ نبوت اس میں رکھ کر اس کو عرش و کرسی لوح و قلم اور آسمانوں اور زمینوں میں ہر جگہ پھرایا گیا تاکہ ہر شے حضور ﷺ کے شرف و کمال کو پہچان لے۔

آپ ہی سے مروی ہے کہ ”تخلیقِ آدم علیہ السلام کے بعد نور محمدی ﷺ تو ان کی پشت میں ودیعت کیا گیا جو کہ آدم علیہ السلام کی پیشانی سے جھلکنے والے انوار سے محسوس ہوتا تھا۔ اور ان سے کہا گیا ”اے آدم علیہ السلام! یہ تیری نسل میں پیدا ہونے والے انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں۔“

جب حضرت حواء علیہا السلام کے بطن اطہر میں حضرت شیث علیہ السلام منتقل ہوئے تو وہ نور بھی حضرت حواء کے بطن اقدس کی طرف منتقل ہو گیا، وہ ہر دفعہ دو جزواں بچوں کو جنم دیتی تھیں ماسوائے حضرت شیث علیہ السلام کے، کیوں کہ وہ آنحضرت ﷺ نبیِ جدا مجد ہونے کی برکت سے تنہا پیدا ہوئے اور سب بھائیوں سے مرتبہ و کمال کے لحاظ سے یکتا ہیں۔ نبی الانبیاء علیہ السلام کا نور انور یکے بعد دیگرے پاک پشتوں اور پاک رحموں میں منتقل کیا تا آنکہ آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ ”حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ ”تمہاری پشت میں حضرت محمد ﷺ کا نور مبارک ہے اسے پاکیزہ رحم میں منتقل کرنا سوائے پاک عورتوں کے کسی کا رحم اس نور کا مسکن اور ٹھکانہ نہیں بن سکے گا۔“

سو یہ وصیت نسل بعد نسل حضور ﷺ کے نسب مبارک کا ہر فرد اپنے بیٹے کو کرتا رہا تا آنکہ یہ نور تمام زمانوں میں پاکیزہ پشتوں اور پاکیزہ رحموں سے منتقل ہوتا ہوا

حضرت عبدالمطلب کے بیٹے حضرت عبداللہ ﷺ کی پشت مبارک تک آن پہنچا۔
(المواہب اللدنیہ جلد 1 صفحہ 23۔ الوفاء باحوال المصطفیٰ جلد 1 صفحہ 35:34)

اللہ نے اپنے نور کا جلوہ دکھا دیا

سب نور کو ملا کے محمد ﷺ بنا دیا

ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کے وقت نور کی بارش:

☆ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے ان سے بیان کیا کہ:

شهدت أمّنا لما ولد رسول الله ﷺ فلما ضربها المخاض نظرت لنجوم تدلى حتى انى لاقول: انها لتقعن علي فلما ولدت خرج منها نورا ضاء له البيت الذي نحن فيه والدار فلما شيء انظر اليه الانور

ترجمہ: ”جب ولادتِ نبوی ﷺ کا وقت آیا تو میں سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے پاس تھی میں دیکھ رہی تھی کہ ستارے آسمان سے نیچے ڈھلک کر قریب ہو رہے ہیں یہاں تک کہ میں نے محسوس کیا کہ وہ میرے اوپر گر پڑیں گے۔ پھر جب آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا سے ایسا نور نکلا جس سے پورا گھر جس میں ہم تھے اور حویلی جگمگ کرنے لگی اور مجھے ہر ایک چیز میں نور ہی نور نظر آیا۔“

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 25، صفحہ 147-186، رقم الحدیث 355-457۔ اعلام النبوت للماوردی صفحہ 247۔ تاریخ الامم والملوک للطبری جلد 1، صفحہ 454۔ الاحادیث الثانی، صفحہ 631، رقم الحدیث 1094)

☆ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا خود اپنے اس عظیم بیٹے کی ولادت کے واقعات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں:

لما فصل منی خرج معہ نور اضاء له ما بین المشرق الى

المغرب.

ترجمہ: ”جب سرورِ دو عالم ﷺ کا ظہور ہوا تو ساتھ ہی ایسا نور نکلا جس سے مشرق تا مغرب سب آفاق روشن ہو گئے۔“

(السيرة النبوية لابن عساکر جلد 3 صفحہ 46- صفحہ الصفوہ جلد 1 صفحہ 52- طبقات ابن سعد جلد 1 صفحہ 102- الهدایہ والنہایہ جلد 2 صفحہ 264- کفایۃ الطالب للعلیہ فی خصائص الحبیب جلد 1 صفحہ 79- سیرت حلبیہ جلد 1 صفحہ 83- لطائف المعارف فیہا لمواسم العام من الوفا کف لابن رجب حلبی صفحہ 172)

☆ ایک دوسری روایت میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

”وقتِ ولادت مجھ سے ایک ایسا نور خارج ہوا جس کی ضوء پاشیوں سے میری نگاہوں میں شام اور بصری کے محلات اور بازار روشن ہو گئے یہاں تک کہ میں نے بصری میں چلنے والے اونٹوں کی گردنیں بھی دیکھ لیں۔“

(صحیح ابن حبان جلد 14 صفحہ 313- رقم الحدیث 6454- مصنف عبدالرزاق جلد 5 صفحہ 318- سنن دارمی جلد 1 صفحہ 25- رقم الحدیث 13- طبقات ابن سعد جلد 1 صفحہ 152- المعجم الکبیر للطبرانی جلد 24 صفحہ 214- رقم الحدیث 545- الاحاد والثانی للشیانی جلد 3 صفحہ 54- رقم الحدیث 545- الاحاد والثانی للشیانی جلد 6 صفحہ 397- رقم الحدیث 2446- مستدرک حاکم جلد 2 صفحہ 673- رقم الحدیث 4230- مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 222- موارد المعانی صفحہ 512- رقم الحدیث 2093- السیرۃ النبویہ لابن اسحاق جلد 1 صفحہ 97- الکامل فی التاریخ لابن اثیر جلد 1 صفحہ 459- تاریخ الامم والملوک جلد 1 صفحہ 455- تاریخ دمشق الکبیر جلد 3 صفحہ 466- تاریخ دمشق الکبیر جلد 1 صفحہ 171- 172- السیرۃ النبویہ لابن عساکر جلد 3 صفحہ 42- الهدایہ والنہایہ جلد 2 صفحہ 275- السیرۃ النبویہ لاحمد بن ذہبی وطلحان جلد 1 صفحہ 46- سیرت حلبیہ جلد 1 صفحہ 83- کفایۃ الطالب للعلیہ فی خصائص الحبیب جلد 1 صفحہ 78- لطائف المعارف فیہا لمواسم العام من الوفا کف لابن رجب صفحہ 173)۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے زمانے کی فضیلت بیان

کر کے اپنا میلاد منایا

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بعثت من خیر قرون بنی آدم قرناً فقرنا حتی کنت من القران الذی کنت منه

ترجمہ: ”میں ہر زمانے میں بنو آدم کے بہترین لوگوں میں بھیجا گیا ہوں حتی کہ جس زمانے میں میں ہوں۔“

(صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 503- مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 373- مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 511)

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے قبیلے اور نسب کی

فضیلت و شرافت بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے، گویا انہوں نے (آپ کے نسب کے متعلق کچھ سنا تھا) پس نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

من انا فقالوا انت رسول الله قال انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب ان الله خلق الخلق فجعلني في خيرهم ثم جعلهم فرقتين فجعلني في خيرهم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلني في خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتاً فجعلني في خيرهم بيتاً فانا خيرهم وخيرهم بيتاً.

ترجمہ: ”میں کون ہوں؟“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ”آپ پر سلامتی ہو، آپ رسول اللہ ﷺ ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔“

جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے سب سے بہتر گروہ میں رکھا، پھر جب قبائل

پیدا کیے تو مجھے سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا، جب جائیں پیدا کیں تو مجھے سب

سے بہتر جان میں رکھا، پھر جب گھر پیدا کیے تو مجھے سب سے بہتر گھر میں

رکھا۔ پس میرا گھر بھی سب سے بہتر اور میری جان بھی سب سے بہتر ہے۔“
(جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 251۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 210۔ دلائل النبوة للبیہقی جلد 1 صفحہ 167۔ دلائل النبوة لابی نعیم جلد 1 رقم الحدیث 16۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 513۔ مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 276۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 409)۔

☆ حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الله اصطفى من ولد ابراهيم اسماعيل واصطفى ولد اسمعيل بنى كنانة واصطفى قريشا من كنانة واصطفى من قريش بنى هاشم واصطفاني من بنى هاشم.

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم میں سے اسماعیل کو چنا اور اولاد اسماعیل میں سے کنانہ کو چنا، بنو کنانہ سے قریش کو چنا، قریش سے بنو ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم سے مجھے چنا۔“

(صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 245۔ جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 201۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 107۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 111۔ جامع ترمذی کتاب المناقب۔ طبقات کبریٰ جلد 1 صفحہ 7۔ دلائل النبوة للبیہقی جلد 1 صفحہ 165)۔

☆ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قسم الارض نصفين فجعلني في خيرهما، ثم قسم النصف على ثلاثة فكننت في خير ثلث منها، ثم اختار العرب من الناس، ثم اختار قريشا من العرب، ثم اختار بنى هاشم من قريش، ثم اختار بنى عبدالمطلب من بنى هاشم، ثم اختارني من بنى عبدالمطلب.

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے زمین کے دو حصے کیے اور مجھے ان میں سے سب سے اچھے حصے میں رکھا، پھر اس نصف کے تین حصے کیے اور مجھے ان میں سے تیسرے حصے میں رکھا جو سب سے بہتر اچھا اور افضل تھا۔ پھر لوگوں میں سے عرب کو چنا، پھر

عرب سے قریش کو چنا، پھر قریش سے بنو ہاشم کو چنا، پھر بنو ہاشم سے (حضرت) عبدالمطلب کو چنا، پھر (حضرت) عبدالمطلب کی اولاد میں سے مجھے چنا۔“
(طبقات ابن سعد جلد 1 صفحہ 8۔ کنز العمال رقم الحدیث 22321۔ مجمع البوراح رقم الحدیث 15307)۔

☆ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الله عز وجل خلق السموات سبعا، فاختار العليا منها، فاسكنها من شاء من خلقه، ثم خلق الخلق، فاختار من الخلق آدم، واختار من بنى آدم العرب، واختار من العرب مضر، واختار من مضر قريشا، واختار من قريش بنى هاشم، واختارني من بنى هاشم، فانا من خيار الى خيار، فمن احب العرب فبجى احبهم، ومن ابغض العرب فببغضى ابغضهم.
ترجمہ: ”بیشک اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کو پیدا کیا اور ان میں سے اوپر والے آسمان کو فضیلت دی اور ان میں جس مخلوق کو چاہا رکھا۔ اور سات زمینوں کو پیدا کیا اور ان میں اوپر والی زمین کو فضیلت اور اس میں جس مخلوق کو چاہا رکھا۔ مخلوق کو پیدا کیا تو اس میں بنو آدم کو سب مخلوق پر فضیلت دی اور بنو آدم میں سے عرب کو چن لیا اور عرب میں مضر کو چن لیا، مضر سے قریش کو چن لیا، قریش سے بنو ہاشم کو چن لیا اور بنو ہاشم سے مجھے چن لیا، جس نے عربوں سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے عربوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا۔“

(دلائل النبوة لابی نعیم جلد 1 صفحہ 58-59 رقم الحدیث 18۔ المعجم الکبیر رقم الحدیث 1365۔ مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 615۔ مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 73۔ دلائل النبوة للبیہقی جلد 1 صفحہ 171۔ الهدایہ والنہایہ جلد 2 صفحہ 211)۔

☆ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن کعب بن لوی بن غالب بن مہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار ہوں۔ جب بھی لوگوں کے دو گروہ ہوئے مجھے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے سب سے بہتر گروہ میں رکھا، پس میرا اپنے باپ سے ظہور ہوا (میلاد ہوا) تو مجھے زمانہ جاہلیت کی بدکاریوں میں سے کسی چیز نے نہیں چھوا اور میں نکاح کے ذریعے پیدا ہوا اور میں بدکاری کے ذریعے پیدا نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر میں اپنے ماں باپ تک پہنچا۔ پس میں بھی تم سے خیر اور بہتر ہوں اور میرے باپ بھی تم سے خیر اور بہتر ہیں۔“

(دلائل النبوة للشیخ جلد 1 صفحہ 174-175۔ تاریخ دمشق الکبیر جلد 3 صفحہ 29-30 رقم الحدیث 557۔ الہدایہ وانحایہ جلد 2 صفحہ 208)

☆ حضرت سیدنا عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

”انصار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ”ہم آپ کی قوم سے یہ سنتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ایسی ہے جیسے کچڑا کنڈی (گھوالے) میں کھجور کا درخت اگ گیا ہو۔“

تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔“

راوی نے کہا ہے کہ ”ہم نے اس سے پہلے آپ کو ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہرگز نہیں سنا تھا۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سنو! بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا پھر اس کے دو گروہ کیے اور مجھ کو ان میں سے سب سے افضل اور سب سے بہتر گروہ میں رکھا۔ پھر ان کے قبائل بنائے اور مجھ کو سب سے افضل اور سب سے بہتر قبیلے میں رکھا۔ پھر ان کے گھر بنائے اور مجھ کو سب سے افضل اور سب سے بہتر

گھر میں رکھا۔ پس میرا گھر ان سب سے افضل اور سب سے بہتر ہے اور میں خود سب سے افضل اور سب سے بہتر ہوں۔“

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 165-166۔ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث 149۔ جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 201 رقم الحدیث 3758۔ قال الترمذی حدیث حسن صحیح۔ المعجم الکبیر جلد 20 صفحہ 286 رقم الحدیث 13864۔ دلائل النبوة للشیخ جلد 1 صفحہ 168-169)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے آباء و اجداد کی پاکیزگی

اور شرافت بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے (یعنی میرے نور) کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھا۔ اس کے بعد مجھے حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں رکھا۔ جب ان کی کشتی کنارے لگ رہی تھی میں ان کے ساتھ تھا پھر مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں رکھا گیا اس طرح میں پاک پشتوں سے ہوتا ہوا پاک شکموں میں منتقل ہوا اور اپنے والدین کے ہاں آ گیا۔“

(کتاب الشفاء جلد 1 صفحہ 48۔ الخصائص الکبریٰ جلد 1 صفحہ 39۔ الوفاء جلد 1 صفحہ 35)

☆ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں آدم علیہ السلام سے لے کر حتیٰ کہ میں اپنی ماں سے پیدا ہوا زنا سے پیدا نہیں ہوا۔“

(المعجم الاوسط للطبرانی رقم الحدیث 4725۔ دلائل النبوة جلد 1 رقم الحدیث 14۔ دلائل النبوة للشیخ جلد 1 صفحہ 174۔ مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 217)

☆ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میرے ماں باپ کبھی زنا سے نہیں ملے اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ سے پاکیزہ پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل فرماتا رہا درآں حالیکہ وہ صاف اور

مہذب تھے اور جب بھی دو شاخیں نکلیں میں ان میں سے سب سے بہتر شاخ میں تھا۔“

(دلائل النبوة لابی نعیم، جلد 1، صفحہ 57۔ الخصائص الکبریٰ جلد 1، صفحہ 64۔ تہذیب تاریخ دمشق، جلد 1، صفحہ 349)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب بھی لوگوں کے دو فرقے (جھے) ہوئے اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے بہتر فرقہ میں رکھا۔ پس مجھے اپنے والدین سے اس حال میں نکالا (پیدا کیا) گیا کہ مجھے زمانہ جاہلیت کی کوئی چیز نہیں پہنچی تھی اور میں نکاح سے نکالا (پیدا کیا) گیا۔ اور حضرت آدم سے لے کر میرے ماں باپ تک میں زنا سے نہیں نکالا گیا، پس میں خود اور میرے آباؤ اجداد تم میں سب سے خیر اور افضل ہیں۔“

(دلائل النبوة للہیثمی، جلد 1، صفحہ 174۔ تاریخ دمشق کبیر، جلد 3، صفحہ 29 رقم الحدیث 555)

تذکرہ سفر نور مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ

☆ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:

آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے تو آپ اس وقت کہاں تھے؟“

تو آپ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: ”میں آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا اور جب مجھے کشتی میں سوار کرایا گیا تو میں اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں تھا اور جب مجھے (آگ میں) ڈالا گیا تو میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں تھا میرے والدین کبھی بدکاری پر جمع نہیں ہوئے اور اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ معزز پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا۔ میری صفت مہدی ہے اور جب بھی دو شاخیں ملیں میں سب سے بہتر شاخوں میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے نبوت کا میثاق اور اسلام کا عہد لیا اور تورات و انجیل میں میرا ذکر پھیلایا گیا،

اور ہر نبی نے میری صفت بیان کی اور زمین میرے نور سے چمک اٹھی، اور بادل میرے چہرے سے برستا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا، اور آسمانوں میں میرے شرف کو زیادہ کیا، اور اپنے ناموں سے میرا نام بنایا، پس عرش والا محمود ہے اور میں محمد ہوں۔“

(الہدایہ النہایہ، جلد 2، صفحہ 211)

☆ اسی مضمون کی حدیث مبارکہ امام ابن حجر عسقلانی نے ”المطالب العالیہ جلد 4، صفحہ 177“ اور امام جلال الدین السیوطی نے ”در منثور جلد 6 صفحہ 298“ پر نقل کی ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی محفل میں تمام

انبیاء علیہم السلام پر اپنی افضلیت بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

”ایک مرتبہ صحابہ کرام انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت و شان کے بارے میں تذکرہ فرما رہے تھے، کسی صحابی نے کہا کہ ”یشک ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا“

وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ۝

ایک نے کہا ”حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا“

وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا ۝

ایک نے کہا ”عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں“ (انبیاء: 171)

اور ایک صحابی نے فرمایا کہ ”آدم علیہ السلام کو اللہ نے چن لیا“

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا

اتنے میں سرور کائنات ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں نے تمہاری گفتگو سنی اور (انبیاء کرام کی عظمت و شان کے معاملہ میں) تمہارا تعجب کرنا بھی ملاحظہ کیا، یقیناً جیسا تم کہہ رہے تھے وہ (انبیاء کرام علیہم السلام) ایسے ہی تھے۔ مگر سنو! میں اللہ کا محبوب ہوں اور فخر سے نہیں کہتا میں ہی

قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ (ساری مخلوق ہوگی) فخر سے نہیں کہتا میں ہی سب سے پہلے جنت کا زنجیر (دروازہ) کھٹکھٹاؤں گا اور (کسی اور کیلئے نہیں بلکہ صرف) میرے لئے ہی جنت کے دروازے کھولے جائیں گے، پس اللہ مجھے جنت میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ فقراء و مومنین ہوں گے۔ میں (یہ بات) فخر سے نہیں کہتا۔ میں ہی اگلوں اور پچھلوں میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والا ہوں اور میں (یہ بات) فخر سے نہیں کہتا۔“

(جامع ترمذی رقم الحدیث 3616 - سنن داری جلد 1، صفحہ 39 مشکوٰۃ شریف، صفحہ 13) سبحان اللہ! وہ کتنا سہانا منظر ہوگا جب حضور نبی کریم ﷺ اپنی محفل میں اپنے فضائل بیان کر رہے تھے۔ الحمد للہ ہماری اہل سنت کی محفل میلاد میں بھی نبی کریم ﷺ کے فضائل بیان ہوتے ہیں، معلوم ہوا کہ محفل سبحانا ہمارے پیارے آقا ﷺ کی سنت اور محفل میں حضور ﷺ کا میلاد اور آپ ﷺ کے فضائل بیان کرنا بھی خود سرور دو عالم ﷺ کی سنت ہے۔ (جیسا کہ اس حدیث مبارکہ اور اس سے پہلے والی احادیث سے ظاہر ہے)۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت کا افتتاح ہمارے پیارے آقا ﷺ فرمائیں گے۔ آج کل ہمارے دفتر وں کا افتتاح وزراء کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی بھی حضور ﷺ کے لیے ہی ہے اور جنت کا افتتاح بھی آپ ﷺ ہی فرمائیں گے۔ اور جس کو بھی جنت ملے گی وہ حضور ﷺ کے طفیل ہی ملے گی۔ کیونکہ آپ ﷺ خود تو فرما رہے ہیں کہ جنت میرے لیے ہی کھولی جائے گی۔

نبی کریم ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں کیسا انصاف والا کلام فرمایا کہ کسی کی شان کا انکار نہیں، لمحہ فکریہ ہے کہ موجودہ دور کے نام نہاد تو حید پرست لوگوں کیلئے جو سب کی شانوں کا انکار کر کے صرف اللہ اللہ کہہ رہے ہیں معلوم نہیں یہ کس تو حید کی بات کرتے ہیں۔ جب کہ محبوب خدا ﷺ سب کی شانوں کا اظہار فرما رہے ہیں۔ کیونکہ میرے آقا

ﷺ تو آئے ہی سب کی شانوں کو ظاہر کرنے کے لئے ہیں۔

کسی نے اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ کے سامنے یہ مصرعہ پڑھا: شان یوسفی بھی گھٹی تو اسی در پہ گھٹی آپ ﷺ یہ سن کر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ”حضور ﷺ کسی کی شان گھٹانے کے لئے نہیں آئے، بلکہ سب کی شانوں کو بڑھانے کے لئے آئے ہیں لہذا یہ مصرعہ اس طرح پڑھنا چاہئے: شان یوسفی بھی بڑھی تو اسی در سے بڑھی

ایک نکتہ:

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے ”ولا فخر“ بار بار کیوں فرمایا؟ علماء کرام نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک نکتہ بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ میں فخر کیوں کروں، فخر تو وہ کریں جن کو میری سیادت و امامت ملی میں موسیٰ و عیسیٰ و سلیمان علیہم السلام پہ بھلا کیوں فخر کروں فخر تو وہ کریں جن کو میرے جیسا امام مل گیا اور پھر وہ کہتے پھر میں:

مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہئے

جیسے ہر دن کا مالک اللہ تعالیٰ ہے لیکن بالخصوص فرمایا: فَلْيَكْ يَوْمَ الدِّينِ ۝ کیوں کہ آج اگرچہ کوئی انکار کر بھی سکتا ہے، لیکن قیامت کے دن تو کوئی انکار نہیں کر سکے گا، جب اعلان ہوگا لَيْسَ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (القرآن) مگر وہاں ماننے کا ان کو فائدہ نہ ہوگا ایسے ہی آج کئی عظمت و رسالت کا انکار کرتے ہیں اس دن جب اپنی آنکھوں سے سارا کچھ دیکھ لیں گے تو انکار کی گنجائش تو نہیں ہوگی مگر وہاں کا ماننا فائدہ نہ دے گا لہذا آج امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان رحمہ اللہ کا فرمان مان لو:

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے

پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

حدیث مبارکہ کے آخری جملے کا ترجمہ کرتے ہوئے آپ نے اپنے مشہور زمانہ سلام

”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ میں کیا خوب فرمایا:

جس کے زیرِ لواء آدم و من سوا
اس سزائے سعادت پہ لاکھوں سلام

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک کتاب لیکر حاضر ہوئے جو انہیں کچھ یہود نے دی تھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پڑھ کر غصے میں آگئے اور ارشاد فرمایا:

”اے ابنِ خطاب! کیا تم یہود و نصاریٰ کی طرح اس میں حیران ہو؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں تمہارے پاس روشن اور صاف شریعت لایا ہوں ان سے کچھ مت پوچھو کہ کبھی ایسا ہوگا کہ وہ تمہیں حق بتائیں گے اور تم اس کو جھٹلا دو گے اور کبھی ایسا بھی ہوگا کہ وہ تمہیں ناحق بتائیں گے اور تم تصدیق کر بیٹھو گے۔ قسم اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔“

(سنن داری جلد 1، صفحہ 116۔ فتاویٰ رضویہ جلد 9، حصہ اول، صفحہ 24۔ جامع الاحادیث جلد 5، صفحہ 16)

☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اتانی جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال ان الله تعالى يقول: لولاك خلقت الجنة ولولاك خلقت النار۔

ترجمہ: ”میرے پاس جبرئیل نے حاضر ہو کر عرض کی: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اگر تم نہ ہوتے تو میں جنت کو نہ بناتا اور اگر تم نہ ہوتے تو میں دوزخ کو نہ بناتا۔“

(کنز العمال جلد 11، صفحہ 431۔ جامع الاحادیث جلد 5، صفحہ 19)

تشریع و توضیح:

☆ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

”یعنی آدم و عالم سب تمہارے طفیل ہیں تم نہ ہوتے تو مطیع و عاصی کوئی نہ ہوتا

جنت و نار کس کے لئے ہوتیں اور جنت نار جزائے عالم سے ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔“

مقصود ذاتِ اوست دگر جنگلی طفیل
منظور نورِ اوست دگر جنگلی ظلام

(حقیقی یقین، صفحہ 72)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب میں حسبِ ارشادِ الہی سیر سلطت سے فارغ ہوا تو اللہ تعالیٰ سے عرض کی:

”اے میرے رب! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تو نے فضائل بخشے ابراہیم علیہ السلام کو تو نے خلیل بنایا، موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا، داؤد علیہ السلام کے لیے پہاڑ مسخر کئے، سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا اور شیاطین مسخر کئے، عیسیٰ علیہ السلام کے لئے مردے جلانے میرے لیے کیا کیا؟“

ارشاد ہوا: ”کیا میں نے تجھے ان سے افضل و بزرگی عطا نہ کی کہ میری یاد نہ ہو جب تک تو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے۔“

(الہدایہ والنہایہ جلد 6، صفحہ 321۔ جامع الاحادیث جلد 5، صفحہ 21)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اتخذ الله ابراهيم خلیلاً، وموسى نجیاً واتخذنى حبیباً۔ ثم قال: وعزتی وجلالی لا وثر علی خلیلی ونجی

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجی کیا اور مجھے اپنا حبیب بنایا اور پھر فرمایا: ”مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! بے شک اپنے پیارے کو اپنے خلیل و نجی پر فضیلت دوں گا۔“

(کنز العمال جلد 11، صفحہ 406، رقم الحدیث 31893۔ درمنثور جلد 2، صفحہ 231۔ تزییہ الشریعہ لابن عاق جلد 1، صفحہ 333۔ اللالی المصنوعہ للسیوطی جلد 1، صفحہ 141)

☆ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

قال لي جبرئيل عليه السلام: قلبت الارض مشارقها ومغاربها، فلم اجدر جلا افضل من محمد، ولم اجد بني اب افضل من بني هاشم.

ترجمہ: ”حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے عرض کیا کہ میں نے زمین کے مشارق و مغارب الٹ پلٹ کر دیکھے مگر کوئی شخص محمد ﷺ سے افضل نہ پایا نہ کوئی خاندان مجھے خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا۔“

(مواہب لدیہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۷ کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۱ رقم الحدیث ۳۵۴۹۹)

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اعطيت خمساً ولم يعطهن احد من قبلي.

ترجمہ: ”مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے وہ کسی کو نہ ملیں۔“

(صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۹۴۷ صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۹۹ مسند امام احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۳۰۴ سنن کبریٰ للبخاری جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۵۹ حلیۃ الاولیاء جلد ۸ صفحہ ۳۱۶ درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۳۷ الہدایۃ والنہایۃ جلد ۶ صفحہ ۲۹۱)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فضلت علی الانبیاء بمخلصتین.

ترجمہ: ”مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر دو باتوں میں فضیلت دی گئی۔“

(مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۲۵ فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۴۳۹)

☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان جبرئیل بشرنی بعشر لم یوتھن نبی قبلی.

ترجمہ: ”جبرئیل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔“

(مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۰ فتح الباری جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۳)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ کا فرمان

☆ آپ ان احادیث مبارکہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:

”ان سب احادیث میں نہ صرف عدد کہ معدود بھی مختلف ہیں کسی میں کچھ فضائل شمار کئے گئے کسی میں کچھ کیا یہ حدیثیں معاذ اللہ باہم متعارض سمجھی جائیں گی یا دو یا دس میں حضور اقدس ﷺ کی فضیلتیں منحصر مآشا اللہ ان تمام انبیاء و مرسلین و خلق اللہ جمعین پر تفصیل نام و عام مطلق ہے کہ جو کسی کو ملا وہ سب انہیں ملا اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔“

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بلکہ انصافاً جو کسی کو ملا آخر کس سے ملا؟ کس کے ہاتھ سے ملا؟ کس کے طفیل میں ملا؟

کس کے پر تو سے ملا؟ اسی اصل پر فضل و شج پر جو دوسرا ایجاد و تخم وجود سے۔ ﷺ (فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ۹ حصہ اول صفحہ ۱۱۷)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی بعثت کا ایک اہم مقصد

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لقد جاءكم رسول اليكم ليس بوهن ولا كسل ليحيي قلوب باغلفا ويفتح اعيناعميا ويسمع اذاناصماويقسم السنة عوجا حتى يقال لا اله الا الله وحده.

ترجمہ: ”پیشک تشریف لایا تمہارے پاس وہ رسول تمہاری طرف بھیجا ہوا جو ضعف و کمالی سے پاک ہے تاکہ وہ رسول زندہ فرمادے غلاف چڑھے (یعنی غافل) دل اور وہ رسول کھول دے اندھی آنکھیں اور وہ رسول شنوا کروے بہرے کانوں کو اور وہ رسول سیدھی کر دے ٹیڑھی زبانوں کو یہاں تک کہ لوگ کہہ دیں کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں۔“ (سنن داری جلد ۱ صفحہ ۶)

نبی کریم ﷺ نے اپنے وسیلہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہونے کا واقعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب آدم علیہ السلام سے (اجتہادی) لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے کہا: ”اے رب! میں تجھ سے محمد ﷺ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری بخشش فرمادے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے آدم! تم نے محمد ﷺ کو کیسے جانا حالانکہ میں نے ابھی ان کو پیدا نہیں کیا۔“

حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: ”کیونکہ اے رب! جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور تو نے مجھ میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی تو میں نے سراٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ پس میں نے جان لیا کہ تو نے جس کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھا ہے وہ تجھ کو تمام مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے آدم! تم نے سچ کہا وہ مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور کیونکہ تم نے ان کے وسیلہ سے سوال کیا ہے اس لیے میں نے تم کو بخش دیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ فرماتا۔“

(المعجم الصغیر للطبرانی، جلد 2، صفحہ 82-83۔ الوفا بآحوال المصطفیٰ، جلد 1، صفحہ 33۔ دلائل النبوة، جلد 5، صفحہ 489 مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 353۔ المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 6، صفحہ 313، رقم الحدیث 6502۔ جامع الاحادیث للسیوطی، جلد 11، صفحہ 94)

فائدہ: اس روایت کو تمام مخالفین کے مشترکہ امام ابن تیمیہ نے ”فتاویٰ ابن تیمیہ“ جلد 2، صفحہ 151 پر۔ مخالفین کے ایک گروہ کے ماضی قریب کے مفتی ناصر الدین البانی

نے اپنی کتاب ”التوسل“ صفحہ 106 پر۔ مخالفین کے ایک گروہ کے حکیم لامت مولوی اشرف علی تھانوی نے ”نشر الطیب“ صفحہ 17 پر۔ اور ان کے شیخ الحدیث زکریا سہارنپوری نے ”فضائل اعمال“ صفحہ 542 پر نقل کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث مبارکہ کو محقق اسلام، مفسر قرآن، شارح صحیح بخاری و صحیح مسلم شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ: ”اس حدیث کی سند میں عبد الرحمن بن زید بن اسلم ایک ضعیف راوی ہے لیکن فضائل میں حدیث ضعیف معتبر ہوتی ہے۔“ (شرح صحیح مسلم جلد 7، صفحہ 59، مطبوعہ فریدی بک اسٹال لاہور)

ایک قضیہ کا تصفیہ:

مخالفین اہلسنت کا یہ معمول ہے کہ وہ جس حدیث مبارکہ کو اپنے غلط موقف کے خلاف دیکھتے ہیں فوراً اس پر ضعیف ہونے کا فتویٰ صادر کر کے اس کو رد کر دیتے ہیں۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ضعیف حدیث کے متعلق مختصر گفتگو کر لی جائے تاکہ عوام اہلسنت ان کے دھوکے سے محفوظ رہیں۔

ضعیف حدیث کا حکم:

محدثین عظام رحمہم اللہ کے نزدیک ضعیف حدیث فضائل اعمال میں معتبر ہوتی ہے اس پر عمل کرنا جائز ہے اور اس سے استحباب ثابت ہوتا ہے۔ ہمارے اس موقف کی تائید نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما جاءكم من شئ فانی الا قول شری۔
کم عن من خیر قلته اولم اقله فانی اقوله وما جاءکم عن من شر فانی الا قول شری۔

ترجمہ: ”تمہیں جس بھلائی کی خبر پہنچے خواہ وہ میں نے فرمائی ہو یا نہ فرمائی ہو میں اسے فرماتا ہوں اور اگر تمہیں بری بات پہنچے تو میں بری بات نہیں فرماتا۔“

☆ ایک دوسری حدیث مبارکہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من بلغه عن الله شي فيه فضيلة فاخذه ورجا ثوابه واعطاء الله ذلك وان لم يكن كذلك.

ترجمہ: ”جس کو اللہ تعالیٰ سے فضیلت کی کوئی خبر پہنچے وہ اپنے یقین اور اس کے ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے وہ فضیلت عطا فرمائے گا اگرچہ وہ خبر درست نہ ہو“ (کنز العمال جلد 15، صفحہ 791)

حدیث ضعیف اکابر محدثین کی نظر میں:

☆ امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”ہمارے آئمہ فقہاء اصولیین اور حفاظ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بے شک ضعیف حدیث فضائل میں حجت ہوتی ہے۔“ (تظہیر الجمان واللسان صفحہ 13)

☆ امام الجرح والتعديل خطیب بغدادی رحمہ اللہ اور محدث جلیل امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

”محدثین وغیرہم علماء کے نزدیک ضعیف اسناد میں تسامح اور بے اظہار ضعف موضوع کے علاوہ ہر قسم کی روایت اور اس پر عمل فضائل اعمال وغیرہ امور میں جائز ہے۔“ (تدریب الراوی صفحہ 298) (الکفای فی علم الراوی صفحہ 133)

☆ امام بیہقی بن شرف نووی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”محدثین کرام فقہائے عظام اور علماء کرام نے فرمایا ہے کہ فضائل اور ترغیب و ترہیب میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا مستحب ہے۔“ (کتاب الاذکار صفحہ 5)

☆ امام ابن کثیر دمشقی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”موضوع کے سوا احادیث کو ترغیب و ترہیب، قصص و مواظظ اور دیگر امور میں

بیان کرنا جائز ہے۔“

(اختصار علوم الحدیث صفحہ 72)

☆ امام سخاوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے“

☆ امام نووی نے کہا کہ ”احتیاطاً مواقع پر بھی ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔“

☆ امام نووی نے کئی کتب میں لکھا ہے کہ ”محدثین کا اس بات پر اجماع ہے کہ

فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔“

(فتح المغیث صفحہ 332-334 جلد 1)

☆ سند الہند حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”رجب کے مہینوں میں فضیلتوں میں حدیثیں ضعیف سندوں سے آئی ہیں ان پر عمل

کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں پس اگر اپنی جان میں قوت پائے تو ان پر عمل کرے۔“

(الانتہا فی سلاسل الاولیاء صفحہ 26)

اس کے علاوہ اور بھی متعدد محدثین نظام نے اس بات کی وضاحت کی ہے اختصار کے

پیش نظر صرف چند ایک عبارتیں نقل کرنے پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

حدیث ضعیف مخالفین میلاد کے اکابرین کی نظر میں:

فضائل میں ضعیف حدیث کے معتبر ہونے پر اکابر محدثین کے ارشادات نقل کرنے

کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین کے اکابر سے بھی اس کا ثبوت لکھ دیا جائے تاکہ

ان کے باطل دعوے کا رد اور ہمارے صحیح دعوے کی تائید ان کے گھر سے ہی ہو جائے۔

کیا خوب جو غیر پردہ کھولے

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

☆ مخالفین میلاد کے مجدد و محدث اعظم نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

”احادیث ضعیفہ در فضائل و اعمال معمول بہا است“

ترجمہ: ”فضائل و اعمال میں ضعیف احادیث پر عمل کرنا جائز ہے۔“

(مسک الختام جلد 1 صفحہ 572)

☆ مخالفین میلاد کے مفسر اعظم مولوی عبدالستار لکھتے ہیں کہ:

”ضعیف حدیث بھی قابل عمل ہوتی ہے۔“ (فتاویٰ ستاریہ جلد 4، صفحہ 37)

☆ مخالفین میلاد کے شیخ اہل نذیر حسین دہلوی نے لکھا ہے:

”ضعیف حدیث فضائل میں مقبول ہے“ (فتاویٰ نذیر جلد 1 صفحہ 303)

☆ مخالفین میلاد کے سردار احمدیث شفاء اللہ امرتسری شب برأت کی عبادت کے متعلق لکھتے ہیں:

”اس رات کے متعلق ضعیف روایتیں ہیں اس دن کوئی کار خیر کرنا بدعت نہیں ہے بلکہ بحکم ”انما الاعمال بالنیات“ موجب ثواب ہے“

(فتاویٰ شفاء جلد 1، صفحہ 656)

☆ مخالفین میلاد وہابی مولوی عبدالغفور اثری نے امام سخاوی سے نقل کیا ہے کہ

”ضعیف حدیث پر عمل کیا جائے“ (احسن الکام، صفحہ 44)

☆ مخالفین میلاد کے شیخ اہل نذیر حسین دہلوی کے شاگرد مولوی غلام رسول

آف قلعہ مہاں سنگھ نے تو تمام دنیائے مخالفین میلاد پر حجت ہی اتمام کر دی

چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

”جواز بر حدیث ضعیف مجمع علیہ آئمہ اسلام است در فضائل“

ترجمہ: ”آئمہ اسلام کا اجماع و اتفاق ہے کہ فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل

کرنا جائز ہے۔“ (رسالہ تراویح، صفحہ 24)

☆ مخالفین میلاد کے ایک معتبر مولوی بشیر الرحمن سلفی نے تو ضعیف حدیث پر تبصرہ

کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی خوب گوشمالی کی ہے اس کے چند جملے نقل کئے جاتے ہیں۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

”بعض مدعیان علم ضعیف حدیث کو تن مردہ سے تشبیہ دے کر اسے بالکل

نظر انداز کرنے کے قائل ہیں ان کا کہنا ہے کہ مردے میں بھی جمع ہو جائیں تو

ایک زندہ کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ بات غلط ہے ضعیف کو مردہ نہیں کمزور کہنا چاہئے، یہی ضعیف کا مفہوم ہے۔ ضعیف اور موضوع حدیث میں زمین و آسمان کا فرق ہے، حق یہ ہے کہ دو کمزور مرد ایک طاقتور کا مقابلہ کرنے کی سکت رکھتے ہیں۔“

ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

”کسی ضعیف حدیث کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ یہ لازماً قابل عمل ہے احادیث شریف کو ضعیف کہہ کر انہوں نے اپنے خبث باطن کا اظہار اور دل کا غبار اتار لیا ہے۔۔۔۔۔ نہ جانے کس محد و زندیق نے ضعیف احادیث کے بارے میں یہ زہر افشانی کر کے دین کے اکثر و بیشتر حصے کو ناقابل عمل بنانے کی مذموم و نامشکور کوشش کی ہے۔ احادیث اگر اس احقانہ انداز سے ناقابل اعتبار ہو جائیں تو حافظ حجر بلوغ المرام میں مسلک محدثین کے ثبوت میں بہت سے مقامات پر ضعیف احادیث سے استدلال نہ کرتے، امام بخاری اپنی صحیح میں ضعیف احادیث کو ترجمۃ الباب میں تائید کے لیے پیش نہ فرماتے۔“

”حق یہ ہے کہ تمام آئمہ ہدیٰ نے احادیث ضعیف کو معرض استدلال میں دلیل بنایا ہے۔“ (الدعا، صفحہ 72)

☆ دور حاضر کے مخالفین میلاد محدث زبیر علی زئی کے نزدیک بھی ضعیف حدیث

لحمیض شرائط کے ساتھ فضائل میں معتبر ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

”ضعیف حدیث کا بیان کرنا ترغیب کے لئے جائز ہے“ (نماز نبوی، صفحہ 29، حاشیہ)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے خصوصی فضائل بیان

کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

اعطيت خمساً لم يعطهن احد قبلى نصرت بالرعب مسيرة شهر وجعلت لى الارض مسجد و طهوراً فايها رجل من امتى ادر كته الصلوة فليصل واحلت لى المغانم ولم تحل لاحد قبلى واعطيت الشفاعة وكان النبي يبعث الى قومه خاصة يبعث الى الناس عامة.

ترجمہ: ”مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں“

(1) ایک کی مسافت تک میرے مخالفوں کے دل میں میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی۔

(2) میرے لئے پوری زمین نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی میری امت کے شخص پر جہاں نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لے۔

(3) میرے لئے اموال غنیمت حلال کر دیئے گئے۔

(4) مجھے شفاعت (کبریٰ) عطا کی گئی۔

(5) پہلے نبی خاص اس کی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں“

(صحیح مسلم جلد 1، صفحہ 199، صحیح بخاری جلد 1، صفحہ 48۔ جامع ترمذی جلد 1، صفحہ 188، سنن نسائی جلد 1، صفحہ 73-74۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 512)

تذکرہ بعثت رحمت دو جہاں بزبان سلطان دو جہاں:

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہونے کا تذکرہ کر کے اپنا میلاد منایا۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة

ترجمہ: ”پہلے ہر نبی کو خاص اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کے

مجھے تمام کی طرف مبعوث کیا گیا ہے“

(صحیح بخاری کتاب التیم رقم الحدیث 328۔ صحیح ابن حبان جلد 14، صفحہ 308 الحدیث 6398۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6، صفحہ 303 رقم الحدیث 31۔ سنن کبریٰ للبیہقی جلد 2، صفحہ 433 رقم الحدیث 4062)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بعثت الى الناس كافة الاحمر والاسود

ترجمہ: ”میں سرخ اور سیاہ لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں“

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 1، صفحہ 217 رقم الحدیث 240۔ المجمع الاوسط للطبرانی جلد 8، صفحہ 239 رقم الحدیث 7931)

☆ حضرت عمر بن شعب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فارسلت الى الناس كلهم عامة وكان من قبلى انما يرسل الى قومه.

ترجمہ: ”میں تمام لوگوں کی طرف عمومی طور پر رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھ سے پہلے رسول کو اس کی قوم کی طرف ہی مبعوث کیا جاتا تھا“

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 2، صفحہ 222 رقم الحدیث 7068۔ الترغیب والترہیب للمذری جلد 4، صفحہ 233 رقم الحدیث 5498۔ کنز العمال جلد 11، صفحہ 439 رقم الحدیث 31885)

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بعثت الى كل ابيض واسود

ترجمہ: ”میں ہر سفید اور سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں“

(مجمع الزوائد جلد 8، صفحہ 259۔ کنز العمال جلد 11، صفحہ 440)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بعثت الى الناس كافة الاحمر والاسود وانما كان يبعث كل

نبی الی قریتہ۔

ترجمہ ”میں سرخ اور سیاہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور (مجھ سے

پہلے) نبی محض اپنی بستی کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا“

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 12، صفحہ 413، رقم الحدیث 13522۔ مجمع الزوائد ونبی الفوائد جلد 8، صفحہ 259)

☆ حضرت زہل بن عمرو العذری رضی اللہ عنہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یا معشر العرب! انی رسول اللہ الی الانام كافة

ترجمہ ”اے گروہ عرب! میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر لایا گیا ہوں“

(کنز العمال، جلد 1، صفحہ 147، رقم الحدیث 358)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا رسول من ادرکت حیاء ومن یولد بعدی

ترجمہ ”میں (ہر اس شخص کا) رسول ہوں۔ جسے زندہ پاؤں گا اور جو میرے بعد ہوگا۔“

(طبقات ابن سعد، جلد 1، صفحہ 101۔ کنز العمال، جلد 11، صفحہ 404، رقم الحدیث 31885)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا تمام جہانوں کیلئے

رحمت ہونا بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ عزوجل بعثنی رحمة للعالمین وهدی للعالمین

ترجمہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کیلئے رحمت اور تمام جہانوں

کے لئے ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا ہے“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 468-437) (رقم الحدیث: 22361-23757)

☆ حضرت مسور بن محزمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم کی جماعت میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

ان اللہ عزوجل بعثنی رحمة للناس كافة

ترجمہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام لوگوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے“

(المعجم الکبیر، جلد 20، صفحہ 8، رقم الحدیث 12۔ مجمع الزوائد، جلد 5، صفحہ 305، صفحہ 634)

معراج کی شب انبیاء کرام رضی اللہ عنہم کی محفل میں حضور نبی

کریم ﷺ نے اپنا میلاد پڑھا:

معراج النبی ﷺ کے باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل

حدیث میں ہے کہ۔۔۔

”یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ بیت المقدس تشریف لائے“ آپ ﷺ نے

اترے اور اپنے گھوڑے کو چٹان کے ساتھ باندھ دیا، پھر ملائکہ کے ساتھ نماز

ادافرمانی، جب نماز ادا کر لی گئی تو ملائکہ نے سوال کیا: ”اے جبریل! آپ کے

ساتھ کون ہیں؟“

تو جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: ”یہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبیوں کے خاتم

حضرت محمد ﷺ ہیں۔“

اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجھے ارشاد

ہوا ہے کہ میں نے تمہیں اپنا محبوب بنایا ہے اور توریث میں بھی لکھا ہوا ہے کہ

محمد اللہ کے محبوب ہیں اور ہم نے تمہیں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے

اور آپ کی امت کو اولین و آخرین بنایا اور میں نے آپ کی امت کو اس طرح

دیکھا ہے کہ ان کیلئے کوئی خطبہ جائز نہیں جب تک کہ وہ خالص دل سے گواہی

نہ دیں کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں اور میں نے آپ کو باعتبار

اصل خلقت کے سب سے اول اور باعتبار بعثت کے سب سے آخر بنایا ہے اور

آپ کو سب (سورۃ فاتحہ) دی ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی اور آپ کو

آخر سورہ بقرہ کی آیتیں دی ہیں اس خزانہ سے جو عرش کے نیچے ہے اور آپ

سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی ہیں اور آپ کو فاتح اور خاتم بنایا۔“
(مجمع الزوائد جلد 1، صفحہ 68-72)

تذکرہ اسمائے مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی محفل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنے خصوصی اسماء بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت جبیر بن معظم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لی خمسة اسماء: انا محمد واحمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی

الکفر انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدھی وانا العاقب.

ترجمہ ”میرے پانچ نام ہیں میں محمد (ﷺ) اور احمد (ﷺ) ہوں، میں

ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو مٹا دے گا۔ اور

میں حاشر ہوں۔ سب لوگ میری پیروی میں ہی (روزِ محشر) جمع ہو جائیں گے۔

اور میں عاقب ہوں (یعنی سب سے آخر میں آنے والا ہوں)۔“

(صحیح بخاری جلد 2، صفحہ 727۔ صحیح مسلم جلد 2، صفحہ 261۔ جامع ترمذی رقم الحدیث 2845۔

مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 515۔ کبریٰ للنسائی جلد 6، صفحہ 489، رقم الحدیث 11590۔ موطا امام

کتاب اسماء النبی ﷺ۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 4، صفحہ 830، سنن دارمی جلد 2، صفحہ 209،

رقم الحدیث 2775۔ صحیح جلد 14، صفحہ 219، رقم الحدیث 6313۔ المعجم الاوسط للطبرانی جلد 4، رقم

الحدیث 3570۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد 2، صفحہ 120، رقم الحدیث 1520، مسند ابویعلیٰ موصلی

جلد 3، صفحہ 388، رقم الحدیث 7390۔ شعب الایمان جلد 2، صفحہ 140، رقم الحدیث 1397۔

طبقات ابن سعد جلد 1، صفحہ 105۔ مجمع الزوائد مشیع الفوائد جلد 8، صفحہ 284)۔

☆ حضرت جبیر بن معظم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحی بی الکفر وانا الحاشر

الذی یحشر الناس علی عقبی وانا العاقب والعاقب الذی

لیس بعد نبی

ترجمہ: ”میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعے

ہر کفر کو مٹایا جائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی

اور حشر برپا ہوگا (یعنی کوئی بھی میرے اور قیامت کے درمیان نہیں آئے گا) اور میں

عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نہ ہو۔“

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسماء ﷺ رقم الحدیث 354۔ مسند عبدالرزاق جلد 10،

صفحہ 80، رقم الحدیث 16780۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 4، صفحہ 84، رقم الحدیث 16817۔ مسند

ابویعلیٰ موصلی جلد 13، صفحہ 320، رقم الحدیث 7395۔ صحیح ابن حبان جلد 14، الاصحہ 219، رقم

الحدیث 6313۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد 2، صفحہ 20، رقم الحدیث 1520۔ مسند میدی جلد 1، صفحہ

253، رقم الحدیث 555۔ مسند ابی عوانہ جلد 4، صفحہ 409، رقم الحدیث 7126۔ شعب الایمان جلد

1، صفحہ 141، رقم الحدیث 1397۔ اشکال الہمدیہ للترمذی جلد 1، صفحہ 305، رقم الحدیث 367)

☆ حضرت نافع بن جبیر بن معظم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا محمد واحمد والمقی والحاشر والحاتم والعاقب

ترجمہ: ”میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی (آخری نبی) ہوں اور حاشر ہوں اور

حاتم ہوں اور عاقب ہوں۔“

(متدرک حاکم جلد 2، صفحہ 665، رقم الحدیث 4186۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 4، رقم

الحدیث 16794۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد 2، صفحہ 133، رقم الحدیث 1563۔ طبقات کبریٰ لابن

سعد جلد 1، صفحہ 154)

☆ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

فواللہ انی انا الحاشر وانا العاقب وانا المقفی۔

ترجمہ: ”اللہ کی قسم! بے شک میں ہی حاشر ہوں اور میں ہی عاقب ہوں اور

میں ہی مقفی ہوں۔“

(متدرک حاکم جلد 3، صفحہ 469، رقم الحدیث 5756۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد 18، صفحہ 46، رقم

الحدیث 83۔ کنز العمال جلد 2، صفحہ 608)

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے (یعنی ہمارے سامنے) اپنے متعدد اسمائے گرامی بیان فرمائے جن میں سے کچھ ہمیں یاد رہے اور کچھ بھول گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا محمد و ابا احمد والمقفی والحاشرو نبی التوبة والملحمة

ترجمہ: ”میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مقفی ہوں اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ اور نبی الملحمة ہوں۔“

(مسند رک حاکم، جلد 2، صفحہ 659، رقم الحدیث 4185۔ مسند بزار، جلد 7، صفحہ 212، رقم الحدیث 9212)

☆ حضرت ابوالطفیل عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أنا محمد وأنا أحمد والفتح والخاتم وأبو القاسم والحاشر والعاقب والمأحی وطه ویسین۔

ترجمہ: ”میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور فتح ہوں اور خاتم ہوں اور ابوالقاسم ہوں اور حاشر ہوں اور عاقب ہوں اور مأحی ہوں اور طہ اور یسین ہوں۔“

(الفردوس بماثور الخطاب، جلد 1، صفحہ 42، رقم الحدیث 97) (تویر الحواکک للسیوطی، جلد 1، صفحہ 263)

حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے

اپنی اہم خصوصیات بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”سب سے پہلے میں (اپنی قبر اور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا“ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے

جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں گا جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے رب کے ہاں اولاد آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں اور میرے ارد گرد اس دن ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔“

(جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 3610۔ سنن داری، جلد 1، صفحہ 39، رقم الحدیث 48۔ مسند الفردوس، جلد 1، صفحہ 47، رقم الحدیث 117)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر۔

ترجمہ: ”میں رسولوں کا قائد ہوں اور (مجھے اس پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (مخلص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔“

(سنن داری، جلد 1، صفحہ 40، رقم الحدیث 49۔ المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 1، صفحہ 61، رقم الحدیث 170۔ کتاب الاعتقاد للکلبی، جلد 1، صفحہ 192۔ مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 254۔ سیر اعلام النبلاء، جلد 1، صفحہ 223، فیض القدیر، جلد 3، صفحہ 73)۔

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”میں قیامت کے دن (تمام) اولاد آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے (اس پر) فخر نہیں، احمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور مجھے (اس پر) کوئی فخر نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ اور میں پہلا مخلص ہوں گا جس سے زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔“

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے۔“

پھر مکمل حدیث بیان کی یہاں تک کہ فرمایا: ”پھر لوگ میرے پاس آئیں گے۔ (اور) میں ان کے ساتھ (ان کی شفاعت کیلئے) چلوں گا۔“

ابن جعدان (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا کہ میں اب بھی حضور ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں جنت کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا‘ پوچھا جائے گا۔“ کون؟“

جواب دیا جائے گا: ”حضرت محمد ﷺ“

چنانچہ وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور مرحبا کہیں گے۔ میں (بارگاہ الہی میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: ”سر اٹھائیے! مالکیئے عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی، اور کہئے آپ کی سنی جائے گی۔“

(آپ ﷺ نے فرمایا) یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔“ اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

☆ اور امام ابن ماجہ نے بھی ان سے ہی روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر بھی فخر نہیں‘ قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اس پر بھی فخر نہیں‘ سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اس پر بھی فخر نہیں اور حمد باری تعالیٰ کا جہنمِ اقیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور اس پر بھی فخر نہیں۔“

(جامع ترمذی) کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ باب ومن سورۃ بنی اسرائیل رقم الحدیث 3148، سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر الشفاعۃ رقم الحدیث 4308، مسند امام احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 2 رقم الحدیث 11000۔ اعتقاد اہل السنۃ جلد 4 صفحہ 788 رقم الحدیث 1455۔

الترغیب والترہیب للمندری جلد 4 صفحہ 238 رقم الحدیث (5509)۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا سید ولد آدم یوم القیمة واول من ینشق عنه القبر واول شافع واول مشفع

ترجمہ: ”میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور میں سب سے پہلا شخص

ہوں جس کی قبر شق ہوگی اور سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں

گا اور سب سے پہلا شخص بھی میں ہی ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“

(صحیح مسلم) کتاب الفضائل باب تفضیل مینا ﷺ علی جمیع الخلق رقم الحدیث 2278۔ سنن ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی التخییر بین الانبیاء علیہم السلام رقم الحدیث 4673۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 540 رقم الحدیث 10985۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 257 رقم الحدیث 35849۔ صحیح ابن حبان جلد 14 صفحہ 398 رقم الحدیث 6478۔ مسند ابویعلیٰ جلد 13 صفحہ 480 رقم الحدیث 7493۔ السنۃ لابن ابی عاصم جلد 2 صفحہ 369 رقم الحدیث 792۔ اعتقاد اہل السنۃ جلد 4 صفحہ 788 رقم الحدیث 1453۔ سنن کبریٰ کلمتہ صفحہ 9 جلد 4 شعب الایمان جلد 2 صفحہ 179 رقم الحدیث (1484)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا ایک خاص اعزاز ”شفاعت

کبریٰ“ اپنی محفل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان

کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”ایک دعوت میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ کی خدمت میں بکری کی دہی کا گوشت پیش کیا گیا۔ یہ آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ آپ ﷺ اس میں سے کاٹ کاٹ کر کھانے لگے اور فرمایا:

ترجمہ: ”میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں گا تم جانتے ہو

اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کیوں فرمائے گا۔“

تا کہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز (بیک وقت اور سب کو) سنا سکے اور سورج ان کے بالکل نزدیک آجائے گا۔ اس وقت بعض لوگ کہیں گے: ”کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو؟ کس مصیبت میں پھنس گئے ہو؟ ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے؟“

بعض لوگ کہیں گے: ”تم سب کے باپ تو آدم علیہ السلام ہیں۔“

پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: ”اے سیدنا آدم علیہ السلام! آپ ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا ہے اور آپ میں اپنی روح پھونگی ہے اور فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی، کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں؟“

وہ فرمائیں گے: ”میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا غضب پہلے فرمایا، نہ آئندہ فرمائے گا۔ مجھے اس نے ایک درخت (کامیو کھانے) سے منع فرمایا تھا تو مجھ سے اس کے حکم میں لغزش ہوئی لہذا مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔“

لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: ”اے نوح علیہ السلام! آپ اہل زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ”عبد الشکور“ (یعنی شکر گزار بندہ) رکھا ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟“

وہ فرمائیں گے: ”میرے رب نے آج غصے کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ پہلے ایسا

اظہار فرمایا تھا اور نہ آئندہ ایسا اظہار فرمائے گا۔ مجھے خود اپنی فکر ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔ (باقی حدیث مختصر کر کے فرمایا) سو تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔“

لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) فرمایا جائے گا: یا محمد! اپنا سراٹھا لیں اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا۔“

(صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ انا ارسلنا الی قومہ رموں الحدیث 3162۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اصل الجنۃ منزلة فیما رقم الحدیث 194۔ جامع ترمذی، صفة القیامة، باب ما جاء فی الشفاعۃ رقم الحدیث 9621۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 307، رقم الحدیث 31674۔ مسند ابی عوانہ، جلد 1، صفحہ 147، رقم الحدیث 437۔ السنۃ لابن ابی عاصم، جلد 2، صفحہ 379، رقم الحدیث 811۔ الترغیب والترہیب للمذہبی جلد 4، صفحہ 239، رقم الحدیث 551)۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں کو جمع کرے گا۔ پس وہ کہیں گے ”چلو ہم اپنے رب کی بارگاہ میں کوئی شفاعت کرنے والا ڈھونڈیں تا کہ وہ ہمیں اس حالت سے نجات عطا کرے۔“

چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے: ”اے آدم! کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس حال میں ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے، آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے ہیں لہذا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر دیجئے تا کہ وہ ہمیں ہماری اس حالت سے نجات عطا فرمائے۔“

آدم علیہ السلام فرمائیں گے: ”میں اس کے لائق نہیں“ پھر وہ اپنی لغزش کا ان کے سامنے ذکر کریں گے، ”البتہ تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر بھیجا تھا۔“

چنانچہ سب نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی فرمائیں گے: ”میں اس کا

اہل نہیں ہوں“ اور اپنی وہ لغزش یاد کریں گے جو ان سے ہوئی تھیں، حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے ”تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔“ سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے۔ ”میں اس کا اہل نہیں ہوں“ اور اپنی لغزشوں کا ذکر کریں گے ”البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں توریت دی تھی اور ان سے کلام کیا تھا۔“

سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: ”میں اس کا اہل نہیں ہوں“ اور ان کے سامنے اپنی لغزش کا ذکر کریں گے تو وہ فرمائیں گے ”البتہ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اس کے رسول اور اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔“

لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: ”میں اس کا اہل نہیں ہوں تم سب لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں کہ ان کے سبب سے ان کی امت کی اگلی اور پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی گئی ہیں۔“

چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں ان کے ساتھ چلوں گا اور اپنے رب کو دیکھتے ہی اس کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا اسی حالت میں مجھے رہنے دے گا“ پھر مجھ سے کہا جائے گا: ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اٹھو کہو تمہاری سنی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا“ شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔“

پس میں اپنے رب کی تعریف ان کلمات حمد کے ساتھ کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے حد مقرر کی جائے گی لہذا میں لوگوں کو جنت میں داخل کروں گا۔

پھر میں دوسری بار لوٹوں گا اور اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا،

اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رکھے گا۔ پھر کہا جائے گا: ”محمد! اٹھو کہو تمہاری سنی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا“ شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔“

پھر میں اپنے رب کی حمد ان کلمات حمد یہ سے کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی اور میں انہیں جنت میں داخل کروں گا۔

پھر تیسری بار لوٹوں گا تو اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اسی حالت پر مجھے برقرار رکھے گا“ پھر کہا جائے گا: ”اٹھو محمد! آپ کہیے آپ کی سنی جائے گی“ سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا“ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“

تو میں اپنے رب کی ان کلمات حمد یہ سے تعریف کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا“ پھر میں حد کے اندر رہتے ہوئے شفاعت کروں گا“ میں انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر لوٹ کر عرض کروں گا: ”اے رب! اب جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا سوائے ان کے جنہیں قرآن نے روک رکھا ہے اور انہیں ہمیشہ ہی وہاں رہنا ہے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی بھلائی ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں گہیوں کے برابر بھی بھلائی ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ بھی نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی ہوگی۔“

(صحیح بخاری، کتاب التوحید باب قول اللہ: لما خلقت بیدي رقم الحدیث 6975۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ادنیٰ اهل الجنة منزلة فیما رقم الحدیث 193۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 116 رقم الحدیث 12153)۔

کیا یہی ذوق افزاء ہے شفاعت تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

(حدائق بخشش)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

” (قیامت کے دن) تمام انبیاء کے لئے سونے کے منبر (لگے) ہوں گے وہ ان پر جلوہ افروز ہوں گے جب کے میرا منبر (خالی) رہے گا میں اس پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑا ہوں گا اس ڈر سے کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت بھیج دیا جائے اور میرے بعد میری امت (بے یار و مددگار) رہ جائے۔

چنانچہ میں بارگاہ خداوندی میں عرض کروں گا: ”میری امت! میری امت!“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”اے (پیارے) محمد! آپ کی مرضی کیا ہے؟ آپ کی امت کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟“

میں عرض کروں گا: میرے پروردگار! ان (میری امت) کا حساب جلد فرما دے۔“

پس انہیں بلایا جائے گا ان کا حساب ہوگا ان میں سے کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور کچھ میری شفاعت سے میں مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں اپنی امت کے ان افراد کی رہائی کا پروانہ بھی حاصل کر لوں گا جنہیں دوزخ میں بھیجنے کا فیصلہ ہو چکا ہوگا۔

جنہم کا دار و عدعہ عرض کرے گا: ”یا محمد ﷺ! آپ نے اپنی تمام امت کو جہنم کی آگ اور عذاب الہی سے بچا لیا ہے۔“

(مستدرک حاکم، جلد 1، صفحہ 135، رقم الحدیث 220۔ المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 3، صفحہ 200، رقم الحدیث 2937۔ المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 1، صفحہ 317، رقم الحدیث 10771۔ الترغیب والترہیب للمذہبی، جلد 4، صفحہ 241، رقم الحدیث 5515)۔

☆ آنحضرت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا:

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جاکیں گے
آپ روتے جاکیں گے ہم کو ہنساتے جاکیں گے
خاک ہو جاکیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائے گے

☆ نبی کریم ﷺ کو قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کی قبولیت کا یہ وسیع اختیار عطا کرنا آپ ﷺ کی رضا کیلئے ہوگا، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ⑤

ترجمہ: ”اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔“ (ترجمہ کنز الایمان، سورہ والضحیٰ، آیت 5)

گویا کہ قیامت کے دن بھی جو قانون لاگو ہوگا وہ عطاے خدا عز و جل مبنی بر رضائے مصطفیٰ ﷺ ہوگا۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد
ہم عہد باندھے ہیں وصل ابد کا
رضائے خدا اور رضائے محمد
عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر
خدائے محمد برائے محمد (ﷺ، ﷺ)

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ امْتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْع مِائَةِ أَلْفٍ شَكَ
فِي أَحَدِهَا مِائَتَا سَكِينٍ اخَذَ بَعْضُهُمْ بَعْضٌ حَتَّى يَدْخُلَ

اولہم و آخرہم الجنة و وجوہہم علی ضوء القمر لیلة البدو۔

ترجمہ: ”میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے (راوی کو دونوں میں سے ایک کا شک ہے) یہ ایک دوسرے کو تھامے ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ ان کا پہلا اور آخری شخص جنت میں داخل ہو جائے گا اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔“

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب یدخل الجنة سبعون الفا بغیر حساب، رقم الحدیث 6177، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفۃ الجنة و انھا مخلوقۃ، رقم الحدیث 3075، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنة و انھا راقم الحدیث 6187، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی دخول۔۔۔ الخ، رقم الحدیث 219، مسند امام احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 335، رقم الحدیث 22839)۔

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

وعدنی ربی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا و ثلاث حشیات من حشیاتہ۔

ترجمہ: ”میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار (70000) افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ان میں سے ہر ستر ہزار کے ساتھ ستر ہزار (70000) کو داخل کرے گا اور اللہ تعالیٰ (اپنے حسب حال) اپنے چلوؤں سے تین چلو (جسموں سے بھر کر) بھی جنت میں ڈالے گا۔“

(جامع ترمذی، ابواب صفۃ النبی و الرقاق و الودع، باب فی الشفاعۃ، رقم الحدیث 2437، سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب صفۃ محمد ﷺ، رقم الحدیث 4286، مسند امام احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 268، رقم الحدیث 22303، مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 315، رقم الحدیث 31714، السنۃ لابن ابی عاصم، جلد 1، صفحہ 261-260، رقم الحدیث 589-588)۔

حشر کے روز ہمائے گا خطاکاروں کو میرے غمخوار دل شب میں یہ رونا تیرا اے مدینے کی ہوا دل میرا افسردہ ہے سوکھی کلیوں کو کھلا جاتا ہے جھونکا تیرا

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اعطیت سبعین الفا یدخلون الجنة بغیر حساب و وجوہہم کا القمر لیلة البدو و قلوبہم علی قلب رجل واحد فاستزدت ربی عزوجل فزادنی مع کل واحد سبعین الفا۔

ترجمہ: ”مجھے ستر ہزار افراد ایسے عطا کیے گئے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان کے دل ایک شخص کے دل کے مطابق ہوں گے۔ پس میں نے اپنے رب ﷻ سے زیادہ چاہا تو اس نے ستر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار (70000) کا میرے لئے اضافہ فرمادیا۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 6، رقم الحدیث 22، مسند ابویعلیٰ موسلی، جلد 1، صفحہ 104، رقم الحدیث 112، تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، جلد 1، صفحہ 393)۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے ستر ہزار افراد میں سے ہر ایک فرد کے ساتھ ستر ہزار افراد بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

☆ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

دم حشر عاصی مزے لے رہے ہیں
شفاعت کسی کی حمایت کسی کی
ہمارا بھروسہ ہمارا سہارا
شفاعت کسی کی حمایت کسی کی

اوڑھ کر کالی کملی وہ آجائیں گے

سارے محشر کا نقشہ بدل جائے گا

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يُخْرِجُ قَوْمَ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ

ترجمہ: ”اہل ایمان میں سے ایک قوم کو حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کے

ذریعے دوزخ سے نکالا جائے گا“

(مسند امام ابی حنیفہ جلد 1، صفحہ 260۔ تفسیر ابن کثیر جلد 2، صفحہ 55۔ تفسیر روح المعانی جلد 6، صفحہ 131)

تذکرہ مقام محمود اور محفل میلاد:

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے خاص مقام ”مقام محمود“ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی

محفل میں تذکرہ کر کے اپنا میلاد منایا چنانچہ رحمت دو عالم نبی کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَدَّ اللَّهُ الْأَرْضَ مَدَّ الْأَدِيمِ حَتَّى لَا يَكُونَ

لِبَشَرٍ مِنَ النَّاسِ الْأَمُوضِعُ قَدَمِيهِ فَأَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يَدْعُو

وَجِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَاللَّهُ مَارَاهُ

قَبْلَهَا. فَأَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَنْ هَذَا أَخْبَرَنِي أَنَّكَ أَرْسَلْتَهُ إِلَيَّ

فَيَقُولُ اللَّهُ: صَدَقَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَنْ هَذَا أَخْبَرَنِي

أَنَّكَ أَرْسَلْتَهُ إِلَيَّ فَيَقُولُ اللَّهُ: صَدَقَ. ثُمَّ أَشْفَعُ فَأَقُولُ!

عِبَادَتِكَ عَبْدُكَ فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ.

ترجمہ: ”جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سطح زمین کو اتار کر دے گا کہ آدمی کے

لئے فقط اپنے پاؤں رکھنے کیلئے جگہ باقی بچے گی سو میں پہلا آدمی ہوں گا جس

کو بلایا جائے گا اور جبریل امین اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف ہوں گے۔ اللہ کی قسم

میں نے جبریل کو ایسی حالت میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ پس میں کہوں گا: ”اے

میرے رب! وہ ہے جس نے مجھے خبر دی کہ تو نے اس کو میری طرف بھیجا تھا۔“

پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”اس نے سچ کہا۔“

پھر میں شفاعت کروں گا اور عرض کروں گا: ”اے میرے رب! تیرے بندے

زمین میں ہر جگہ تیری عبادت کرتے تھے اور وہ مقام (جہاں کھڑا ہو کر میں شفاعت

کروں گا) وہ مقام محمود ہے۔“

(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال جلد 14، صفحہ 407، رقم الحدیث 39094)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت کے دن سورج لوگوں کے اس قدر قریب ہوگا کہ (اس کی پیش کی وجہ

سے) لوگوں کا پسینہ ان کے کانوں تک پہنچ چکا ہوگا۔ اس حال میں وہ حضرت

آدم علیہ السلام سے (اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کیلئے) مدد طلب کریں گے لیکن وہ

فرمائیں گے: ”آج میں اس کا مالک نہیں۔“

پھر وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، لیکن وہ بھی یہی جواب دیں

گے۔ پھر لوگ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو آپ

ﷺ ان کی شفاعت فرمائیں گے۔ پس لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے

گا۔ پھر حضور اکرم ﷺ چلیں گے اور بڑھ کر جنت کا دروازہ پکڑ لیں گے۔

اس روز اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔ اس روز تمام

اہل محشر آپ ﷺ کی تعریف کریں گے۔“

(المعجم الاوسط للطبرانی جلد 8، 311، رقم الحدیث 8725۔ مسند الفردوس جلد 2، صفحہ 377، رقم الحدیث 3677)

☆ حضرت ابو وائل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے

روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ اتخذنا ابراہیم خلیلاً وان صاحبکم خلیل اللہوا کرم الخلق علی ثم قرأ: عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً قال: یجلسہ علی العرش وعن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قال: یقعدہ علی الكرسی.

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنایا ہے جب کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست بھی ہیں اور تمام مخلوق سے افضل بھی ہیں پھر انہوں نے یہ تلاوت کی: ”یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا“ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا۔

☆ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

”اللہ رب العزت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرسی پر بٹھائے گا۔“

(معالم التنزیل جلد 3 صفحہ 132 - تفسیر مظہری جلد 5 صفحہ 317)

☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یبعث الناس یوم القیامة فاکون الانوامتی علی تل فیکسونی ربی حلۃ خضراء ثم یوخذن لی فاقول ماشاء اللہ ان اقول فذاک فذاک المقام المحمود.

ترجمہ: ”قیامت کے دن لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو اس وقت میں اور میرے امتی ایک نیلے پر جمع ہوں گے۔ پس میرا پروردگار مجھے سبز رنگ کا لباس فاخرہ پہنائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے اذن کلام دے گا اس مقام پر میں اللہ رب العزت کی منشاء کے مطابق حمد و ثناء کروں گا اور یہی مقام محمود ہے۔“

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 456 رقم الحدیث 15821 - صحیح ابن حبان جلد 3 صفحہ 456 رقم الحدیث 6479 - مستدرک حاکم جلد 2 صفحہ 395 رقم الحدیث 3384 - طبرانی اوسط جلد 8 صفحہ 336 رقم الحدیث 8797)۔

☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انی لا اقوم المقام المحمود یوم القیامة فقال الانصاری: وما ذاک المقام المحمود؟ قال: ذاک اذا جئی بکم عراة حفاة غرلاً فیکون اول من یکسی ابراہیم علیہ السلام یقول: اکسو اخلیلی فیوتی بریطتین بیضا وبن فلیلبسہما ثم یقعد فیستقبل العرش ثم اوتی بکوسوتی فالبسہا فاقوم عن یمینہ مقاماً لا یقومہ احد غیری یغبطنی بہ الاولون والآخرون.

ترجمہ: ”میں قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا۔“

ایک انصاری شخص نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مقام محمود سے کیا مراد ہے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس دن تمہیں ننگے اور غیر محتون اکٹھا کیا جائے گا اس دن سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”میرے خلیل کو لباس پہناؤ۔“

پس دوسفید مٹام کپڑوں کو لایا جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں پہنیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرش کی جانب رخ کر کے تشریف فرما ہوں گے۔ ان کے بعد مجھے لباس فاخرہ دیا جائے گا میں اسے پہنوں گا میں عرش کے دائیں جانب ایسے بلند مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا کوئی اور نہیں ہوگا۔ (میرے اس مقام کی وجہ سے) مجھ پر اولین و آخرین رشک کریں گے۔“

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 398 رقم الحدیث 3787 - مسند بزار جلد 4 صفحہ 340 رقم الحدیث 534 - المعجم الکبیر لطبرانی جلد 10 صفحہ 80 رقم الحدیث 10017 - حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء جلد 4 صفحہ 238)۔

مقام محمود کا معنی و مفہوم:

محمود ایک بلند مقام ہے جس پر ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فائز کیا جائے گا۔ بعض علماء امت نے اس سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ”قیام فرما ہونا“ مراد لیا ہے، مقام چونکہ ظرف

ہے اس لیے حضور ﷺ کو قیامت کے دن جس مقام پر کھڑا کیا جائے گا وہ مقام محمود ہے۔ بعض علماء نے مذکورہ معنی کے برعکس مقام محمود سے مراد وہ خاص مقام منصب درجہ مرتبہ اور منزلت لیا ہے جس پر نبی کریم ﷺ کو روز قیامت فائز کیا جائے گا۔ اس معنی میں زیادہ وسعت ہے زیادہ صحت اور زیادہ بلاغت ہے۔ نیز وہ تمام روایات اور احادیث جو مقام محمود کو بیان کرتی ہیں انہیں اگر جمع کیا جائے تو یہی معنی مراد کو پہنچتا ہے۔

اس مقام کو مقام محمود کیوں کہا گیا؟ اس کی تفصیل و تعبیر کتب حدیث میں بھی آئی ہے اور تمام تفاسیر میں بھی موجود ہے۔ لیکن سب سے نفیس اور اعلیٰ بات حافظ ابن کثیر دمشقی نے مقام محمود کا بیان کرتے ہوئے فرمائی ہے، چنانچہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ:

افعل هذا الذي امرتك به لنقيمتك يوم القيامة مقام

بمحدثك فيه الخلاق كلمه وخالفهم تبارك وتعالى

”اے محبوب! (ﷺ) آپ یہ عمل (یعنی نماز تہجد) ادا کیجئے جس کا آپ کو حکم

دیا گیا ہے تاکہ روز قیامت آپ کو اس مقام پر فائز کیا جائے جس پر تمام

خلوقات اور خود خالق کائنات بھی آپ کی حمد و ثناء بیان فرمائے گا۔“

محمود کا لغوی معنی:

محمود ”حمد“ سے ہے اور اس کا معنی ہے ”جس کی تعریف کی جائے“ جس کے ذاتی کمالات، خصائص، فضائل اور عظمت و کمال کی حمد کی جائے اسے ”محمود“ کہتے ہیں۔

قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ کے نزدیک ”مقام محمود“

کے معانی:

حضرت ابو الفضل قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمہ اللہ چھٹی صدی ہجری کے ایک بلند پایہ محقق اور عظیم محدث تھے آپ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ”الشفاء جعریف حقوق المصطفى ﷺ“ میں مقام محمود کے دس معانی اور اطلاقات بیان کیے ہیں۔ قدرے

اختصار کے ساتھ ان کو احاطہ تحریر میں لایا جاتا ہے۔

1: شفاعت کبریٰ کا عطا کیا جانا:

نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ اور مفسرین کرام تصریحات اس حقیقت پر شاہد عادل ہیں کہ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کا شفاعت فرمانا ہی مقام محمود ہے۔

آدم بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا:

ان الناس يصيرون يوم القيامة جثا كل امة تتبع بينها

يقولون: يا فلان اشفع يا فلان اشفع حتى تنتهي الشفاعة الى

النبي ﷺ فذلك يوم يبعثه الله بالمقام المحمود.

ترجمہ: ”قیامت کے دن لوگ گروہ درگروہ اپنے اپنے نبی کے پیچھے پیچھے چلیں

گے اور عرض کریں گے: ”اے نبی! ہماری شفاعت فرمائیے۔ اے نبی! ہماری

شفاعت فرمائیے۔“ حتیٰ کہ طلب شفاعت کا سلسلہ نبی کریم ﷺ پر آ کر ختم

ہو جائے گا۔“ (سنن کبریٰ بیہقی جلد 4، صفحہ 381)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے اللہ رب العزت

کے اس فرمان: ”یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا“ کے متعلق

پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہی الشفاعۃ“ اس سے مراد شفاعت ہے۔“

(جامع ترمذی، کتاب تفسیر القرآن رسول اللہ ﷺ، باب ومن سورہ بنی اسرائیل رقم الحدیث 3137۔

تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، جلد 3، صفحہ 59۔ درمنثور جلد 8، صفحہ 543)

☆ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ان يقيمك ربك مقاما محمودا مقام الشفاعۃ محمود

الحمدك الاولون والآخرون.

ترجمہ: ”آپ ﷺ کے رب کا آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرنا مقام شفاعت

ہے جس جگہ اولین و آخرین آپ ﷺ کے لئے خوشنشاء ہوں گے“

(تہذیب المقاس، من تفسیر ابن عباس، صفحہ 340)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

يُحْمَدُ فِيهِ الْاَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ وَهُوَ مَقَامُ الشَّفَاعَةِ
”جس جگہ اولین و آخرین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کریں گے وہ مقام شفاعت ہوگا۔“
(تفسیر جلالین، صفحہ 290)

2: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت عطا کرنے سے پہلے

پوشاک پہنایا جانا:

☆ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ ”مقام محمود“ کا دوسرا معنی بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

”شفاعت سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز پوشاک کا پہنایا جانا مقام محمود ہے۔“
دلیل کے طور پر حدیث مبارکہ بیان فرماتے ہیں کہ:

☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُونُ اَنْلَاوَمَتِي عَلَى قُلْ
فِيكَسُونِي رَبِّي حِلَّةَ خَضْرَاءَ ثُمَّ يُوْذَنُ لِي فَاَقُولُ مَا شَاءَ اَللهُ اَنْ
اَقُولُ فَاَدَاكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ.

ترجمہ: ”روز قیامت لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو اس وقت میں اور میرے امتی ایک ٹیلے پر جمع ہوں گے۔ پس میرا پروردگار مجھے سبز رنگ کا فاخرہ لباس پہنائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے کلام کرنے کی اجازت دے گا اس مقام پر میں اللہ رب العزت کی منشاء کے مطابق حمد و ثناء کروں گا اور یہی مقام محمود ہے۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 456، رقم الحدیث 15821۔ صحیح ابن حبان، جلد 14، صفحہ 399، رقم الحدیث 6479۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 395، رقم الحدیث 3383۔ المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 8، صفحہ 336، رقم الحدیث 8797)۔

3: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عرش کے دائیں طرف قیام فرمانا:

قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرش کے دائیں جانب قیام فرما ہوں گے یہ مقام صرف آپ کو ہی عطا فرمایا جائے گا اسی مقام کا نام مقام محمود ہوگا۔ اس بات کی صراحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے:

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میں قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا۔“

ایک انصاری شخص نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مقام محمود سے کیا مراد ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس دن تمہیں ننگے اور غیر مختون اکٹھا کیا جائے گا اس دن سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”میرے خلیل کو لباس پہناؤ۔“

پس دوسفید ملائم کپڑوں کو لایا جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں پہنیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام عرش کی جانب رخ کر کے تشریف فرما ہوں گے۔ ان کے بعد مجھے لباس فاخرہ دیا جائے گا میں اس کو پہنوں گا۔ میں عرش کے دائیں جانب ایسے مقام رفیع پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا کوئی اور نہیں ہوگا (میرے اس مقام کی وجہ سے) مجھ پر اولین و آخرین رشک کریں گے۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 398، رقم الحدیث 3787۔ مسند بزار، جلد 4، صفحہ 340، رقم الحدیث 1534۔ المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 10، صفحہ 80، رقم الحدیث 10017۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 4، صفحہ 238)۔

4: اللہ تعالیٰ کا اپنی کرسی پر نزول اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کا خصوصی قیام:

حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے ”مقام محمود“ کو چوتھا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ

”اللہ رب العزت اپنی شان کے لائق اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا اور نبی کریم ﷺ عرش کے دائیں جانب قیام فرما ہوں گے یہی مقام محمود ہے۔“

5: خصوصی نداء اور کلمات حمدیہ کا عطا کیا جانا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کو آواز دے گا یوں قیامت کے دن کاروائی کا آغاز ندائے ”یا محمد“ سے ہوگا جس طرح ہم جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کرتے ہیں قیامت کے دن کاروائی کا آغاز نبی کریم ﷺ کے اسم پاک سے ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم ﷺ کو خصوصی کلمات حمدیہ عطا فرمائے گا جو اس سے پہلے کسی اور نبی کو عطا نہیں کیے گئے ہوں گے اس مقام و مرتبہ کا نام مقام محمود ہے جو نبی کریم ﷺ کو عطا کیا جائے گا۔

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جمع الله الناس في صعيد واحد حيث يسبعهم الداعي وينفذهم البصر حفاة كما خلقوا لا تكلم نفس الا باذنه فينادي محمد فيقول: لبيك وسعديك والخير في يدك واليك لاملجأ ولا منجى منك الا اليك تباركت وتعاليت سبحان رب قال: فذلك المقام المحمود الذي ذكر الله.

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو ایک ہموار میدان میں اکٹھا فرمائے گا۔ جہاں پکارنے والے کی آواز کو سب سن سکیں گے اور سب نظر آتے ہوں گے، لوگ اسی طرح ننگے ہوں گے جس طرح پیدا ہوئے تھے اور سب خاموش ہوں گے اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی کو بولنے کی جرات نہیں ہوگی۔ (اللہ تعالیٰ) آواز دے گا: ”محمد“۔

حضور نبی اکرم ﷺ عرض کریں گے: ”اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرے لیے اور تیری طرف ہے۔

تیرا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے، میں تیرے ہی لیے ہوں اور میری دوڑ تیری ہی جانب ہے۔ تیری بارگاہ کے سوا کوئی پناہ گاہ اور جائے نجات نہیں۔ تیری ذات بابرکات بلند اور پاک ہے اے بیت اللہ کے رب!“

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (جس جگہ کھڑے ہو کر یہ حمد بیان کریں گے) وہی مقام محمود ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر آیا ہے۔“

6: اے اہل ایمان کے آخری گروہ کی دوزخ سے نجات:

حضور نبی رحمت شافع محشر رضی اللہ عنہ قیامت کے دن اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے جب تک دوزخ سے اہل ایمان کے آخری گروہ کو بھی نہ نکال لیں۔ آپ ﷺ کے اس منصب شفاعت کو مقام محمود قرار دیا گیا ہے۔

7: تمام امتوں کے لیے نبی کریم ﷺ کو شفاعت

عظمیٰ کا اختیار دیا جانا:

قیامت کے دن تمام انبیاء کرام رضی اللہ عنہم اپنی امتوں سمیت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: ”آپ ﷺ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں گے تاکہ حساب جلد شروع ہو اور ہمیں حشر کی سختیوں سے نجات مل سکے۔“

اس پر حضور ﷺ بارگاہ الہی میں حاضر ہو کر حساب جلد شروع کرنے کی درخواست کریں گے جس کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشے گا اور حساب و کتاب کا مرحلہ شروع ہوگا۔ نبی کریم ﷺ کا یہ اختیار شفاعت مقام محمود ہوگا۔

اس کی تائید نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے ہوتی ہے:

”قیامت کے روز لوگ دریا کی موجوں کی طرح بے قرار ہوں گے تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: ”آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔“

وہ فرمائیں گے: ”یہ میرا مقام نہیں“ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ“
کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔

پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے جس پر وہ فرمائیں گے ”یہ میرا منصب نہیں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔“

پس وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جائیں گے تو وہ فرمائیں گے ”یہ میرا منصب نہیں۔ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔“

پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے ”یہ میرا مقام نہیں“ تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔“

پس لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: ”ہاں آج شفاعت کرنا تو میرا ہی منصب ہے۔“

(صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب۔۔۔ الخ، رقم الحدیث 7072۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ادنیٰ اصل الجنۃ منہا، رقم الحدیث 193۔ سنن کبریٰ للشیخ ابی حنیفہ جلد 6، صفحہ 330، رقم الحدیث 11131۔ مسند ابی یعلیٰ، جلد 7، صفحہ 311، رقم الحدیث 4350۔ الایمان لابن منذر، جلد 2، صفحہ 841، رقم الحدیث 873)۔

8: اللہ تعالیٰ کا حضور ﷺ سے سوال:

قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سونے کا منبر بچھا یا جائے گا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی خاطر اس پر تشریف فرما نہیں ہوں گے بلکہ اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے گا:

ما ترید ان اصنع بامتک

ترجمہ: ”اے محبوب! آپ کیا چاہتے ہیں کہ آپ کی امت سے کیا سلوک کیا جائے“

(مستدرک حاکم علی الصحیحین، جلد 1، صفحہ 135، رقم الحدیث 220۔ المعجم الاوسط، جلد 3، صفحہ 258، رقم الحدیث 2937۔ المعجم الکبیر، جلد 10، صفحہ 317، رقم الحدیث 1077۔ الترغیب والترہیب،

جلد 4، صفحہ 241، رقم الحدیث 5515)۔
اللہ تعالیٰ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پیار بھرا سوال فرمانا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی امت کے بارے میں مکمل اختیار عطا فرمادینا مقام محمود ہوگا۔

9: اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ کا استقبال:

قیامت کے دن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے چلیں گے تو اللہ تعالیٰ خود بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال فرمائے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شان سے نوازا جانا مقام محمود ہے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أقرع باب الجنة فيفتح باب من ذهب وحلقة من فضة فيستقبلني النور الاكبر فاخر ساجد فالقي من السماء على الله مالم يلقى احد قبلي فيقال لي: ارفع رأسك سل تعطه وقل يسبح واسفح تشفع (الحديث)

ترجمہ: ”میں جنت کے دروازے پر دستک دوں گا۔ جنت کا دروازہ کھولا جائے گا جو کہ سونے کا ہوگا اور اس کی زنجیر چاندی کی ہوگی۔ پس نور اکبر (اللہ رب العزت) بڑھ کر میرا استقبال فرمائے گا“ میں فوراً سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے وہ کلمات ادا کروں گا جو اس سے پہلے کسی نے ادا نہیں کیے ہوں گے۔ مجھ سے کہا جائے گا: ”اے حبیب! اپنا سر اٹھائیے مانگیے عطا کیا جائے گا“ کیسے سنا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“

(مسند ابی یعلیٰ، جلد 7، صفحہ 158، رقم الحدیث 413)

اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال فرمانا یہ لطف و کرم محبت اور فضل و احسان کے اظہار کے لیے اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سجدے میں گر جانا شان عہدیت کے اظہار کے لیے ہوگا۔

10: اللہ تعالیٰ کا حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ

خصوصی نشست پر بٹھانا:

حضرت قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ نے مقام محمود کا آخری معنی یہ بیان کیا ہے کہ ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو عرش پر اپنے ساتھ خصوصی نشست پر بٹھائے گا اور حضور نبی کریم ﷺ قیامت کے دن مہمان خصوصی ہوں گے۔ آپ ﷺ کا یہ مقام و مرتبہ مقام محمود ہوگا۔“

اس کی تائید ان تین روایتوں سے ہوتی ہے:

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس فرمان عسی ان یبعث ربک مقام محمود کے بارے میں فرماتے ہیں:

یجلسہ بینہ و بین جبریل علیہ السلام ویشفع لامنتہ فذلک المقام المحمود۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اور حضرت جبریل علیہ السلام کے درمیان بٹھائے گا اور آپ ﷺ اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے۔ یہی حضور نبی اکرم ﷺ کا مقام محمود ہے۔“

(الحکم الکبیر للطبرانی جلد 12، صفحہ 61، رقم الحدیث 12474۔ درمنثور جلد 5، صفحہ 287)

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

قال رسول اللہ ﷺ: ”عسی ان یبعث ربک مقاما محمودا“

قال: یجلسنی بہ علی السریر۔“

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ مجھے اپنے ساتھ پنگ (خصوصی نشست) پر بٹھائے گا۔“

(درمنثور جلد 5، صفحہ 287۔ مسند الفردوس جلد 3، صفحہ 58، رقم الحدیث 4159)

☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان عسی ان یبعث ربک مقام محمود کے متعلق فرماتے ہیں:

یجلسہ معہ علی عرشہ

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے ساتھ (اپنی شان کے مطابق) عرش پر بٹھائے گا۔“

جامع البیان فی تفسیر القرآن جلد 10، صفحہ 98۔ درمنثور للسیوطی جلد 5، صفحہ 287۔ الشفاء بعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، صفحہ 669-677)

نبی کریم ﷺ نے اپنا ”خاتم النبیین“ ہونے کا اعلان

فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان مثل ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاحسنہ واجملہ الاموضع لبنۃ من زاویہ فجعل یطوفون بہ ویتعجبون بہ یتعجبون لہ ویقولون ہلا وضعت ہذا اللبنة قال فانا اللبنة وانا خاتم النبیین۔

ترجمہ: ”میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک بہت زیادہ حسین و جمیل گھر بنایا، مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس مکان کے ارد گرد گھومتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں کہ ”یہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔“

(صحیح بخاری جلد 1، صفحہ 501، صحیح مسلم جلد 2، صفحہ 248۔ سنن کبریٰ للنسائی جلد 6، صفحہ 436۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 2، صفحہ 398۔ صحیح ابن حبان جلد 14، صفحہ 315۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 511)۔

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ کیا خوب فرمایا:

کوئی اور پھول کہاں کھلے نہ جگہ ہے جو شش حسن سے

نہ بہار آور یہ رخ کرے کہ جھپک پلک کی تو خار ہے

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مثلی ومثل الانبياء كمثل رجل بنى دار فآتمها واكملها الا موضع لبنة فجعل الناس يدخلونها ويتعجبون منها يقولون: لولا موضع اللبنة! قال رسول الله ﷺ فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبياء.

ترجمہ: ”مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہو کر اسے دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورت تعمیر سے خوش ہونے لگے سوائے اس اینٹ کی جگہ کے کہ وہ اس کے علاوہ اس محل میں کوئی بھی کمی نہ دیکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ ہوں میں نے آ کر انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا۔“

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین ﷺ، رقم الحدیث 341، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب ذکر کوثر ﷺ، خاتم النبیین، رقم الحدیث 2287۔ جامع ترمذی، کتاب الاشارة، باب فی مثل انبی و الانبیاء قبلہ، رقم الحدیث 2862۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 324، رقم الحدیث 31770۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 361، رقم الحدیث 14931۔ سنن کبریٰ بیہقی، جلد 9، صفحہ 5۔ مسند طحاوی، جلد 1، صفحہ 247، رقم الحدیث 1785)۔

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مثل ومثل النبیین من قبلی كمثل رجل بنى دار فآتمها الا لبنة واحدة فجئت أنا فآتممت تلك اللبنة.

ترجمہ: ”میری اور مجھ سے پہلے انبیاء ﷺ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گھر بنایا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی میں نے اپنی بعثت کے ساتھ اس اینٹ کو مکمل کر دیا۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 9، رقم الحدیث 11082۔ صحیح مسلم، الفضائل، رقم باب ذکر

کوثر ﷺ، خاتم النبیین، جلد 4، صفحہ 179، رقم الحدیث 2286۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 323، رقم الحدیث 31769)۔

وجوہات افضلیت مصطفیٰ ﷺ اور محفل میلاد:

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے تمام انبیاء ﷺ پر اپنی افضلیت کی چھ وجوہات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔ چنانچہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فضلت علی الانبیاء بست: اعطيت جوامع الكلم، ونصرت بالرعب، وجلت لی الغنائم وجعلت لی الارض طهورا ومسجدا وارسلت الی الخلق كافة وختمت بی النبیین

ترجمہ: ”مجھے دوسرے انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے، میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے اور میرے لئے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔“

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، رقم الحدیث 523۔ جامع ترمذی، کتاب السیر، باب ما جاء فی الغیبة، رقم الحدیث 1553۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 411، رقم الحدیث 9326۔ مسند ابو یعلیٰ، جلد 11، صفحہ 377۔ صحیح ابن حبان، جلد 6، صفحہ 87، رقم الحدیث 2313۔ مسند ابوعوانہ، جلد 1، صفحہ 330، رقم الحدیث 2313۔ التدریج فی اخبار قزوین، جلد 1، صفحہ 178۔ مسند الفردوس، جلد 3، صفحہ 123، رقم الحدیث 4334)۔

جوامع الکلم کی وضاحت:

جوامع الکلم کا مطلب یہ ہے کہ دین کی حکمتیں اور احکام ہدایت کی باتیں اور مذہبی و دنیاوی امور کے متعلق گفتگو کرنے کا ایسا مخصوص اسلوب آپ ﷺ کو عطا فرمایا گیا ہے جو آپ ﷺ سے پہلے کسی بھی نبی کو عطا نہیں ہوا تھا اور نہ ہی آج تک دنیا کے کسی فصیح و بلیغ

شخص کو نصیب ہوا۔

آپ ﷺ کے اس اسلوب کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ ﷺ کے تھوڑے سے الفاظ کے ایک جملے میں معانی و مفہوم کا ایک گنجینہ پنہاں ہوتا ہے۔ پڑھیے اور لکھیے تو ہوسکتا ہے کہ چھوٹی سی سطر بھی پوری نہ ہو لیکن جب اس کا مفہوم بیان کرنے لگیں تو بڑی بڑی کتابیں تیار ہو جائیں۔

آپ ﷺ کے اقوال و ارشادات میں اس طرح کے کلمات کی ایک بڑی تعداد ہے جن کو ”جوامع الکلم“ کہا جاتا ہے حصول برکت کیلئے ان میں سے گیارہ (11) کلمات کو نقل کیا جاتا ہے۔

گیارہ جوامع الکلم

1. انما الاعمال بالنیات

ترجمہ: ”اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔“
(صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 2)

2. الدین النصیحة

ترجمہ: ”دین خیر خواہی کا نام ہے“
(صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 54)

3. العدة دین

ترجمہ: ”وعدہ قرض کی طرح ہے“
(مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 169)

4. المستشار موقن

ترجمہ: ”جس سے مشورہ کیا جائے وہ امانت دار ہے“
(جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 60 مشکوٰۃ شریف صفحہ 230)

5. ان خیر دینکم أو یسرہ

ترجمہ: ”تمہارا بہترین دین وہ ہے جو آسان ہو۔“
(مسند امام احمد جلد 5 صفحہ 289 ابن عساکر جلد 7 صفحہ 388)

6. ان الله يحب الرفق فی الامر کله

ترجمہ: ”اللہ ہر کام میں نرمی پسند کرتا ہے۔“
(مسند امام احمد جلد 6 صفحہ 36 جامع ترمذی رقم الحدیث 2771)

7. انما الامانة فی الصوم

ترجمہ: ”روزے میں امانت ہے“
(کنوز الحقائق رقم الحدیث 1498 مطبوعہ ملتان)

8. باب الرزق مفتوح الی باب العرش

ترجمہ: ”رزق کا دروازہ عرش تک کھلا ہوا ہے“
(کنز العمال رقم الحدیث 16128)

9. بر الوالدین یجزئی من الجهاد

ترجمہ: ”والدین کی خدمت کرنا جہاد کے قائم مقام ہے“
(کنوز الحقائق رقم الحدیث 1986 مطبوعہ ملتان)

10. الحیاء شعبۃ من الایمان

ترجمہ: ”حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے“ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 414)

11. من جعل قاضیا فقد ذبح بغیر سکیں

ترجمہ: جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا“
(مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 230 جامع ترمذی رقم الحدیث 1325 سنن ابن ماجہ رقم الحدیث 2308)۔

تذکرہ فصاحت زبان مصطفیٰ ﷺ اور محفل میلاد:

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی فصیح زبان کی تعریف کر کے اپنا میلاد منایا چنانچہ:
حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا عربکم عربیۃ انا قریشی واسترضعت فی بنی سعد.

ترجمہ: ”میری عربی (زبان) تم سب سے بہتر ہے میں قریشی ہوں اور پھر میں

نے بنو سعد میں پرورش پائی ہے۔“

(انسان العیون فی سیرۃ النبی المأمون جلد 1 صفحہ 89)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بڑے واضح الفاظ میں اس حقیقت کا اعتراف کیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ما رایت افصح منك یا رسول اللہ ﷺ

ترجمہ: ”یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ سے زیادہ فصیح و بلیغ کوئی نہیں دیکھا“

(سیرت حلبیہ جلد 1 صفحہ 89)

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا اعرب العرب ولدت فی قریش ونشأت فی بنی سعد فانی یأتینی اللحن۔

ترجمہ: ”میں تمام عربوں سے زیادہ کھول کر بات کرنے والا ہوں میں قریش میں پیدا ہوا میری پرورش بنو سعد میں ہوئی تو اب میرے کلام میں لحن (یعنی غلطی) کہاں سے آئے۔“

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک سب سے اہم خصوصیت ”آدم علیہ السلام کو تخلیق سے بھی پہلے مقام نبوت پر فائز ہونا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟“

تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وآدم بین الروح والجسد

ترجمہ: ”(میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کی درمیانی مرحلے میں تھی۔“ (یعنی ابھی روح اور جسم کا باہمی تعلق بھی قائم نہ ہوا تھا)“

(جامع ترمذی کتاب المناقب رقم الحدیث 3609 جلد 2 صفحہ 202۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 66 جلد 5 صفحہ 59۔ مستدرک حاکم جلد 2 صفحہ 666-665 رقم الحدیث 4210-4209۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 369 رقم الحدیث 36553۔ المعجم الاوسط لطبرانی جلد 4 صفحہ 4175 رقم الحدیث 4175۔ المعجم الکبیر لطبرانی جلد 12 صفحہ 92 صفحہ 119 رقم الحدیث 12646-12571 جلد 20 صفحہ 353 رقم الحدیث 833 حلیۃ الاولیاء جلد 7 صفحہ 122 جلد 9 صفحہ 53۔ دلائل النبوة جلد 1 صفحہ 17۔ التاریخ الکبیر للبخاری جلد 7 صفحہ 374 رقم الحدیث 1606۔ السنۃ للخلال جلد 1 صفحہ 188 رقم الحدیث 200۔ السنۃ لابن عاصم جلد 1 صفحہ 179 رقم الحدیث 411۔ الآحاد والثنائ للشیبانی جلد 5 صفحہ 347 رقم الحدیث 2918۔ طبقات ابن سعد جلد 1 صفحہ 148۔ الثقات لابن حبان جلد 1 صفحہ 47۔ معجم الصحابہ جلد 2 صفحہ 127 رقم الحدیث 591۔ الطبقات لابن خیاط جلد 1 صفحہ 59 رقم الحدیث 125۔ الاحادیث المختارۃ جلد 9 صفحہ 142 رقم الحدیث 1231۔ معتمر المغفرۃ جلد 1 صفحہ 10۔ مسند الفردوس جلد 3 صفحہ 284 رقم الحدیث 4845۔ تاریخ دمشق الکبیر جلد 26 صفحہ 382 جلد 45 صفحہ 489-488۔ اعتقاد اہل السنۃ جلد 4 صفحہ 753 رقم الحدیث 2472 جلد 10 صفحہ 146 رقم الحدیث 5292۔ اخبار القزوين جلد 2 صفحہ 244۔ تہذیب التہذیب جلد 5 صفحہ 147 رقم الحدیث 290۔ اصحاب فی معرفۃ الصحابہ جلد 6 صفحہ 239۔ تجلید المنفعة جلد 1 صفحہ 1488 رقم الحدیث 2582۔ سیر اعلام النبلاء للذہبی جلد 7 صفحہ 384 جلد 11 صفحہ 110۔ الخصائص الکبریٰ جلد 1 صفحہ 7-8۔ الحاوی للفتاویٰ جلد 2 صفحہ 100۔ الہدایہ والنہایہ جلد 2 صفحہ 307۔ تاریخ جرجان جلد 1 صفحہ 392 رقم الحدیث 653۔ المواعظ اللدنیہ جلد 1 صفحہ 60۔ مجمع الزوائد جلد 8 رقم الحدیث 653۔ المواعظ اللدنیہ جلد 1 صفحہ 60۔ مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 223۔ سلسلہ احادیث صحیحہ جلد 4 صفحہ 471 رقم الحدیث 1856۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 513)۔

روایت مذکورہ کی محدثانہ اسنادی تحقیق:

☆ امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:

”هذا حدیث حسن صحیح“

قام فینا رسول اللہ ﷺ مقاما ماترک شیئا یكون فی مقامه
ذالك الی قیام الساعة الاحدث به حفظه من حفظه ونسبه
من نسبه۔

ترجمہ: ”نبی کریم ﷺ نے ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہو کر
خطاب فرمایا: آپ ﷺ نے اپنے اس دن کھڑے ہونے سے لے کر
قیامت تک کوئی چیز نہ چھوڑی جس کو آپ ﷺ نے بیان نہ فرمادیا ہو۔ جس
نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔“

(صحیح بخاری کتاب القدر باب وكان امر الله قدر المقدور رقم الحدیث 6291۔ صحیح مسلم کتاب الفتن
باب اخبار النبی ﷺ۔۔ الخ رقم الحدیث 2891۔ جامع ترمذی عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ
کتاب الفتن باب ما جاء اخبار النبی ﷺ الخ رقم الحدیث 2191۔ سنن ابوداؤد کتاب الفتن والملاحم
باب ذکر الفتن ودرالعلما رقم الحدیث 4240۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 5 رقم الحدیث 2332۔ مسند
بزار جلد 7 صفحہ 231 رقم الحدیث 8499 وقال هذا حدیث صحیح۔ مسند الشامیین الطبرانی عن ابی سعید
خدری رضی اللہ عنہ جلد 2 صفحہ 247 رقم الحدیث 1287۔ مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث 5379)۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”بے شک نبی کریم ﷺ نے
ظہر کی نماز ادا فرمائی اور منبر پر جلوہ افروز ہو گئے پس آپ ﷺ نے قیامت کا
ذکر شروع کیا اور فرمایا: ”جو شخص کچھ پوچھنا چاہتا ہو پوچھ لے میں یہاں کھڑے
کھڑے اس کو بتا دوں گا۔“

لوگوں نے کثرت سے گریہ زاری شروع کر دی۔ اور آپ ﷺ نے بار بار
یہی فرمایا: ”مجھ سے پوچھو۔“

عبداللہ بن حرافہ بھی کھڑے ہوئے اور عرض کی: ”میرا باپ کون ہے؟“
فرمایا: ”حذافہ۔“

آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ”پوچھو۔“

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوزانوں ہو کر بیٹھے اور عرض کی: ”ہم اللہ کے رب اسلام
کے دین اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہو گئے۔“

ترجمہ: ”یہ حدیث حسن صحیح ہے۔“ (جامع ترمذی کتاب المناقب رقم 3609)
☆ حافظ دمشقی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ:

”وراء احمد والطبرانی ورجالہ رجال الصحیح“

ترجمہ: ”اس روایت کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال
صحیح حدیث کے رجال ہیں“ (مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 223)

☆ امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد حاکم نے کہا:

هذا حدیث صحیح الاسناد

ترجمہ: ”یہ حدیث صحیح الاسناد ہے“

☆ امام ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا:

هذا حدیث صالح السند

ترجمہ: ”یہ حدیث صالح السند ہے“ (سیر اعلام النبلاء جلد 7 صفحہ 384)

☆ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا:

رجالہ رجال الصحیح

ترجمہ: ”اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں“

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 66)
مخالفین میلاد کے ماضی قریب کے محدث ”شیخ ناصر الدین البانی“ نے ”سلسلہ
احادیث الصحیحہ“ جلد 4 صفحہ 471 رقم 1856 پر اس حدیث کو نقل کر کے اس کی بھر
پور تائید کی ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے وسیع علم کے ذریعے

اپنی محفل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے قیامت تک

کی خبریں دے کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ:

اس وقت آپ ﷺ خاموش ہو گئے، اس کے بعد فرمایا: ”جنت اور دوزخ میرے سامنے ابھی دیوار کے گوشے میں لائی گئیں ایسی عمدہ اور مکروہ چیز میں نے کبھی نہیں دیکھی“

(صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 77، کتاب مواقیب الاصلۃ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان) یہ دونوں احادیث مبارکہ نبی کریم ﷺ کے ”علم غیب شریف“ پر پختہ دلیل ہیں۔

☆ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

سر عرش پر ہے تیری گرز دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

☆ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

لوح بھی تو، قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

☆ حضرت سواد بن قارب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

فأشهدان الله لا رب غيره
وانك مأمون على كل غائب

ترجمہ: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی رب نہیں ہے اور آپ ﷺ کو ہر قسم کے غیبوں کا امین بنایا گیا ہے۔“

نبی کریم ﷺ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر سب سے پہلے قیامت کا ذکر فرمایا: معلوم ہوا کہ آپ ﷺ قیامت کے متعلق سب کچھ جانتے ہیں۔ تب ہی تو آپ ﷺ نے ”چیلنج“ فرمایا کہ میں اسی وقت بتاؤں گا۔

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ جبرائیل امین کے بھی محتاج نہیں کہ وہ وحی لے کر آئیں گے تو پھر بتاؤں گا۔ بلکہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے مستفیض ہیں۔ گویا کہ میرے آقا کے سامنے مشرق و مغرب شمال و جنوب، تحت و فوق کے تمام حجابات اٹھالیے

گئے ہیں تمام فاصلے سمٹ کر رہ گئے ہیں۔

☆ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا ہے:

سر عرش پر ہے تیری گرز دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

اور

یہی وہ علم ہے علم لدنی جس کو کہتے ہیں
یہی وہ غیب ہے ”علم غیب“ سنی جس کو کہتے ہیں

اور

اور کوئی غیب کیا تم سے نہیں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم یہ کرداروں درود

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی یہ نیاز مندانہ گزارش ثابت کرتی ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہو گئے، اس لحاظ سے کہ اس نے اپنے محبوب ﷺ کو بے پناہ کمالات اور علوم و معارف سے سر بلند فرمایا، اسلام مذہب حق ہونے پر راضی ہو گئے اس لیے کہ یہ نبوت و رسالت کی تعظیم کرنے اور اس کے تمام تر شوکتوں اور عظمتوں کو دل سے تسلیم کرنے کا نام ہے۔

مغفر قرآن روح ایمان جان دین

ہسب جب رحمۃ اللعالمین ﷺ

حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اس لئے راضی ہو گئے کہ آپ شان الہی کے مرکز ہیں اور تمام علوم غیبیہ، معارف دینیہ کے عالم ہیں۔

ان پہ کتاب اتری تبتیان لکل شیء

تفصیل جس میں ماعبر ماعبر کی ہے

اور

عرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھر یرا تیرا

**حضور نبی کریم ﷺ نے کائنات کی ابتداء سے لے کر
کائنات کی انتہا تک کی خبریں دے کر اپنا میلاد منایا:**

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صلی بنا رسول اللہ ﷺ الفجر. وصعد المنبر فخطبنا حتى
حضرت الظهر فنزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى
حضرت العصر ثم نزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى
غربت الشمس فاخبرنا بما كان وبما هو كائن قال: فاعلمنا
أحفظنا.

ترجمہ: ”نبی کریم ﷺ نے نماز فجر میں ہماری امامت فرمائی اور منبر پر جلوہ
افروز ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا۔ یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا پھر
آپ ﷺ نیچے تشریف لے آئے، نماز پڑھائی اس کے بعد پھر منبر پر تشریف
لائے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج ڈوب
گیا۔ پس آپ ﷺ نے ہمیں ہر اس بات کی خبر دے دی جو آج تک
وقوع پذیر ہو چکی تھی اور قیامت تک ہونے والی تھی۔“ حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”ہم میں زیادہ جاننے والا وہی ہے جو سب سے زیادہ

حافظ والا تھا۔“

(صحیح مسلم کتاب الفتن وشرائط المساء: باب: اخبار النبی ﷺ فیما یكون الی قیام المساء رقم الحدیث
2892۔ جامع ترمذی کتاب الفتن عن رسول اللہ ﷺ: باب: ما جاء ما أخبر النبی ﷺ أصحابہ
عواکُن الی یوم القیامۃ رقم الحدیث 2191۔ صحیح ابن حبان جلد 15 صفحہ 9 رقم الحدیث 6638۔
مستدرک حاکم علی الفصیحین جلد 4 صفحہ 5533 رقم الحدیث 8498۔ مسند ابویعلیٰ موصلی جلد 17
صفحہ 28 رقم الحدیث 46۔ المعجم الکبیر لطبرانی جلد 17 صفحہ 28 رقم الحدیث 46۔ الاحادۃ الثمینی

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی محفل میں صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنے وسیع علم کا اظہار کر کے اپنا میلاد
منایا:**

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أتانی ربی فی احسن صورة فقال: یا محمد! قلت لبیک وسعد
یک! قال: فیما یختصم الملا الاعلی! قلت ربی لا ادری فوضع
یدہ بین کتفی! حتی وجدت بردها بین یدینی فعلبت ما بین
المشرق والمغرب
”(معراج کی رات) میرا رب میرے پاس (اپنی شان کے لائق) نہایت حسین
صورت سے آیا اور فرمایا: ”یا محمد!“

میں نے عرض کیا: ”میرے پروردگار! میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں۔“

فرمایا: ”عالم بالا کے فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟“

میں نے عرض کیا: اے میرے رب پروردگار! میں نہیں جانتا۔“

پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور

میں نے اپنے سینے میں ٹھنڈک محسوس کی۔ اور میں سب کچھ جان گیا جو کچھ مشرق

و مغرب کے درمیان ہے۔“

(ترمذی کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ: باب: سورة ص رقم الحدیث 323۔ سنن داری
کتاب الروایا جلد 2 صفحہ 170 رقم الحدیث 2149۔ مسند احمد جلد 1 صفحہ 368 رقم
الحدیث 3484 جلد 5 صفحہ 44 رقم الحدیث 33258۔ المعجم الکبیر لطبرانی جلد 5 صفحہ 290 رقم
الحدیث 8117 جلد 20 صفحہ 109 رقم الحدیث 216۔ المستدرک و ابانی جلد 1 صفحہ 429 رقم
الحدیث جلد 2 صفحہ 299 رقم الحدیث 1241۔ مسند ابویعلیٰ جلد 4 صفحہ 475 رقم الحدیث 26)
(مصنف ابن شیبہ جلد 6 صفحہ 313 رقم الحدیث 31706۔ الاحاد جلد 5 صفحہ 49 رقم

الحديث 2585 - المسند لعبد بن حميد جلد 1 'صفحة 228' - السنة لابن عاصم جلد 1 'صفحة 33' رقم
الحديث 4 6 5 'قال اسناد حسن وثقات' - السنة لعبد الله بن احمد جلد 2 'صفحة 4 8 9' رقم
الحديث 1121 - نوادر جلد 3 'صفحة 120' - الترغيب والترهيب للمندري جلد 1 'صفحة 159' التحصية
لابن عبد البر جلد 24 'صفحة 323' - مجمع الزوائد جلد 7 'صفحة 186-187' -

تذکرہ منصب ملکیت اور محفل میلاد:

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا ایک خصوصی منصب "زمین و آسمان کے خزانوں کا

مالک ہونا" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منانا۔ چنانچہ

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بعثت بجوامع الكلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم رأيتني
أتيت بمفاتيح خزائن الارض فوضعت في يدي.

ترجمہ: "میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ

میری مدد کی گئی ہے اور جب میں سویا ہوا تھا اس وقت میں نے دیکھا کہ زمین

کے خزانوں کی کنجیاں میرے لیے لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں"

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالكتاب والسنة باب قول النبي ﷺ بعثت بجوامع الكلم جلد 6

صفحہ 2654 رقم الحديث 6845 کتاب الجہاد باب قول النبي ﷺ نصرت بالرعب مسيرة شهر رقم

الحديث 2815 کتاب التعمير باب المصانع في العهد رقم الحديث 6611 - صحيح مسلم جلد 1

صفحہ 199 - مشکوٰۃ المصابيح صفحہ 512 - سنن کبریٰ جلد 3 صفحہ 3 رقم الحديث 7575-9867

صحیح امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 277 رقم الحديث 6363 - مسند ابو عوانہ جلد 1 صفحہ 330 رقم

الحديث 1170 - شعب الایمان للکلبی جلد 1 صفحہ 161 رقم الحديث 139)

نبی کریم ﷺ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین کے سارے

خزانوں کا مالک بنایا ہے اور مالک بھی اختیار والا آپ ﷺ جس کو جو چاہیں عطا فرمادیں۔

☆ اعظم حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا:

لا ورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا

بنتی ہے کونین میں نعت رسول اللہ کی

☆ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا:

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے

ہر کار بنایا تمہیں مختار بنایا

بے یارو مددگار جسے کوئی نہ پوچھے

ایسوں کا تمہیں یارو مددگار بنایا

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمام روئے زمین کو مسدود دیا اور میں نے

اس کے تمام مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اور جو زمین میں میرے لئے سمیٹ دی

گئی تھی عنقریب میری امت کی حکومت وہاں پہنچے گی اور مجھے سرخ اور سفید دو

خزانے دیے گئے اور میں نے اپنی امت کیلئے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ

اس کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان کے علاوہ ان پر کوئی اور دشمن مسلط نہ کیا

جائے جو ان سب کی جانوں کو مباح کرے۔ اور بیشک میں نے تمہاری امت

کیلئے فیصلہ کر دیا ہے کہ ان کو عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور وہ ان کے

اوپر کوئی ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کی جانوں کو مباح کرے خواہ ان

کے خلاف تمام روئے زمین کے لوگ جمع ہو جائیں۔ ہاں اس امت کے بعض

لوگ بعض دوسروں کو ہلاک کر دیں گے اور بعض بعض کو قید کریں گے۔"

(صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 390 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان - مشکوٰۃ المصابيح صفحہ 512

مطبوعہ مطبع مجتہدائی لاہور پاکستان)۔

ایک اہم علمی نکتہ:

☆ حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان عالی شان "زوی لی الارض" کی شرح میں

حضرت ملا علی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

"ساری زمین حضور ﷺ کے سامنے کر دی گئی جس طرح دیکھنے کے سامنے

(مرآة المفاتيح)

آئینہ ہوتا ہے۔

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح لکھتے ہیں کہ:”حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرق و مغرب کی سلطنت عطا فرمائی گئی“ (اشعة الممعات)☆ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعمی رحمۃ اللہ علیہ یہ دونوں اقوال نقل کرنے کے بعد تحریر

فرماتے ہیں کہ:

”اس سے معلوم ہوا کہ زمین و آسمان مشرق و مغرب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں بھی ہیں اور تصرف میں بھی۔ سمت دینے اور دکھا دینے سے یہ دونوں باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ حائر و ناظر کا یہ ہی معنی ہے۔ مشرق و مغرب دیکھنے کا معنی یہ ہے کہ میں نے ساری زمین دیکھ لی اس کا کوئی زرہ چھپا نہیں رہا۔ یہاں سمیت دینے کا ذکر تو ہوا ہے مگر بعد میں چھپا لینے کا ذکر نہیں جس سے معلوم ہوا کہ کائنات اب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔“

(مرآة المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد 8 صفحہ 30)

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اعطیت مالہم یعط احد من الانبیاء قلنا یا رسول اللہ ماہو؟
قال نصرت بالرعب واعطیت مفاتیح الارض وسمیت
احمد وجعل لی التراب طهورا وجعلت امتی خیر الامم۔

ترجمہ: ”مجھے وہ کچھ دیا گیا ہے جو انبیاء میں کسی کو نہیں ملا۔“

ہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رعب سے میری مدد کی گئی اور مجھے زمین کی چابیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا“ میرے لئے مٹی کو پاک بنایا گیا اور میری امت کو سب سے بہتر امت بنایا گیا۔“

(مصنف عبد الرزاق جلد 7 صفحہ 411 کتاب الفضائل)

☆ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

اولئیت مفاتیح کل شیء

ترجمہ: ”مجھے ہر چیز کی کھیاں دے دی گئی ہیں“

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 86۔ الجامع الصغیر جلد 1 صفحہ 110۔ السراج المنیر جلد 2 صفحہ 79)

☆ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم وجہدیں علی الصفا فاتاہ
اسرافیل فقال ان اللہ سمع ما ذکرک فبعثنی الیک بمفاتیح
خزائن الارض۔

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل امین ایک دن صفا (کی پہاڑی) پہ تھے پھر آپ کے پاس حضرت اسرافیل آئے اور کہا: ”بے شک جو آپ نے ذکر کیا اللہ نے اسے سن لیا تو اس نے مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے کر آپ کی طرف بھیجا ہے۔“

☆ حضرت ابن طاووس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نصرت بالرعب واعطیت الخزائن وخیرت بین انی ابقی حتی
اری ما یفتح علی امتی و بین التعجیل فاخترت التعجیل۔
ترجمہ: ”میری رعب سے مدد کی گئی ہے اور مجھے جو امع کلمات عطا کئے گئے
ہیں اور مجھے خزانے عطا فرمائے گئے ہیں اور مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ میں اتنی
دیر تک باقی ہوں حتی کہ دیکھ لوں کہ میری امت پر کیا فتوحات ہوئی ہیں یا
جلدی چلا جاؤں تو میں نے پہلے ہی چلے جانے کو پسند کیا ہے۔“

(سنن کبریٰ جلد 7 صفحہ 48)

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

زویت لی الارض حتی رأیت مشارقها ومغاربها واعطیت
الکثرین الاصفرو الاحمر الابيض یعنی الذهب والفضة.
ترجمہ: ”میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا گیا یہاں تک کہ میں نے اس کے
مشارق ومغارب دیکھ لئے اور مجھے پیلے سرخ اور سفید خزانے یعنی سونے اور
چاندی کے خزانے دیئے گئے ہیں۔“

(سنن ابن ماجہ ابواب المغن باب ما یكون المغن صفحہ 296 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مجھے چھ چیزوں کی وجہ سے دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے مجھے جوامع
الکلم عطا ہوئے رعب سے میری مدد کی گئی اس دوران کہ میں سورہا تھا زمین
کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں مجھے تمام
لوگوں کی طرف بھیجا گیا۔ میرے لئے غنیمتوں کو حلال کیا گیا اور میرے ساتھ
نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔“ (مسند سراج صفحہ 175 رقم الحدیث 492)

فائدہ: اس روایت کے حاشیہ میں مخالفین میلاد کے محقق العصر مولانا ارشاد الحق
اثری نے اس کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔

ایک غلط فہمی کا تحقیقی ازالہ:

مخالفین اباسنت اکثر یہ شوشہ چھوڑتے ہیں کہ ”خزانوں کی چابیاں“ ملنے کا واقعہ حالت
بیداری کا نہیں بلکہ خواب کا ہے۔ لہذا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مالک ومختار ہونے پر دلیل نہیں
بن سکتا۔“

ان حضرات سے گزارش ہے کہ یہ خواب کسی ایرے غیرے کا نہیں کہ جس کا کوئی
اعتبار نہ کیا جائے، بلکہ یہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب ہے۔

انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے خوابوں کی شرعی حیثیت:

یہ بات یاد رہے کہ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب وحی الہی ہوتے ہیں۔

☆ حضرت عبید بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رئو یا الانبیاء وحی

”انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب وحی خداوندی ہیں“

(صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 25 کتاب الوضوء)

یہ تھا مخالفین کی غلط فہمی کا تحقیقی جواب اب ہم اس کا ایک الزامی جواب بھی دیے
جاتے ہیں تاکہ کوئی دقیقہ بھی فروغزاشت نہ رہے۔

ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ خواب کی بات کو معتبر تسلیم نہیں کرتے تو پھر نمازوں کیلئے اذان
دینا بھی چھوڑیں چونکہ وہ بھی خواب میں ملتی تھی۔

اگر صاحب بہادریہ جواب دیں کہ چونکہ اس کی تائید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیداری
میں کر دی تھی لہذا یہ حجت ہے۔

تو ہماری عرض یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ احادیث بیداری میں جاتے
ہوئے ہی بیان فرمائی تھیں اگر غلط ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا رد فرما دیتے۔

یوں نظر نہ دوڑانہ برچھی تان کر

اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

”بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر (میدان احد کی طرف) نکلے پھر آپ
نے اُحد کے شہیدوں پر میت کی دعا کی طرح دعا فرمائی اس کے بعد منبر پر جلوہ
افروز ہوئے اور فرمایا: ”میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ (یعنی تمہارے
احوال سے باخبر) ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اس وقت بھی اپنے حوض (کوثر) کو دیکھ
رہا ہوں، اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔ اور

خدا کی قسم! مجھے تم پر خوف نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، اور اس بات کا خطرہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو گے۔“

(صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد، جلد 1، صفحہ 179، رقم الحدیث 1279، المناقب، باب علامات النبی، جلد 1، صفحہ 508، رقم الحدیث 1401، کتاب المغازی، احد بیتنا، جلد 2، صفحہ 585، رقم الحدیث 3857، کتاب الرقاق، باب ما سجد زہرۃ الدنیا، جلد 2، صفحہ 951، رقم الحدیث 6296، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات الخوض، جلد 2، صفحہ 250، رقم الحدیث 2296، امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 149، صفحہ 153، صحیح ابن حبان جلد 7، صفحہ 473، رقم الحدیث 3148، جلد 8، صفحہ 18، رقم الحدیث 3224)۔

حدیث مذکورہ سے حاصل ہونے والے دواہم نکات:

اس حدیث مبارکہ سے حضور نبی کریم ﷺ کا مالک و مختار ہونا تو روز روشن کی طرح ہے اس کے علاوہ بھی اس سے دواہم نکات ظاہر ہوتے ہیں۔

(1) اس حدیث مبارکہ کے الفاظ ”ثم انصرف الى المنبر“ (”پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے“) سے ایک سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ کیا قبرستان میں بھی منبر ہوتا ہے؟

منبر تو خطبہ دینے کیلئے مساجد میں بنائے جاتے ہیں وہاں تو کوئی مسجد نہ تھی، صرف شہدائے احد کے مزارات تھے، اس وقت صرف مسجد نبوی ﷺ میں ہی منبر ہوتا تھا۔ اس لیے شہدائے احد کی قبور پر منبر کا ہونا بظاہر ایک ناممکن سی بات نظر آتی ہے۔

مگر درحقیقت حضور نبی کریم ﷺ کے حکم پر شہدائے احد کے قبرستان میں منبر نصب کرنے کا اہتمام کیا گیا، جس کا مطلب ہے کہ منبر شہر مدینہ سے منگوا یا گیا یا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ساتھ ہی پہلے کر گئے تھے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ اتنا اہتمام کس لئے کیا گیا؟ یہ سارا اہتمام و انتظام حضور نبی اکرم ﷺ کے فضائل و مناقب بیان کرنے کیلئے منعقد ہونے والے اجتماع کیلئے تھا۔ جسے نبی کریم ﷺ خود منعقد فرما رہے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس نورانی اجتماع میں نبی کریم ﷺ نے تحدیثِ نعمت کے طور پر اپنا

شرف اور فضیلت بیان فرمائی جس کے بیان پر پوری حدیث مشتمل ہے۔ اس طرح یہ حدیث جلسہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے انعقاد کی واضح دلیل ہے۔

اور اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے شرف و فضیلت کو بیان کرنے کے لئے اجتماع کا اہتمام کرنا خود سنتِ رسول ﷺ ہے۔ لہذا میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی محافل سجانا اور جلسوں کا اہتمام کرنا مقتضائے سنتِ رسول ﷺ ہے۔ آج کے پرفتن دور میں ایسی محافل و اجتماعات کے انعقاد کی ضرورت پہلے سے کہیں بڑھ کر ہے۔ تاکہ امت کے دلوں میں تاجدارِ کائنات ﷺ کا عشق و محبت نقش ہو اور لوگوں کو آپ ﷺ کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی ترغیب دی جائے۔

(2) سرورِ دو عالم ﷺ نے اپنی ذات پر اللہ تعالیٰ کے بے پایاں انعامات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم کے ذریعے صدیوں کے نقاب الٹ دیا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم شرک سے محفوظ رہو گے، ہاں دنیا کے حصول میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کرو گے۔ جس کا نتیجہ تباہی و بربادی ہے۔ تو جب سرکارِ اعظم ﷺ ہی مطمئن ہیں کہ میری امت شرک سے محفوظ رہے گی، مگر مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگانے والے معلوم نہیں کیوں بے چین ہیں؟ انہیں ہر دوسرا آدمی مشرک کیوں نظر آتا ہے؟

امتِ مسلمہ کے شرک نہ کرنے پر نبی کریم ﷺ کے واضح فرمان ہونے کے باوجود جو امتِ مسلمہ پر شرک کا فتویٰ لگائے اس کے متعلق بھی ذرا نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک سن لیجئے۔

سُنِّیْ مُسْلِمَانُوں کو مشرک کہنے والے رسول اللہ ﷺ

کی نظر میں:

☆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”وہ کام جن کے بارے میں میں تم پر اندیشہ رکھتا ہوں، خوف زدہ ہوں اور ان

میں سے ایک یہ ہے کہ ایک آدمی قرآن پڑھے گا حتیٰ کہ جب اس کی رونق اس پر نمایاں ہوگی اس پر چادر لپٹی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کو جدھر چاہے گالے جائے گا۔ اور اس کو پس پشت پھینک دے گا اور وہ اپنے پڑوسی پر تلوار کے ساتھ حملہ کرے گا اور اسے مشرک کہے گا۔

☆ حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ ”میں نے عرض کیا، ان دونوں میں سے کون ہوگا؟“ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”دوسرے کو مشرک کہنے والا خود مشرک ہونے کا حق دار ہوگا۔“ (تفسیر ابن کثیر جلد 1، صفحہ 265)

بات بات پر سنی مسلمانوں پر مشرک کے فتوے لگانے والوں کو یہ حدیث مبارکہ سن کر ہوش کے ناخن لینے چاہئے کہ وہ اہل اسلام پر مشرک ہونے کا فتویٰ لگا کر کہیں خود تو مشرک نہیں بن بیٹھے؟

اے چشم شعلہ ہار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر تو نہیں

مشرک ساز مفتیوں پر حضرت عبداللہ ابن عمر کا فتویٰ:

اس زمانے کے خارجی ملا و مفتی سنی مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے کیلئے ان پر وہ آیات چسپاں کرتے ہیں جو کافروں اور ان کے بتوں کے متعلق نازل ہوئیں تھیں۔

بخاری شریف میں موجود ہے کہ: ”عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو بدترین مخلوق جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ لوگ قرآنی آیات جو کافروں کے متعلق نازل ہوئی ہیں مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔“

(صحیح بخاری جلد 2، صفحہ 102)

نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت ”قاسم نعمت ہونا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت سیدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من یرد اللہ بہ خیرا یفقهہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی
ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے اور بے شک تقسیم کرنے والا میں ہی ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے“

(صحیح بخاری جلد 1، صفحہ 16، کتاب العلم باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقهہ فی الدین رقم الحدیث 71)
کتاب قرض المس باب قول اللہ تعالیٰ فان اللہ غفور یدرک ما یفعلون رقم الحدیث 2948، کتاب القام بالکتاب والسنة باب قول النبی ﷺ لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرهم من خاضعہم رقم الحدیث 1037۔ جامع ترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما رقم الحدیث 2645۔ سنن ابن ماجہ عن معاویہ وابو ہریرہ رضی اللہ عنہما: المتقدم باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم رقم الحدیث 220۔ سنن کبریٰ للنسائی، کتاب العلم باب فضل العلم جلد 3، صفحہ 425، رقم الحدیث 5839۔ موطا امام مالک رقم الحدیث 1599۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 2، صفحہ 234، رقم الحدیث 793۔ سنن دارمی جلد 1، صفحہ 85، رقم الحدیث 224-225)

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے دلاتے یہ ہیں
إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ
ساری کثرت پاتے یہ ہیں

تشریح و توضیح:

ہمارے پیارے آقاؐ والی کائنات، تاجدار انبیاء، دو عالم کے داتا حضرت محمد

مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حبیب اور تمام مخلوق میں سب سے زیادہ اس کے قریب ہیں محبت کا تقاضا یہ ہے کہ محب اپنے محبوب سے کوئی چیز روک نہ رکھے اور کسی شے سے اسے محروم نہ کرے۔ اس کی ہر ضرورت پوری کرے۔

آخر خدا تعالیٰ سے بڑھ کر محبت کے تقاضوں کو کون پورا کر سکتا ہے؟ الفت کے لوازمات کو اس سے زیادہ کون ادا کر سکتا ہے؟ پیار کی چاہتوں کو اس سے بہتر کون بروئے کار لاسکتا ہے؟

کیونکہ اس سے بڑا جواز فیاض اور کرم فرما کوئی نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے محبوب کی محبت کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے سرور کائنات ﷺ پر اس قدر عنایتیں اور نواشیں فرمائیں اور احسان، انعام، کرم، فضل، بخشش اور رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں کہ کائنات بھر میں کوئی ان کا اندازہ احاطہ، احصاء اور شمار نہیں کر سکتا۔ صرف یہی نہیں کہ اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو بے شمار ان گنت بے حساب اور لاتعداد نعمتیں عطا فرمادیں اور پھر رک گیا؟

نہیں نہیں! بلکہ قرآن مجید میں اس نے محبوب ﷺ کو دیئے گئے خزانوں کے جگہ جگہ ڈھنڈورے پیئے ہیں۔ موقع بموقع دھو میں مچائی ہیں، گا ہے گا ہے واشگاف الفاظ میں اعلانات کر دیئے ہیں، تاکہ محبوب کے دیوانے، مستانے، پروانے آپ ﷺ کا نام لینے والے، سب کچھ محبوب ﷺ کو سمجھنے والے، ان کے غلام، نیاز مند، جانشین، امتی، کلمہ گو اور عشاق اس حقیقت کو بگوش محبت سن لیں اور چشم عقیدت پڑھ لیں اور ذہن نشین کر لیں کہ خدائے لم یزل نے ہمیں جو محبوب و مطلوب عطا فرمایا ہے وہ بے اختیار تہی دامن اور خالی ہاتھ نہیں بلکہ منبع برکات و فیوض اور عالم ماکان و مایکون ہے اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا مالک و مختار بن کر آیا ہے۔

ہم تنگ دستوں، فاقہ مستوں اور بے سروسامان لوگوں کو اگر ضرورت اور حاجت ہو تو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں بارگاہ رسالت سے رابطہ استوار کر لو، درنہوت پر دست

سوال دراز کر لو، عرض مدعا کرو تو سبھی وہ لہجہ پال اور بندہ پرور ہیں، ہم پر حریص اور رؤف و رحیم ہیں۔ لہذا ضرور کرم فرمائیں گے۔

☆ بقول اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا
سانکھ دامن سخی کا تمام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
مفلو! ان کی گلی میں جا پڑو
باغ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

بلکہ قرآن مجید میں ایک مقام پر تو کھلے بندوں گنہگاروں کو در محبوب پر جانے کی یوں ترغیب دی ہے۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ

”اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں“

اس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ محبوب کے دروازے پر پہنچ جائیں، بارگاہ رسالت میں حاضر ہو جائیں اور ادھر محبوب کو حکم فرمایا:

وَأَمَّا السَّائِلُ فَلَا تَنْهَرْ ۝۱۰

”اور منگتے کو نہ جھڑکو“

مطلب یہ ہے کہ محبوب ہم نے اپنی مخلوق اور تیری امت کو تیرے درکار راستہ دکھا دیا ہے۔ تجھ سے مانگنے کا طریقہ سکھا دیا ہے۔ تیری بارگاہ میں آکر کاسہ گدائی دراز کرنے کا سلیقہ بتا دیا ہے۔ اور:

وَوَجَدَكَ عَابِلًا فَأَغْلَى ۝۸

(الضحیٰ: 8)

”اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا“

کے مطابق میں نے تجھے غنی، سخی اور بندہ پرور بنا دیا۔ جب تیرے غلام۔ تیرے امتی۔ اور تیرے نیاز مند تیری بارگاہ میں آکر اپنا مدعا پیش کریں۔ جو بھی آکر طلب کریں تو نے انہیں جھڑکنا نہیں ان سے کچھ روکنا نہیں، انہیں ٹوکنا نہیں، ان پر ناراضگی کا اظہار نہیں فرمانا، بلکہ وہ جو مانگیں انہیں عطا فرما دینا، کیونکہ تیرے خدا نے تجھ پر اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے ہیں۔

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤدک ہے گواہ

پھر رد ہو کب یہ شان کریوں کے در کی ہے

چنانچہ میرے محبوب نے اپنے غلاموں، اپنے دیوانوں اور گداگروں کو گاہے گاہے بتانا شروع کر دیا کہ مجھے خدا نے ان گنت خزانوں کا مالک بنا دیا ہے۔ بلکہ خزانوں کی چابیاں ہی میرے ہاتھ میں تھما دی ہیں، مجھے سرخ و سفید خزانوں کی ملکیت دے دی ہے۔ مجھے خزانچی اور تقسیم کرنے والا بنا دیا ہے۔

تو پھر کیا تھا! ان ارشادات نبویہ کو سنتے ہی شمع رسالت کے پروانے مسرت سے جھوم اٹھے، وجہ کرنے لگے جس نے سناوہ دست سوال دراز کیے، جھولیاں کھولے، کاسہ گدائی اٹھائے، کشکول بھیک پھیلائے، در رسول کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے، دیکھتے ہی دیکھتے در محبوب پہ گداگروں، مسکتنوں اور سوالیوں کی بھیڑ لگ گئی۔ ایک اثر و حام کثیر اور گروہ کبیر آ موجود ہوا ہر کوئی اپنی حاجت طلب کرنے لگا، اپنی ضرورت بتانے لگا، اپنی مشکل سناتے لگا، لیکن محبوب نے کسی کو خالی نہ لوٹایا، بعض کو ان کے کہنے پر نواز اور بعض کو خود مانگنے کا ڈھب سکھا کر مالا مال کر دیا۔

جب اس محبوب ججازئی نے کرم فرمائی کا حق ادا کرتے ہوئے کائنات کو نواز اور خوب نواز، پھر تو مانگنے والوں میں جہاں تک انسان دکھائی دے رہے تھے، وہاں حیوانات کی قطاریں بھی نظر آنے لگیں اور ہر کوئی کہہ رہا تھا:

دیکھا جو ان کو بانٹتے میں نے بھی بڑھ کر شوق سے

دست عطا کے سامنے دست طلب بڑھا دیا

اور جب اس کریم نے ان کی اوقات سے بڑھ کر نواز تو ہر کسی کی زبان پر یہ نعرہ تھا:

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے

دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

اور کوئی یہ کہہ رہا تھا:

”بھربھر کے دیا اور اتنا دیا دامن میں ہمارے سایا ہی نہیں“

اور کوئی یہ کہہ رہا تھا:

مگلتے خالی ہاتھ نہ لوئے کتنی ملی خیرات نہ پوچھو

ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

دین و دنیا کی ساری نعمتیں علم، ایمان، مال اور اولاد وغیرہ جس کو جملتا ہے حضور نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں سے ملتا ہے۔ کیونکہ مذکورہ حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے کوئی قید نہیں لگائی کہ میں فلاں نعمت تقسیم کرتا ہوں اور فلاں نہیں، بلکہ مطلقاً فرما دیا: ”انما انا قاسم“ آپ ﷺ کی تقسیم دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ دنیا و آخرت کی ہر چیز کو لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ چند مثالیں پیش خدمت ہے:

تقسیم مصطفیٰ ﷺ کی چند مثالیں:

☆ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كنت ابیت مع رسول الله ﷺ فالتیتہ بوضوء وحاجتہ فقال سل فقلت اسئلك مرافقتك فی الجنة قال او غیر ذالك قلت هو ذاك قال فاعنی علی نفسك بكثرة السجود.

ترجمہ: ”میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس رات کو حاضر رہتا، ایک رات حضور ﷺ کیلئے وضو کرنے کیلئے پانی اور ضروریات حاجت لایا، پس

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مانگ کیا مانگتا ہے؟“
میں نے عرض کی: ”میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں مجھے آپ اپنا
ساتھ عطا فرمائیں!“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ اور؟“

میں نے عرض کی: ”میری مراد تو صرف یہی ہے۔“

آپ نے فرمایا: ”تو میری کثرتِ سجود سے اپنے نفس پر مدد کر۔“

(صحیح مسلم جلد 1، صفحہ 193، سنن نسائی جلد 1، صفحہ 134، سنن ابوداؤد جلد 1، صفحہ 228، المعجم الکبیر
للطبرانی جلد 5، صفحہ 57-58، مسند امام احمد بن حنبل جلد 4، صفحہ 59، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 84)

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے اپنے پیارے صحابی رضی اللہ عنہ کو مانگنے کا حکم
دیا کہ جو تمہارا جی چاہے مانگو دنیا کا سوال کرو یا آخرت کا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ نے دنیا و
آخرت کی ہر چیز اپنے پیارے محبوب ﷺ کو عطا فرمادی ہے۔ اور صحابی کا بھی عقیدہ تھا
کہ ہمارے نبی ہر چیز دے سکتے ہیں چاہے ان سے اس جہاں کی چیز مانگیں یا اگلے جہاں
کی۔ اور پھر صحابی نے بھی کوئی دنیا کی چیز نہیں مانگی بلکہ جنت میں آقا علیہ السلام کی رفاقت مانگی
تو آقا علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے میں کیسے دے سکتا ہوں۔
نہیں! بلکہ فرمایا: اس کے علاوہ اور بھی کچھ مانگنا چاہتے ہو تو مانگ لو! آج میرا اور یائے
رحمت جوش میں ہے تو صحابی نے کہا بس مجھے یہی کافی ہے اس لئے کہ:

”مجھ کو تجھی سے مانگ کر مانگ لی ساری کائنات

مجھ سا کوئی مستمنا نہیں تجھ سا کوئی داتا نہیں

(ماخوذ از حضور ﷺ مالک و مختار ہیں از علامہ ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی حفظہ اللہ تعالیٰ)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

”ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی کی کمی واقع ہو گئی۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کچھ بچا ہوا پانی ہے تو لے آؤ۔“

کوگوں نے ایک برتن آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جس میں تھوڑا سا

پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں ڈالا اور فرمایا: ”پاک
برکت والے پانی کی طرف آؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔“

میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے (چشمہ کی طرح)۔

پانی ابل رہا تھا۔ اس کے علاوہ ہم کھانا کھاتے وقت کھانے سے تسبیح کی آواز سنا

کرتے تھے۔“

(صحیح بخاری کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، رقم الحدیث 3633۔ مسند امام احمد بن
حنبل جلد 1، صفحہ 460، رقم الحدیث 4393۔ صحیح ابن خزیمہ جلد 1، صفحہ 102، رقم الحدیث 204۔
سنن دارمی جلد 1، صفحہ 28، رقم الحدیث 29۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6، صفحہ 316، رقم
الحدیث 31722۔ مسند بزار جلد 4، صفحہ 301۔ المعجم الاوسط للطبرانی جلد 4، صفحہ 384، رقم
الحدیث 4501۔ مسند ابویعلیٰ جلد 9، صفحہ 253، رقم الحدیث 5372)۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ سے بہت کچھ سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔“

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی چادر پھیلاؤ۔“

میں نے اپنی چادر پھیلا دی۔ آپ ﷺ نے (فضائیں) چلو بھر بھر کر اس

میں ڈال دیئے اور فرمایا: ”اسے سینے سے لگا لو۔“

میں نے ایسا ہی کیا: پس اس کے بعد میں کبھی کچھ نہیں بھولا۔“

(صحیح بخاری کتاب العلم، باب حفظ العلم، رقم الحدیث 119۔ صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ فضائل انبی
ہریرہ القدوسی رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 3491۔ جامع ترمذی کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ،
باب مناقب لابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 3838۔ مسند ابویعلیٰ جلد 11، صفحہ 121، رقم
الحدیث 6248۔ المعجم الاوسط جلد 1، صفحہ 247، رقم الحدیث 881)

تقسیم میں سخاوت:

ہمارے پیارے آقا ﷺ نہ صرف تقسیم فرماتے تھے بلکہ تقسیم کے ساتھ ساتھ

سخاوت بھی آپ ﷺ کا ایک اہم وصف تھا۔

آپ ﷺ کی سخاوت کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ دیکھیے حضرت ربیعہ کو خود فرما رہے

ہیں مانگ کیا مانگتا ہے؟ اس نے ایک ہی جملہ میں جنت میں آپ ﷺ کی ہمسائیگی مانگی یعنی جنت بھی لے لی اور معیت بھی لے لی لیکن یہ عطا کر کے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ اور بھی مانگ لے بھلا اب کیا چیز رہ گئی ہے جو وہ مانگیں۔

عشرہ مبشرہ جنہم کے متعلق بالترتیب فرمایا: ابوبکر فی الجنة، عمر فی الجنة، الخ دنیا کے سخی تو محض روپیہ پیسہ ہی دے سکتے ہیں مگر ہمارے پیارے آقا ﷺ کے بارگاہ کا پہلا انگری جنت ملتا ہے۔ بادشاہوں کے بارگاہ میں منگتے آئی نہیں سکتے اگر آئی جائیں تو ان کی طلب کے مطابق ملنا نہیں کیونکہ ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ:

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
لیکن دربار مصطفوی ﷺ کا یہ عالم ہے کہ یہاں داتا بار بار پوچھتا ہے کہ اور بھی کچھ مانگ لو۔

گھڑیاں بندھ گئیں ہاتھ تیرا بند نہ ہوا
بھر گئیں جھولیاں نہ بھری دینے سے نیت تیری
☆ جناب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کوفہ میں جاتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ ”حاتم طائی بڑا سخی تھا۔“

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کتنا سخی تھا؟“
انہوں نے کہا: ”اس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کے محل میں دس دروازے تھے ایک ہی سائل ہر دروازے سے بار بار آتا، وہ ہر بار عطا کرتا یہ بھی نہ کہتا کہ تو پہلے بھی آیا ہے۔“
تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اس کو تم اس کی سخاوت سمجھتے ہو میں کہتی کہ اس کا وہ کیسے؟“

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اس کی ضرورت پوری نہ ہوئی تب ہی تو بار بار آیا۔ میرے نبی ﷺ نے جس کو ایک بار دے دیا اسے ساری عمر دوبارہ مانگنے کی

حاجت نہ ہوئی بلکہ وہ خود داتا بن گیا۔“

منگتے تو منگتے ہیں کوئی شاہوں میں دکھا دو
جس کو میری سرکار سے نکڑا نہ ملا ہو
آتا ہے فقیروں سے انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا بھلا ہو

ہم یہ کہتے ہیں کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ دیتا ہے مگر ڈائریکٹ نہیں دیتا۔ دولت کار و بار کے ذریعے دیتا ہے اولاد جماع کے ذریعے دیتا ہے اور جنت ایمان و اعمال کے ذریعے دیتا ہے۔ شفا ڈاکٹر اور حکیم کے ذریعے دیتا ہے اور یہ سب کچھ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے کیونکہ:

لاولارب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹی ہے کونین میں نعت رسول اللہ کی
اگر کسی نے اپنے گناہ معاف کروانے ہوں تو اس کو فرمایا:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ

”اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں“

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یا اللہ! ہم نافرمانی تو تیری کریں اور معافی کے لیے جائیں نبی ﷺ کے در پر! اس الٹی منطق کی سمجھ نہیں آتی! تو فرمایا: میرے محبوب کا در کوئی اور در نہیں ہے بلکہ وہ بھی میرا ہی در ہے۔ جس کی ترجمانی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ نے اس طرح کی:

بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر مقرر

جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو، جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ

(الکثر) فرما کر ہر کامل ہر نعمت کثرت سے عطا فرمادی اور ساتھ ہی یہ فرمایا:

وَأَمَّا السَّائِلُ فَلَا تَنْهَزْهُ (الضحیٰ)

یعنی اے محبوب ﷺ! جب میں نے ہر چیز تجھے عطا کر دی ہے تو جو بھی مانگنے والا آئے اسے دیتے جاؤ جو ایمان مانگنے آئے اسے ایمان دو جو جنت مانگنے آئے اسے جنت دو جو دنیا مانگنے آئے اسے دنیا دو اور جو آخرت مانگنے آئے اسے آخرت دو۔

وہ کیا جو و کرم ہے شہ بطحا تیرا

نہیں سنا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

بخل یہ ہوتا ہے کہ خود کھائے اور دوسروں کو نہ کھائے شح یہ ہے کہ نہ کھائے اور نہ دوسروں کو کھائے سخاوت یہ ہے کہ خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھائے اور جو دین ہے کہ خود بھوکا رہ کر دوسروں کو کھلاتا رہے۔

☆ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بکریوں کی بھری ہوئی وادی تھی ایک شخص نے کہا، ”یہ ساری مجھے دے دیں تب میری ضرورت پوری ہوگئی۔“

آپ ﷺ نے سب بکریاں اسے دے دیں۔ اس نے اپنے قبیلہ میں جا کر اعلان کیا کہ ”جاؤ محمد ﷺ پر ایمان لاؤ وہ اتنا دیتے ہیں کہ فکری فکر ہی نہیں کرتے۔“

(مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 519)

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا

شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

سانلو دامن سخی کا تمام لو

کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

مفسو! ان کی گلی میں جا پڑو

ہباغ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

☆ حضور نبی کریم ﷺ نماز پڑھانے کے لئے مصلیٰ پر کھڑے ہوئے کہ ایک

سوالی نے کہا، ”پہلے میری ضرورت پوری کرو۔“

آپ ﷺ نے مصلیٰ چھوڑ کر پہلے اس کی حاجت پوری کی پھر اس کے بعد نماز پڑھائی۔

منگتے خالی ہاتھ نہ لوئیں کتنی ملی خیرات نہ ہو چھو

ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

”رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ فضل و کرم والے تھے اور رمضان میں بہت زیادہ سخاوت و عطا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ضرور بھیجی گئی تیز ہوا سے بھی زیادہ لوگوں کی تمام حاجات کے مطابق عطا و سخا فرماتے تھے۔“

(صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 457-403، جلد 1، صفحہ 502-457، جلد 2، صفحہ 891-748)

معلوم ہوا کہ کوئی بھی مانگنے والا آپ ﷺ کی سخاوت سے محروم نہیں رہتا تھا۔

جو منکر ہے ان کی عطا کا وہ یہ بات بتائے تو

کون ہے وہ جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں

اور

سرکار کا در ہے در شاہاں تو نہیں ہے

جو مانگ لیا وہ مانگ لیا اور بھی کچھ مانگ

اس در پہ یہ انجام ہوا حسن طلب کا

جھولی میری بھر بھر کے کہا اور بھی کچھ مانگ

کیا رسول اللہ ﷺ سے مانگنا شرک ہے؟

بعض لوگ اہل ایمان کو یہ مغالطہ دے کر در رسول ﷺ سے بھگانا چاہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مانگنا شرک ہے۔ لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم نے پچھلے صفحات میں اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو مالک و مختار بنایا ہے۔ زمین و آسمان کی ہر چیز آپ ﷺ کے قبضہ

و اختیار میں ہے تو پھر آپ سے مانگنا کس طرح شرک ہو سکتا ہے؟

☆ حکم خداوندی ہے:

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَوْهُ ۖ

(الضحیٰ: 10)

”یعنی اے محبوب! مانگنے والے کو نہ جھڑکنا“

اس آیت کریمہ سے یہ مسئلہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مانگنا درست ہے۔ کیونکہ اگر یہ مانگنا شرک ہوتا تو پھر حکم یہ ہوتا کہ مانگنے والوں کو جھڑکنا اور منع کرو۔

☆ اور دوسرے مقام پر تو یہاں تک ارشاد فرمادیا:

وَمَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ۚ

(الحشر: 7)

یعنی اے مسلمانو! رسول اللہ ﷺ جو تمہیں عطا کریں، دامن محبت اور کفول عقیدت پھیلا کر اسے حاصل کر لو! کیونکہ میں نے اپنے محبوب ﷺ کو دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے

دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

انہی احکامات پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے متعدد مواقع پر نبی کریم ﷺ سے مانگا اور آپ ﷺ نے انہیں لامحدود عطا کیا۔ جیسا کہ پیچھے روایات گزر چکی ہیں۔

تذکرہ بے مثل بشریت اور محفل میلاد:

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی بے مثل بشریت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال (یعنی عرواظاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے) سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنِّي لَسْتُ مِنْكُمْ إِنِّي أَطْعَمُ وَأَسْقِي

”میں ہرگز تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے تو (اپنے رب کے ہاں) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔“

(صحیح بخاری) کتاب الصوم باب: الوصال ومن قال: ليس في الليل صيام رقم الحديث 1861۔ صحیح مسلم کتاب الصیام باب: النہی عن الوصال فی الصوم رقم الحديث 1102۔ سنن ابوداؤد کتاب الصوم باب فی الوصال رقم الحديث 1102۔ سنن الکبریٰ للنسائی جلد 2، صفحہ 24، رقم الحديث 3263۔ سنن کبریٰ للبخاری جلد 4، صفحہ 282، رقم الحديث 8157۔ مصنف عبدالرزاق جلد 4، صفحہ 2168، رقم الحديث 7755۔ صحیح ابن حبان جلد 8، صفحہ 341، رقم الحديث 3575۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 2، صفحہ 102، رقم الحديث 5790۔ موطا امام مالک رقم الحديث 667)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نہی رسول اللہ ﷺ عن الوصال فی الصوم فقال له رجل من المسلمین: انک تو اصل یارسول اللہ قال: وایکم مثلی، الی أبیت یطعمنی ربی یسقین۔ (الحديث)

ترجمہ: ”نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صوم وصال رکھنے سے منع فرمایا تو بعض صحابہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ خود تو صوم وصال رکھتے ہیں۔“

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کون میری مثل ہو سکتا ہے؟ میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔“

(صحیح بخاری) کتاب الحدوٰذ باب: حکم استعزیر والادب رقم الحديث 6459 والفظہ کتاب التمنی رقم الحديث 6815۔ صحیح مسلم کتاب الصیام صفحہ 242، رقم الحديث 3664۔ سنن دارمی کتاب الصوم باب النہی عن الوصال فی الصوم جلد 2، صفحہ 15، رقم الحديث 1706۔ دارقطنی جلد 9، صفحہ 332۔ المعجم الاوسط للطبرانی جلد 2، صفحہ 68، رقم الحديث 1274۔)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

نہی رسول اللہ ﷺ عن الوصال رحمة لهم فقالوا: انک تو اصل! قال: انی لست کھیتکم انی یطعمنی ربی ویسقین

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر شفقت کے باعث انہیں صوم وصال رکھنے سے منع فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ ﷺ) آپ

تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب: الوصال، من قال: ليس في الليل صيام، رقم الحديث 1863، کتاب التہجد، باب: ما يجوز الصوم، رقم الحديث 6815، سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 4، صفحہ 282، رقم الحديث 8161، مسند احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 168، رقم الحديث 669، جامع العلوم والحکم لابن رجب، جلد 1، صفحہ 437) ☆

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

واصل النبي ﷺ آخر الشهر وواصل أناس من الناس فبلغ النبي ﷺ فقال: لومدني الشهر لو املت وصالا يدع المتعقبون تعبه ثم اني لست مثلكم اني اظل يطعنني ربي ويسقن.

ترجمہ: ”نبی کریم ﷺ نے مہینے کے آخر میں سحری و افطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ جب یہ بات حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لئے اور لمبا ہو جاتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا تا کہ میری برابری کرنے والے میری برابری کرنا چھوڑ دیتے۔ میں قطعاً تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے میرا رب (اپنے ہاں) کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔“

(صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب: ما يجوز من اللو في له تعالى: لوالى بكم قوة: (عود: 70) رقم الحديث 6814، صحیح مسلم، کتاب الصوم، باب: الوصال، من الصوم، رقم الحديث 1104، مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 124، رقم الحديث 1227، سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 4، صفحہ 282، رقم الحديث 8160، مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 330، رقم الحديث 9585، مسند ابی یعلیٰ موصلی، جلد 6، صفحہ 36، رقم الحديث 3282)۔

الحمد لله ہمارا اہلسنت وجماعت (حقی بریلوی) کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نور بھی ہیں اور بشر بھی۔ نورانیت مصطفیٰ ﷺ کے متعلق احادیث چھلے صفحات پر گزر چکی

ہیں۔ آپ ﷺ کی بشریت نص قطعی سے ثابت ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اور آپ ﷺ ہماری طرح بشر نہیں بلکہ بے مثل بشر ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ احادیث میں آپ ﷺ نے خود یہ مسئلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سمجھایا ہے۔

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے
موجہ حیرت ہے یہ دنیا مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت 'اگے اور پیچھے سے یکساں دیکھنا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صلى بنا رسول الله ﷺ يوما ثم انصرف فقال: يا فلان! ألا تحسن صلاتك؟ ألا ينظر المصلي إذا صلى كيف يصلي؟ فانما يصلي لنفسه اني والله! لا بصر من ورائي كما ابصر من بين يدي.

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھانے کے بعد چہرہ انور پھیرا پھر ایک شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے شخص! تم نے نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کی؟ کیا نمازی نماز ادا کرتے وقت یہ غور نہیں کرتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ محض اپنے لیے نماز پڑھتا ہے خدا کی قسم! میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ سامنے سے دیکھتا ہوں۔“

(صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب: الامر تحسين الصلاة واثمها ما انشوع فيها، رقم الحديث 423، سنن نسائی، کتاب الامامة، باب: الركوع دون الصف، رقم الحديث 872، سنن کبریٰ لنبی، جلد 1،

صفحہ 303، رقم الحدیث 944۔ سنن کبریٰ للبخاری، جلد 2، صفحہ 290، رقم الحدیث 3398۔ سنن صغریٰ للبخاری، جلد 1، صفحہ 495، رقم الحدیث 878۔ مسند ابوعوانہ، جلد 2، صفحہ 105۔ الترغیب والترہیب للکذری، جلد 1، صفحہ 202، رقم الحدیث 768۔ شعب الایمان، جلد 3، (134)۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أتمو الركوع والسجود فوالله اني لاراكم من بعد ظهري اذا مار كعتكم واذا ما سجدتم. وفي حديث سعيد: اذا ركعتكم واذا سجدتم.

ترجمہ: ”رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کیا کرو۔ اللہ کی قسم! بیشک میں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی تمہارے رکوع و سجود کو دیکھتا ہوں۔“

اور حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”میں تمہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں بھی دیکھتا ہوں۔“

(صحیح بخاری، کتاب الایمان والندو، باب: کیف کانت یمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 6268۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب: الامر بختمین الصلاۃ انما بھما والخشوع فیھا، رقم الحدیث 425۔ سنن نسائی، کتاب تطہیق، باب: الامر بان تمام السجود، رقم الحدیث 1117۔ سنن کبریٰ لنسائی، جلد 1، صفحہ 235، رقم الحدیث 704۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 115، رقم الحدیث 12169۔ مسند ابویعلیٰ موصلی، جلد 5، صفحہ 341، رقم الحدیث 2971)۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هل ترون فيلتي هاهنا؟ فوالله! ما يخفي علي خشوعكم ولا ركوعكم اني لاراكم من وراء ظهري.

ترجمہ: ”کیا تم یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ سے نہ تمہارے (دلوں کی) حالت اور ان کا (خشوع و خضوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارے (ظاہری حالت کے) رکوع، میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی (اسی طرح) دیکھتا ہوں (جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں)۔“

(صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب: عظۃ الامام الناس فی اتمام الصلاۃ وذكر القبلة، رقم الحدیث 408)

کتاب الاذان، باب: الخشوع فی الصلاۃ، رقم الحدیث 708۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب: الامر بتعین الصلاۃ و اتمامھا و الخشوع فیھا، رقم الحدیث 424۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 303، صفحہ 365، صفحہ 375، رقم الحدیث 8011، 8756، 8864)۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی، آخری صفوں میں ایک شخص تھا جس نے اپنی نماز خراب کر دی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اسے پکارا:

يا فلان! الاتتقي الله؟ الاتري كيف تصلي؟ انكم ترون انه يخفي على شيء مما تصنعون؟ والله اني لارى من خلفي كبادري من بين يدي.

ترجمہ: ”اے فلاں! کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ تو کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ تم یہ سمجھتے ہو جو تم کرتے ہو اس میں سے مجھ پر کچھ پوشیدہ رہ جاتا ہے، اللہ کی قسم! میں اپنی پشت کے پیچھے بھی اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 449، رقم الحدیث 9795۔ صحیح ابن خزیمہ، جلد 1، صفحہ 336، رقم الحدیث 664۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد 2، صفحہ 226)

عالم میں کیا ہے جس کی تجھ کو خبر نہیں
ذره ہے کون سا تری جس پر نظر نہیں

اور

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ ہی خدا چھپا تم پہ کروڑوں درود

دستِ اقدس کی طاقت اور محفلِ میلاد:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس کی قدرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محفل میں بیان کر کے اپنا میلاد منایا چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

خسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ فصلی قالوا:
یا رسول الله رأیناک تناول شیئا فی مقامک ثم رأیناک
تکعکعت؛ فقال: انی اریت الجنة فتناولت منها عنقودا
ولواخذته لاکلتم منه ما بقیت الدنیا۔

ترجمہ: ”نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا اور آپ
ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ
ﷺ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے کوئی چیز
پکڑی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کسی قدر پیچھے ہٹ گئے؟“
حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جنت نظر آئی تھی میں نے اس میں سے
ایک خوشہ پکڑ لیا اگر اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے کھاتے رہتے (اور
یہ ختم نہ ہوتا)۔“

(صحیح بخاری کتاب: صفة الصلاة باب البصر الی الامام فی الصلاة رقم الحدیث 715 کتاب الکسوف
باب: صلاة الکسوف جملة رقم الحدیث 4901۔ صحیح مسلم کتاب الکسوف باب: ما عرض علی
النبی ﷺ فی صلاة الکسوف من امر الجنة والنار رقم الحدیث 904 سنن نسائی کتاب الکسوف باب:
تدریقا فی صلاة الکسوف رقم الحدیث 1493۔ سنن کبریٰ لسنائی جلد 1 صفحہ 578 رقم
الحدیث 1878۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 298 رقم الحدیث 2711۔ 3374۔ صحیح ابن
حبان جلد 7 صفحہ 73 رقم الحدیث 2732۔ 2853۔ موطا امام مالک رقم الحدیث 445۔ مصنف
عبد الرزاق جلد 3 صفحہ 98 رقم الحدیث 4925۔ سنن کبریٰ للبیہقی جلد 3 صفحہ 321 رقم
الحدیث 6096۔ سنن الماثورہ للشافعی جلد 1 صفحہ 14 رقم الحدیث 47)۔

”سبحان اللہ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقا مدنی تاجدار ﷺ کے دست اقدس
کی کہ کھڑے تو زمین پر ہیں لیکن ہاتھ جنت تک پہنچا ہوا ہے۔ اور جنت کے خوشے کو
پکڑ رہے ہیں۔“

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا:
جس کو بار دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کعبہ دین و ایمان کے دونوں ستون
ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھائی کر دیا
موج بحر ساحت پہ لاکھوں سلام
جس کے ہر خط میں ہے موج بحر کرم
اس کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا نہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے زمانے کی خصوصیت
بیان کر کے اپنا میلاد منایا:**

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ان الله تعالى ادرك في الاجل المرحوم واختصر لي اختصارا
فنحن الآخرون ونحن السابقون يوم القيامة واني قائل
فولا غير فخر ابراهيم خليل الله وموسى صفي الله وانا حبيب
الله ومعى لواء الحمد القيامة۔

ترجمہ: ”جب رحمت خاص کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے
لیے کمال اختصار کیا ہم ظہور میں پہنچے اور روز قیامت رتبے میں آگے ہیں۔ اور

میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں فخر و ناز کو دخل نہیں۔ ابراہیم خلیل اللہؑ موسیٰ صلی اللہ اور میں حبیب اللہ ہوں اور میرے ساتھ روز قیامت لو اءحمد ہوگا۔“

(صحیح بخاری، رقم الحدیث 226۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث 855۔ سنن نسائی، رقم الحدیث 1367۔ سنن دارمی، جلد 1، صفحہ 29۔ البدایہ والنہایہ، جلد 6، صفحہ 305۔ مسند احمد، رقم الحدیث 7308۔ صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 2784۔ صحیح ابن خزیمہ، 1720۔ سنن کبریٰ للنسائی، رقم الحدیث 1653۔ سنن کبریٰ للبخاری، رقم الحدیث 1320۔ مسند ابوالعلی، رقم الحدیث 6269۔ مسند حمیدی، رقم الحدیث 954۔ مسند اسحاق بن راہویہ، رقم الحدیث 291۔ ابن ماجہ، رقم الحدیث 26)۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمہ اللہ کا فرمان:

آپ اس حدیث مبارکہ کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

”علماء فرماتے ہیں: اختصار لی اختصاراً کا مطلب ہے کہ مجھے اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر۔ یا میرے لئے زمانہ مختصر کیا کہ میری امت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے۔“

اقول (اب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ اس کی تشریح کرتے ہیں): وبا اللہ التوفیق، یا یہ کہ میرے لئے امت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں گناہ کم ہوں، نعمت باقی تک جلد پہنچیں۔

یا یہ کہ میری امت کے لئے طول حساب کو اتنا مختصر فرمادیا یا یہ کہ اے امت محمد! میں نے تمہیں اپنے حقوق معاف کئے، آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ۔ یا یہ کہ میرے غلاموں کے لئے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کر دے گا کہ چشم زدن میں گزر جائیں گے یا جیسے بجلی کو نڈ گئی۔

کہا فی الصحیحین یا یہ کہ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے میرے غلاموں کے لئے اس سے کم دیر میں گزر جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھے۔

کہا فی حدیث احمد و ابی یعلیٰ و ابن جریر و ابن حبان و ابن عدی و البغوی و البیہقی رحمہم اللہ۔

یا یہ کہ علوم و معارف جو ہزار ہا سال کی محنت و ریاضت میں نہ حاصل ہو سکیں وہ میری چند روزہ خدمت گزاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرمادیئے۔

یا یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لئے ایسی مختصر کر دی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہو لیا۔

یا یہ کہ مجھ پر کتاب اتاری جس کے معدود قوتوں میں تمام اشیائے گذشتہ آئندہ یا روشن مفصل بیان کیں جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم جس کی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھڑ جائیں اس سے زیادہ اور کیا اختصار متصور۔

یا یہ کہ مشرق و غرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرمادیا کہ میں ان سے جو کچھ قیامت تک اس میں ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

کہا فی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما عند الطبرانی۔

یا یہ کہ میری امت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا۔ کہا فی حدیث الصحیحین۔

یا اگلی امتوں پر جو اعمال شاقہ تھے ان سے اٹھائے پچاس نمازوں کی پانچ رہیں اور حساب کرم میں پوری پچاس زکوٰۃ میں چہارم مال کا چالیس واں حصہ رہا اور کتاب فضل میں وہی رابع کا ربع و علیٰ هذا القیاس و الحمد للہ رب العلمین۔

یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اختصار کلام ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معانی۔

(تجلی الیقین، صفحہ 105)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا معلم کائنات بن کر

مبعوث ہونا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر

اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

خرج رسول اللہ ﷺ ذات یوم من بعض حجرة فدخل المسجد

فَاذْهَبْ يَحْلِقْتَيْنِ احَدُهُمَا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ اللَّهَ وَ
الْآخَرَى يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُّ عَلَى خَيْرٍ
هُوَ لَاقِرٌّ وَنَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ اللَّهَ فَاَنْ شَاءَ اعْطَاهُمْ وَاَنْ
سَاءَ مِنْهُمْ وَهُوَ لَاقِرٌّ يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ وَاَنْمَا بَعَثْتُ مُعَلِّمًا
فَجَلَسَ مَعَهُمْ۔

ترجمہ: ”ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے حجرہ مبارک سے مسجد نبوی میں
تشریف لائے تو دیکھا کہ دو حلقے بنا کر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک جماعت
تلاوت قرآن مجید اور دعا میں مشغول ہے، اور دوسری جماعت علم دین سیکھنے اور
سکھانے میں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”دونوں جماعتیں بھلائی پر قائم
ہیں یہ لوگ تلاوت قرآن اور دعا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے چاہے تو
انہیں عطا فرمادے ورنہ رد کر دے۔ اور یہ لوگ علم دین سیکھنے سکھانے میں لگے
ہیں اور مجھے بھی معلم کائنات بنا کر بھیجا گیا ہے۔“ پھر آپ ﷺ انہی کے
ساتھ تشریف فرما ہو گئے۔“

(سنن ابن ماجہ بافضل العلماء الوفا علی طلب العلم جلد 1، صفحہ 21۔ الترمذی لابن عبد البر جلد 5
صفحہ 118۔ کنز العمال جلد 15، صفحہ 147، رقم الحدیث 28751۔ تفسیر بغوی جلد 7، صفحہ 25۔
المعنی للقرآنی جلد 1، صفحہ 11)۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ اَعْلَمُكُمْ

”میں تمہارے والد کی مثل ہوں کہ تم کو ہر مسئلہ سکھاتا ہوں۔“

(سنن ابن ماجہ باب الاستشارة بالحجرات جلد 1، صفحہ 27) (مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 247)
(فتاویٰ رضویہ قدیم جلد 6، صفحہ 459) (جامع الاحادیث جلد 5، صفحہ 5356)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے ذکر کی عظمت و فضیلت

بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: اَنْ رَبِّي وَرَبُّكَ يَقُولُ: كَيْفَ رَفَعْتَ

لَكَ ذِكْرَكَ؟ قَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ: اِذَا ذَكَرْتَ ذَكَرْتُ مَعَكَ۔

ترجمہ: ”میرے پاس جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: ”میرا اور آپ

کا رب فرماتا ہے: ”کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے تمہارا ذکر کیسے بلند کیا؟“

میں نے عرض کی: ”اللہ ﷻ خوب جانتا ہے۔“

عرض کی: ”اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”جہاں میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے

ساتھ اے محبوب! تیرا ذکر بھی ہوگا۔“

(الاشفاء بتعریف حقوق المصطفى ﷺ جلد 1، صفحہ 12۔ تفسیر ابن جریر جلد 15، صفحہ 235۔ جامع
الاحادیث جلد 5، صفحہ 356، رقم الحدیث 224)۔

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، دوسری روایت

میں یوں ہے:

جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِنْ ذِكْرِي فَخُنْ ذِكْرَكَ فَقَدْ ذَكَرْتَنِي۔

”اے محبوب! میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا اور جس نے تمہارا

ذکر کیا بیشک اس نے میرا ذکر کیا۔“

(فتاویٰ رضویہ قدیم جلد 3، صفحہ 478، جلد 9، حصہ دوم، صفحہ 128۔ جلد 9، حصہ دوم، صفحہ 306)

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر

ذکر اونچا ہے بھول ہے بالا تیرا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں

خسروا عرش پہ پھرتا ہے پھریرا تیرا

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا خاص اعزاز ”قیامت کے دن سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا آپ کو نداء کرنا“ صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يُجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَلَا تَكَلِّمُ نَفْسٌ فَائِلٌ نَدَاءَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَقُولُ: لَبِيكَ وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ.

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا تو کوئی کلام نہ فرمائے گا سب سے پہلے محمد ﷺ کو نداء ہوگی۔ حضور عرض کریں گے ”الہی! میں حاضر ہوں، خدمتی ہوں، تیرے دونوں ہاتھوں میں بھلائی ہے۔“

(کنز العمال، جلد 15، صفحہ 1852، رقم الحدیث 43391۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 2، صفحہ 9۔ درمنثور، جلد 5، صفحہ 50۔ السنۃ لابن عاصم، جلد 2، صفحہ 215)

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن مندو نے کہا:

حدیث مجمع علی صحیحۃ اسناد وثقۃ رجالہ

ترجمہ: ”اس حدیث کی صحت اسناد اور عدالت رواقہ پر اجماع ہے۔“
(مضارح المحبین، صفحہ 17)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت

”قیامت تک کی تمام چیزیں آپ ﷺ کی نظروں کے

سامنے ہیں“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے

اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ عزوجل قد رفع لی الدنیا فانظر الیہا والی

ماہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کأما انظر الی کفی ہذا جلیان من امر اللہ عزوجل جلالہ للنبیہ کما جلالہ للنبیین قبلہ.

ترجمہ: ”بیشک اللہ ﷻ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں نے اسے اور اس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے دیکھ لیا اور میرے لئے تمام چیزیں روشن ہیں جیسے دیگر انبیاء علیہم السلام کے لئے روشن تھیں۔“

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد 6، صفحہ 101۔ مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 287۔ کنز العمال، جلد 11، صفحہ 378، رقم الحدیث 31810۔ مجمع الجوامع، رقم الحدیث 4849۔ جامع الاحادیث، جلد 5، صفحہ 386، رقم الحدیث 325)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت ”جنتیوں

اور جہنمیوں کے نام مع ولدیت اور خاندان جاننا“ صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

”رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف فرما ہوئے تو آپ کے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جانتے ہو یہ دو کتابیں کیا ہیں؟“ ہم نے عرض کی: ”نہیں یا رسول اللہ ﷺ ہاں آپ خبر دیں تو معلوم ہو۔“

دائیں ہاتھ میں جو کتاب تھی اس کی طرف اشارہ کر کے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے اس میں اہل جنت کے نام، ان کی ولدیت، ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر آخر میں ان سب کا ٹوٹل لگا دیا گیا ہے۔ اب نشان میں زیادہ ہو سکتے ہیں اور نہ کم۔“

پھر آپ ﷺ نے بائیں ہاتھ کی کتاب کے بارے میں ارشاد فرمایا: ”یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے اس میں اہل جہنم کے نام، ان کی ولدیت اور ان کے خاندانوں کے نام ہیں، پھر آخر میں ٹوٹل لگا دیا گیا ہے۔“

اب ان میں نہ بھی کمی ہو سکتی ہے اور نہ زیادتی۔“
(جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 36۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 127۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد 3 صفحہ 181)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت ”اپنی

امت کے ہر شخص کو پہچاننا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے

سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عرضت علی امتی البارحة لدن هذه الحجرة حتی لا عرف
بالرجل منهم من احد کم بصاحبه.

ترجمہ: ”گذشتہ رات مجھ پر میری امت اس حجرے کے پاس میرے سامنے
پیش کی گئی۔ بے شک ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں
کوئی اپنے ساتھی کو پہچانتا ہے۔“

(صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 207۔ سنن ابوداؤد جلد 1 صفحہ 66۔ الادب المفرد صفحہ 36۔ مسند امام احمد
بن حنبل جلد 6 صفحہ 267۔ الجامع الصغیر للسیوطی جلد 2 صفحہ 36۔ انباء المصطفیٰ ﷺ صفحہ 18۔
الجامع الاحادیث جلد 5 صفحہ 399 رقم الحدیث 3261)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی بعثت کا ایک خاص

مقصد ”اپنی امت کو جہنم سے بچانا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مثلی مثلکم کمثل رجل او قد نارا فجعل الفراش والحنا
دب یقعن فیہا وهو یدبہن عنہا وانا اخذ بحجز کم عن النار
وانتم تغفلون من یدی.

ترجمہ: ”میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی پٹکیاں
اور جھینگڑا اس میں گرنا شروع ہوئے وہ انہیں آگ سے ہٹا رہا ہے۔ اور میں
تمہاری کمریں پکڑ کر تمہیں آگ سے بچا رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکلنا
چاہتے ہو۔“

(دلائل النبوة للسیوطی جلد 1 صفحہ 367۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 392۔ الترفیب
والترحیب للمذری جلد 4 صفحہ 453)

☆ حضرت سرور بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لیس منکم الا انا ممسک حوزہ الی ان یقع فی النار

ترجمہ: ”تم میں سے ایسا کوئی نہیں کہ میں اس کا کمر بند پکڑے روک نہ رہا
ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر پڑے۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی جلد 7 صفحہ 269)

☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله لم یحرم حرمة الاوقد علم انه سیطلعها منکم
مطلع الاوانی ممسک بحجز کم ان تمہافتوا فی النار کتہافت
الفراش والذباب.

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے جو حرمت حرام کی اس کے ساتھ یہ بھی جانا کہ تم میں کوئی
جھانکنے والا اسے ضرور جھانکے گا“ سن لو اور میں تمہارا کمر بند پکڑے ہوں کہ
کہیں آگ میں گر نہ پڑو جیسے پروانے اور کھیاں۔“

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 424)

سبحان اللہ! کریم آقا ﷺ نے کتنی حکمت و دانائی بھری مثال بیان کی کہ کوئی شخص
آگ جلانے جب آگ روشن ہو جاتی ہے تو پتنگے اس میں گرنا شروع ہو جاتے ہیں آگ
جلانے والا ان کو روکتا ہے وہ اس پر غالب آ جاتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری
مثال بھی ایسے ہی ہے کہ میں تمہیں پکڑ کر دوزخ سے نکال رہا ہوں تم ہو کہ اس میں گرنے پہ
زور لگا رہے ہو۔

معلوم ہوا کہ اس فانی دنیا کی لذتیں آگ ہیں ہم نا سمجھ پتنگوں کی طرح ان کا غلط استعمال کر کے اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنارہے ہیں، ہمیں اس سے بچنے کی اتنی فکر نہیں ہے جتنی ہمارے آقا ﷺ کو ہے۔

☆ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنَعَكُمْ رُغُوفٌ رَّحِيمَةٌ ﴿١٢٨﴾

(التوبہ: 128)

”مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان اور رحم فرمانے والے“۔

حضور ﷺ رو رو کر دعائیں مانگا کرتے تھے پیدا ہوتے وقت بھی آپ ﷺ کی زبان پر رب ہب لی امتی کا ورد جاری تھا۔

☆ عبدالستار خان نیازی صاحب نے کیا خوب کہا:

جن کے لب پر رہا امتی امتی
یاد ان کی نہ بھو لو نیازی کبھی
وہ کہیں امتی تو بھی کہہ یا نبی
میں ہوں حاضر تیری چاکری کے لئے

آپ ﷺ نے غاروں میں جا جا کر اور رو رو کر صرف ہمارے لئے ہی دعائیں فرمائیں۔ معراج پر گئے تو وہاں بھی عرش کے نیچے سجدے میں گر کر دعائیں مانگیں اور بروز قیامت بھی سجدے میں سر رکھ کر ہمارے لیے ہی دعائیں مانگیں گے۔

☆ کسی شاعر نے یہ منظر بڑے حسین پیرائے میں شعروں کے اندر قلمبند کیا:

تہ عرش سجدے میں سر کو جھکایا
بکھر کر زلفوں نے یہ رنگ لایا

یہ کہہ کر خدا نے نبی کو اٹھایا
کہ پیارے تیرے گیسو کیا مانگتے ہیں

یہ سن کر کہا مصطفیٰ نے الہی
یہ کہتی میرے گیسوؤں کی سیاہی

سیاہ بخت امت کی کردے رہائی
الہی یہ گیسو دعا مانگتے ہیں
خدا نے کہا تو نہ گھبرا محمد
میرے سامنے عرش پہ آ محمد

تو چاہے جسے بخشوا یا محمد
کہ پیارے تیری ہم رضا مانگتے ہیں
(صحابہ و بارک وسلم)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی نبوت کی حقانیت بیان

فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنگ حنین کے موقع ارشاد فرماتے جاتے تھے:

أنا النبي لا كذب أنا ابن عبد المطلب

ترجمہ: ”میں نبی ہوں، کچھ جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔“

(صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 427، صحیح مسلم، کتاب الجہاد، مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 280۔ سنن کبریٰ للبخاری، جلد 9، صفحہ 155۔ شرح السنۃ، جلد 11، صفحہ 64، رقم الحدیث 2706۔ مجمع الزوائد، جلد 1، صفحہ 289۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 8، صفحہ 527۔ التخصیص لابن عبد البر، جلد 6، صفحہ 225۔ المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 6، صفحہ 43۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 7، صفحہ 132۔ درمنثور، جلد 3، صفحہ 225۔ تاریخ دمشق، جلد 1، صفحہ 289۔ البدایہ والنہایہ، جلد 4، صفحہ 69)

☆ حضرت سیاح بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے:

النبي لا كذب أنا ابن العواتك من سليم

ترجمہ: ”میں نبی ہوں، کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں عبد المطلب کا بیٹا، میں ہوں ان

سیبیوں کا بیٹا، جن کا نام عاتکہ تھا۔“

(معجم الکبیر، جلد 7، صفحہ 201۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد 1، صفحہ 289۔ مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ

219۔ کنز العمال، جلد 11، صفحہ 402، رقم الحدیث 31873۔ جامع المغیر، جلد 1، صفحہ 160۔
السنن لسعد بن منصور رقم 2840۔ سلسلہ احادیث الصحیحہ لابن ابی نعیم (رقم 1569)۔

”عواتک“ کے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان

محدث بریلوی رحمہ اللہ کی تحقیق:

☆ آپ رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”منادی صاحب تیسرے امام محمد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس جوہری صاحب حجاج اور صنعانی وغیرہم نے کہا: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جدات میں سے نوکا نام عاتکہ تھا“ ابن بری نے کہا: ”وہ بارہ بیبیاں عاتکہ نام کی تھیں۔“
تین سلیمیات یعنی قبیلہ بنی سلیم سے اور دو قرشیات، دو عدوانیات ایک ایک کنانیہ اسدیہ ہندلیہ قضاعیہ ازویذہ کو فی تاج العروس۔

عبداللہ دوسی نے کہا:

بیبیاں چودہ تھیں۔ تین قرشیات، چار سلیمیات، دو عدوانیات اور ایک ہندلیہ قحطانیہ قضاعیہ، ثقیف، اسدیہ، بنو اسد خزیمہ ہے۔

ظاہر ہے کہ قلیل منافی کثیر نہیں۔ حدیث آئندہ میں آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مقام مدح و فضائل کریمہ میں اکیس پشت تک اپنا نسب نامہ ارشاد کر کے فرمایا: ”میں سب سے نسب میں افضل باپ میں افضل صلی اللہ علیہ وسلم۔“

(فتاویٰ رضویہ قدیم، جلد 30، صفحہ 295)

☆ ایک دوسرے مقام پر آپ رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”حضرت حلیہ رحمہ اللہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لئے راہ میں جاتی تھیں، تین نوجوان کنواری لڑکیوں نے وہ خدا بھاتی صورت دیکھی جوشِ محبت میں اپنی پستانیں دہن اقدس میں رکھیں، تینوں کے دودھ اتر آیا، تینوں پاکیزہ بیبیوں کا نام عاتکہ تھا۔ عاتکہ کے معنی زن شریفہ، رئیسہ، کریمہ، سراپا، عطر آلود، تینوں قبیلہ بنی سلیم سے تھیں کہ سلامت سے مشتق اور اسلام سے ہم اشتقاق ہے۔“

ذکرہ ابن عبد البر فی الاستیعاب

(شرح الزرقانی علی المصاب اللہ فی بحوالہ الاستیعاب، المتحدّث، جلد 1، صفحہ 127، دار المعرفۃ بیروت)

اقول:

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

”الحق کسی نبی نے کوئی آیت و کرامت ایسی نہ پائی کہ ہمارے نبی اکرم نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مثل اور اس سے اشل عطا نہ ہوئی۔ یہ اس مرتبے کی تکمیل تھی کہ مسیح کلمۃ اللہ صلوات اللہ وسلمہ علیہ کے کو بے باپ کنواری بتول کے پیٹ میں پیدا کیا۔ حبیب اشرف بریۃ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین عقیقہ لڑکیوں کے پستان میں دودھ پیدا فرمایا۔

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(فتاویٰ رضویہ، جلد 30، صفحہ 295)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کے اثبات کیلئے

چاند کے دو ٹکڑے کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ان اهل مكة سألوا رسول الله ان يرهم آية فآراهم انشقاق القمر مرتين۔

ترجمہ: ”اہل مکہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔“

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب: سوال المشرکین ان یرہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ، رقم الحدیث 3439۔ کتاب التفسیر، سورۃ القمر، باب: وانشق القمر، وان یروا آیۃ یعرضوا (1-2)، رقم الحدیث 4587۔ صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین واداکمہم، باب: انشقاق القمر، رقم الحدیث 2801۔ جامع ترمذی، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب: من سورۃ القمر، رقم الحدیث 3289۔ سنن الکبریٰ لمسلم، جلد 6، صفحہ 476، رقم الحدیث 1553۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 377، رقم الحدیث 3583۔ صحیح

ابن حبان جلد 4 صفحہ 420 رقم الحدیث 6495۔ مستدرک حاکم جلد 2 صفحہ 135 رقم الحدیث 3758-3761 قال الحاکم: هذا حديث صحيح۔ مسند بزار جلد 5 صفحہ 202 رقم الحدیث 1801-1802۔ مسند ابویعلیٰ جلد 5 صفحہ 30610 رقم الحدیث 2929۔ معجم الکبیر للطبرانی جلد 2 صفحہ 132 رقم الحدیث 1561۔ مسند طحاوی جلد 1 صفحہ 137 رقم الحدیث 280۔ المسند الشاشی جلد 1 صفحہ 402 رقم الحدیث 404۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

انشق القمر على عهد رسول الله فلقنتين. فستر الجبل فلقة وكانت فلقة فوق الجبل. فقال رسول الله ﷺ: اللهم اشهد. ترجمہ: ”چاند کے ٹکڑے ہونے کا واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں پیش آیا ایک ٹکڑا پہاڑ میں چھپ گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! گواہ رہنا۔“

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب: سوال المشرکین ان یرحمہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارحمہم انشقاق القمر رقم الحدیث 3437۔ کتاب التفسیر سورة القمر وانشق: وان یرد آیتہ بعرضوا 21 رقم الحدیث 4583۔ صحیح مسلم کتاب صفات المنافقین واکحاکمہم باب: انشقاق القمر رقم الحدیث 2800۔ جامع ترمذی کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن سورة القمر رقم الحدیث 3685۔ سنن کبریٰ للنسائی جلد 4 صفحہ 476 رقم الحدیث 1552)۔

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے مجھدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے بھا کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

عطش الناس يوم الحديبية والنبي ﷺ بين يديه ركة فتوضأ فجهش الناس نحوه فقال: مالكم؟ قالوا: ليس عندنا ماء نتوضأ ولا نشرب الا ما بين يديك فوضع يده في

الركوة فجعل يشرب بين اصابعه كما مثال العيون فشربنا وتوضأنا قلت: كنتم؟ قال: لو كنا مائة الف لكفانا. كنا خمس عشرة مائة.

ترجمہ: ”حدیبہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چاگل رکھی ہوئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو فرمایا، لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھپٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا ہوا ہے؟“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس نہ وضو کے لئے پانی ہے اور نہ پینے کیلئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔“ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) دست مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا۔ چنانچہ ہم سب نے (غوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔“

(سالم کہتے ہیں) ”میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”اس وقت آپ کتنے تھے؟“

انہوں نے کہا: ”اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کیلئے کافی ہو جاتا جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔“

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام رقم الحدیث 338 کتاب المغازی باب: غزوة الحديبية رقم الحدیث 3963 کتاب الاشریة باب: شرب البركة والماء المبارک رقم الحدیث 52۔ کتاب التفسیر سورة الفتح باب: اذا يابى يوتك تحت الشجر رقم الحدیث 4560۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 329 رقم الحدیث 14562۔ صحیح ابن خزیمہ جلد 1 صفحہ 65 رقم الحدیث 125۔ صحیح ابن حبان جلد 14 صفحہ 480 رقم الحدیث 6542۔ سنن دارمی صفحہ 21 رقم الحدیث 27۔ مسند ابویعلیٰ جلد 4 صفحہ 82 حدیث 2107۔ الاعتقاد للکلبی جلد 1 صفحہ 272۔ مسند ابن سعد جلد 1 صفحہ 29 رقم الحدیث 82)۔

☆ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كنا مع رسول الله ﷺ في سفر فقل الباء فقال: اطلبوا فضلة

من ماء فجاؤ واباناء فيه ماء قليل فادخل يده في الاناء ثم قال: حي على ظهورا لمبارك والبركة من الله. فلقد رأيت الماء ينبع من بين أصابع رسول الله ﷺ، ولقد كنا نسمع تسبيح الطعام وهو يؤكل

ترجمہ: ”ہم ایک سفر میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ پانی کی قلت ہو گئی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ۔“ لوگوں نے ایک برتن آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں ڈالا اور فرمایا: ”پاک برکت والے کی طرف آؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔“ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے (چشمہ کی طرح) پانی ابل رہا تھا۔ اس کے علاوہ ہم کھانا کھاتے وقت کھانے سے تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔“

صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب: انخار، رقم الحدیث: 1989، کتاب المناقب، باب: علامات النبوة فی الاسلام، رقم الحدیث: 3391-3392، کتاب المساجد، باب: الاستعانة بالتجار والصناع فی عواد المسیر والسجد، رقم الحدیث: 438، جامع ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: نمبر 6، رقم الحدیث: 3627، سنن نسائی، کتاب الجمع، باب: مقام الامام فی الخطبة، رقم الحدیث: 1396، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة والسنن لیسما، باب: ماجاء فی بدء شان المسیر، رقم الحدیث: 1417-1414، مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 226، سنن دارمی، جلد 1، صفحہ 23، رقم الحدیث: 42، صحیح ابن خزیمہ، جلد 3، صفحہ 139، رقم الحدیث: 1776-1777، مصنف عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 186، رقم الحدیث: 5253، صحیح ابن حبان، جلد 14، صفحہ 43-48، رقم الحدیث: 6506، مسند ابو یعلیٰ، جلد 6، صفحہ 114، رقم الحدیث: 3384

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أتی نبی ﷺ باناء وهو بالزوراء فوضع يده في الاناء فجعل الماء ينبع من بين اصابعه فتوضأ القوم. قال قتادة: قلت: لأنس كم كنتم؟ قال: ثلاث مائة. وزهاء ثلاث مائة. وفي

رواية لو كنا مائة الف لكفانا كنا خمس عشرة مائة. ترجمہ: ”نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ ﷺ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے برتن کے اندر اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے نکلے اور تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔“

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ ”میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”آپ اس وقت کتنے لوگ تھے۔“

تو انہوں نے جواب دیا: ”تین سو کے لگ بھگ“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”ہم اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ سب کے لئے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔“

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب: علامة النبوة فی الاسلام، رقم الحدیث: 131، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب: فی المعجزات النبی ﷺ، باب: فی المعجزات النبی ﷺ، رقم الحدیث: 2279، جامع ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: 363، موطا امام مالک، رقم الحدیث: 62، مسند شافعی، جلد 1، صفحہ 15، مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 132، رقم الحدیث: 12، سنن کبریٰ للبخاری، جلد 1، صفحہ 193، رقم الحدیث: 878، مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 316، رقم الحدیث: 31724)۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنی کلی مبارک کی برکتیں ظاہر کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

کنا يوم الحديبية اربع عشرة مائة والحديبية بئر فنزحناها حتى لم نترك فيها فطرة فجلس النبي ﷺ على شفير البئر فدعا بماء فمضمض ومج في البئر فمكثنا غير بعيد ثم استقينا حتى روينا وروا او صدرت ركائنا. ترجمہ: ”واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کے کنوئیں

سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک قطرہ نہ چھوڑا (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پانی ختم ہو جانے سے پریشان ہو کر بارگاہ رسالت ﷺ میں ہوئے) سو حضور ﷺ کنویں کے منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا، اس سے کلی فرمائی اور وہ کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر (میں پانی اس قدر اوپر آ گیا کہ) ہم اس سے پانی پینے لگے یہاں تک کہ سیراب ہوئے اور ہماری ساریوں کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔“

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبی ﷺ فی الاسلام رقم الحدیث 3384)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا:

جس کے پانی سے شاداب جان و جنان
اس دھن کی طراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنویں شیرہ جان بنے
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

حضور نبی کریم ﷺ نے سورج کو واپس پلٹا کر اپنا

میلاد منایا:

☆ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

کان رسول اللہ ﷺ یوحی الیہ وراسہ فی حجر علی بن ابی طالب فلم یصل حتی غربت الشمس فقال رسول اللہ ﷺ: اللھم ان علیا طاعتک وطاعة رسولک فارددعلیہ الشمس قالت اسماء رضی اللہ عنہا فرفعتہا فطاعت بعد ما غربت.

ترجمہ: ”نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا، وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: ”اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی

اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔“

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”میں نے سورج کو غروب ہوتے ہوئے بھی

دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔“

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 24، صفحہ 147، رقم الحدیث 147، والفظ لہ۔ مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 297۔ میزان الاعتدال، جلد 5، صفحہ 205۔ البدایہ والنہایہ، جلد 6، صفحہ 83۔ انشاء بحر یف حقوق المصطفیٰ ﷺ، جلد 1، صفحہ 400۔ انصاف الکبریٰ، جلد 2، صفحہ 137۔ اسیرۃ العلویہ، جلد 2، صفحہ 103۔ الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، جلد 15، صفحہ 197۔ مشکل الامار للعلی بن ابی طالب، جلد 2، صفحہ 9)

تیری مرضی پا گیا سورج پھر اگلے قدم

تیری انگلی اٹھ گئی تو ماہ کا کلیجہ چیر گیا

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے نبوت کے اثبات کیلئے

کھجور کا گچھہ قدموں میں بلا کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

جاء اعرابی الی رسول اللہ ﷺ فقال: بم أعرف أنك نبی؟ قال: ان دعوت هذا العنق من هذه النخلة: اتشهد أنی رسول الله؟ فدعا رسول الله ﷺ فجعل ینزل من النخلة حتی سقط الی النبی ﷺ ثم قال: ارجع فعاد فاسلم الاعرابی.

ترجمہ: ”ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ”مجھے کیسے علم ہوگا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں کھجور کے اس درخت پر لگے ہوئے اس کے گچھے کو بلاؤں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟“

پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے قدموں میں آگرا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”واپس چلے جاؤ۔“

تو وہ واپس چلا گیا۔ اس اعرابی نے (نباتات کی محبت و اطاعت رسول کا یہ منظر)

دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔

(جامع ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: فی اثبات النبی ﷺ وما قد خصه اللہ عز وجل، رقم الحدیث 3628۔ المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 12، صفحہ 110، رقم الحدیث 12622۔ تاریخ الکبیر للبخاری، جلد 3، صفحہ 3، رقم الحدیث 6۔ الاحادیث المختارہ، جلد 9، صفحہ 538-539، رقم الحدیث 527۔ الاعتقاد للکلبی، جلد 1، صفحہ 48۔ مشکاۃ المصابیح، رقم الحدیث 5924۔)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے بچپن کے حالات صحابہ

کرامتِ نبی ﷺ کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عقبہ بن عبد سلمیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: ”یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے بچپن کا عالم کیا تھا؟“

تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میری دایہ کا تعلق بنو سعد بن بکر سے تھا۔ ایک مرتبہ میں اور ان کا بیٹا اپنی بکریاں چرانے کے لئے گئے، ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ میں نے کہا: ”اے میرے بھائی! تم جاؤ اور امی جان سے ہمارے کھانے کے لئے کچھ لے آؤ۔“

میرا بھائی چلا گیا۔ میں ان جانوروں کے پاس ٹھہر گیا۔ اس دوران دوسفید پرندے جو گدھوں کی مانند تھے آئے اور ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”کیا یہ وہی ہے؟“

دوسرے نے جواب دیا: ”ہاں۔“

وہ دونوں تیزی سے میری طرف لپکے۔ انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے سیدھا نکال کر میرے پیٹ کو چیر دیا۔ پھر انہوں نے میرا دل نکال کر اسے چیر دیا۔ اور اس میں سے سیاہ خون کے دلو تھڑے نکالے۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”برف کا پانی لاؤ۔“

پھر اس نے اس پانی کے ذریعے میرے پیٹ کو دھویا۔ پھر وہ بولا: ”ٹھنڈا پانی لاؤ۔“

پھر اس نے اس کے ذریعے میرے دل کو دھویا۔ پھر وہ بولا: ”سکینت لاؤ۔“

وہ اس نے میرے دل پر چھڑک دی۔ پھر اس نے اپنے ساتھی سے کہا: ”اسے سی دو۔“

اس نے اسے سی دیا۔ اس نے اس پر مہربوت لگا دی۔ پھر اس نے کہا: ”انہیں ایک پلڑے میں رکھو اور ان کی امت کے ایک ہزار افراد کو دوسرے پلڑے میں رکھو۔“

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب میں نے دیکھا کہ ایک ہزار افراد میرے اوپر تھے اور مجھے اندیشہ ہوا کہ میرے اوپر نہ گرجائیں تو ان میں سے ایک شخص بولا: ”اگر ان کی پوری امت کے ساتھ بھی ان کا وزن کیا جائے تو ان کا پلڑا بھاری ہوگا۔“

پھر وہ دونوں چلے گئے۔ انہوں نے مجھے وہیں رہنے دیا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ ”مجھے بہت الجھن محسوس ہوئی۔ میں اپنی والدہ کے پاس گیا اور انہیں اس صورت حال کے بارے میں بتایا جو مجھے پیش آئی تھی وہ ڈر گئیں کہ شاید مجھے کوئی ذہنی مرض لاحق ہو گیا ہے۔ وہ بولیں: ”میں تمہیں اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں۔“

پھر وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوئیں اور مجھے بھی اس پر سوار کیا یہاں تک کہ ہم لوگ میری والدہ (سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا) کے پاس آ گئے۔ میری دایہ نے کہا: ”میں امانت اور اپنا ذمہ ادا کر چکی ہوں۔“

پھر انہوں نے میری والدہ کو وہ واقعہ بتایا جو میرے ساتھ پیش آیا تھا۔ تو والدہ اس سے خوف زدہ نہیں ہوئیں اور بولیں: ”جب ان کی ولادت ہوئی تھی تو میں نے دیکھا تھا کہ میرے اندر سے کوئی چیز نکلی ہے۔“

(راوی کہتے ہیں) یعنی نور نکلا (سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) جس کے ذریعے شام کے محلات روشن ہو گئے۔“

(سنن دارمی رقم الحدیث 13۔ مستدرک حاکم رقم الحدیث 17685۔ مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث 323۔ مستدرک حاکم رقم الحدیث 4230۔ الا حادو الثانی رقم الحدیث 1369)۔

☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو پہلی مرتبہ کب اس بات کا یقین علم ہوا کہ آپ نبی ہیں؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے میں اس وقت مکہ کے کھلے میدان میں تھا۔ ان میں سے ایک زمین پر اتر آیا اور دوسرا آسمان کے درمیان رہا۔ ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”کیا یہ وہی ہیں؟“

اس نے جواب دیا: ”ہاں۔“

وہ بولا ”ایک آدمی کے ساتھ ان کا وزن کرو۔“

اس آدمی کے ساتھ میرا وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر اس فرشتے نے کہا: ”دس آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔“

ان کے ساتھ میرا وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر وہ بولا: ”سوا آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔“

ان کے ساتھ میرا وزن کیا گیا تو بھی میں ہی بھاری تھا۔ پھر وہ بولا: ”ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔“

ان کے ساتھ میرا وزن کیا گیا تو بھی میرا ہی پلڑا بھاری تھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ ان لوگوں کا پلڑا ہلکا ہونے کی وجہ سے کوئی میرے اوپر نہ گر جائے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”اگر پوری امت کے مقابلے میں ان کا وزن کیا جائے تو بھی ان کا پلڑا بھاری ہوگا۔“

(سنن دارمی المقدس باب: کیف کان اول شان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 14)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں کو اپنے قدموں میں

بلا کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

”ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اسی دوران ایک دیہاتی آیا۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ”تم کہاں جا رہے ہو؟“

اس نے جواب دیا: ”اپنے گھر جا رہا ہوں۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ”کیا تمہیں بھلائی میں کوئی دلچسپی ہے؟“

اس نے جواب دیا: ”وہ کیا ہے؟“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم یہ گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ صرف وہی معبود ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔“

وہ دیہاتی بولا: ”آپ کی اس بات کی گواہی کون دے گا؟“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کیکر کا ایک درخت۔“

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو بلایا وہ درخت وادی کے کنارے پر موجود تھا۔ وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت سے تین دفعہ گواہی مانگی، اور اس نے اس بات کی گواہی دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی۔ پھر وہ واپس اس جگہ پر چلا گیا جہاں وہ موجود تھا۔

وہ دیہاتی اپنی قوم میں واپس جاتے ہوئے بولا: ”اگر ان لوگوں نے میری پیروی کی تو میں انہیں آپ کے پاس لاؤں گا اور اگر نہیں کی تو میں واپس آ جاؤں گا اور میں آپ کے ساتھ ہوں گا۔“

(مستدرک حاکم رقم الحدیث 100۔ المعجم الصغیر رقم الحدیث 264۔ سنن دارمی المقدس باب ما کرّم

☆ اللہ پر تعجبیہ من ایمان الشجر ہوا لہما تم والجن رقم الحدیث 16
☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

انی رجل من بنی عامر رسول اللہ ﷺ فقال رسول اللہ ﷺ الا اریک ایتہ قال بلی قال فاذهب قاعد تلك النخلة فدعاها فجاءت تنفز بین یدیه قال قل لها ترجع قال لها رسول اللہ ﷺ ارجعی فرجعت حتی عادت الی مکانہا ترجمہ: ”بنو عامر قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایک نشانی دول؟“

اس نے کہا: ”جی ہاں۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جاؤ اور کھجور کے اس درخت کو بلاؤ۔“ اس نے اس کھجور کے درخت کو بلایا تو وہ چلتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اس شخص نے عرض کی: ”آپ اسے حکم دیں کہ یہ واپس چلا جائے۔“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت سے کہا کہ ”واپس چلے جاؤ۔“

تو وہ اس جگہ پر واپس چلا گیا جہاں وہ موجود تھا۔“

(مسند امام احمد بن حنبل رقم الحدیث 1954۔ سنن دارمی رقم الحدیث 24)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جاء جبریل انی رسول اللہ ﷺ وهو جالس حزین وقد تخضب بالدم من فعل اهل مكة من قریش فقال جبریل یا رسول اللہ هل تحب ان اریک ایتہ قال نعم فنظر الی شجرة من ورائه فقال ادع بها فدعا بها فجاءت وقامت بین یدیه فقال مرها فلترجع فامرہا فرجعت فقال رسول اللہ ﷺ حسبی حسبی۔

ترجمہ: ”جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت غمگین بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ قریش سے تعلق رکھنے والے

اہل مکہ کی زیادتی کے نتیجے میں آپ کا خون بہت زیادہ بہہ گیا تھا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کریں گے کہ میں آپ کو ایک نشانی دکھاؤں۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ”ہاں۔“

تو حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے موجود ایک درخت کی طرف دیکھا اور عرض کی: ”آپ اسے بلائیں۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا تو وہ آکر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام عرض کی: آپ واپس جانے کا حکم دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا تو وہ واپس چلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اتنا ہی کافی ہے۔“

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث 4028۔ سنن دارمی رقم الحدیث 23۔ مسند امام احمد بن حنبل رقم الحدیث 12133)

حضور نبی کریم ﷺ نے ”اپنے ذکر کا خدا کے ذکر کے ساتھ متصل“ ہونا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نزل آدم بالہند واستوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان: اللہ اکبر اللہ اکبر! اشہدان لا الہ الا اللہ مرتین! اشہدان محمد! رسول اللہ مرتین! قال آدم: من محمد! قال: آخر ولدك من الانبیاء۔

ترجمہ: ”حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (زمین پر نزل کے بعد) انہوں نے وحشت محسوس کی تو (ان کی وحشت و تنہائی دور کرنے کے لئے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی اللہ اکبر! اللہ اکبر! اشہدان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ کہا! اشہدان محمد! رسول اللہ دو مرتبہ کہا! تو حضرت آدم

علیہ السلام نے دریافت کیا: ”محمد ﷺ کون ہیں؟“

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ”آپ کی اولاد میں آخری نبی ﷺ۔“

(تاریخ مدینہ دمشق، جلد 7، صفحہ 437۔ مسند الفردوس، جلد 4، صفحہ 6798۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 5، صفحہ 107)

☆ حضرت فضالہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ

”حضور نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دورانِ نماز اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا کہ اس نے اپنی دعا میں حضور نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجا، اس پر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عجل هذا، ثم دعاه فقال له أوغيره: إذا صلي أحدكم فليبدأ بتحميد الله والثناء عليه ثم ليصل على النبي ﷺ ثم ليدع بعد بما شاء۔

ترجمہ: ”اس شخص نے جلدی سے کام لیا“ پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلا لیا اور اسے یا اس کے علاوہ کسی اور کو (ازراہِ متقین) فرمایا کہ ”جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرے، پھر نبی کریم ﷺ (یعنی مجھ) پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگتے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔“

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ما جاء في جامع الدعوات، رقم الحديث: 3477۔ سنن ابوداؤد، رقم الحديث 1481۔ مسند احمد، جلد 6، صفحہ 18، رقم الحديث 23982۔ صحیح ابن حبان، جلد 5، صفحہ 290۔ صحیح ابن خزيمة، جلد 1، صفحہ 351، رقم الحديث 710-709۔ المستدرک للحاکم، جلد 1، صفحہ 401، رقم الحديث 989)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے نعت خواں حضرت حسان

بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حوصلہ افزائی فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

سمعت رسول الله ﷺ يقول لحسان: ان روح القدس لا يزال يؤيدك ما نأخيت عن الله ورسوله، وقالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: هجاءهم حسان، فشفي واشتفى قال حسان:

هجوت محمد فاجبت عنه وعند الله في ذاك الجزاء

هجوت محمد براحتي فإ رسول الله شيمته الوفاء

فان ابني واولده وعرضي لعرض محمد منكم وواء

ترجمہ: ”(اے حسان) جب تک تم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف

سے ان کا دفاع کرتے رہو گے روح القدس (یعنی جبرائیل علیہ السلام) تمہاری تائید کرتے رہیں گے۔“

نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ”حسان نے کفار قریش کی جھوکر کے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور اپنے آپ کو شفا دی (یعنی اپنا دل ٹھنڈا کیا)۔“

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے (کفار کی جھوٹ) کہا:

”تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی جھوکی تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جو

اب دیا ہے اور اس کی اصل جزا اللہ ہی کے پاس ہے۔ تم نے حضرت

محمد مصطفیٰ ﷺ کی جھوکی جو نیک اور ادیان باطلہ سے اعراض کرنے والے

وہ اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی فصلت وفا کرنا ہے۔ بلاشبہ میرا

باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ) محمد مصطفیٰ ﷺ کی

عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔“

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، من احب ان لا یب نبی، رقم الحديث: 3338۔ صحیح مسلم، رقم

الحديث 3490-2489۔ صحیح ابن حبان، جلد 13، صفحہ 103، رقم الحديث 5787)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے نعت خواں حضرت عامر

رضی اللہ عنہ کی حوصلہ افزائی کر کے اپنا میلا دمنایا:

☆ حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

خرجنا مع النبی ﷺ الى خيبر فسرنا ليلاً فقال من القوم
لعامر: يا عامر الاتسبعنا من هنيئاتك وكان عامر رجلاً
شاعراً فنزل يحدو بالقوم يقول:

اللهم لا لانت ما اهتدينا ولا تصدنا ولا صليتنا
فاغفر ذنوبنا ما ألقينا وثبت الأقدام ان لاقينا
والقين سكينه علينا انا اذا صيح بنا ابينا
وبالعباح عولوا علينا

فقال رسول الله ﷺ: من هذا السائق: قالوا: عامر بن
الأكوع قال: يرحمه الله رجل من القوم: وجبت.

ترجمہ: ”ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ خیبر کی جانب لگے۔ ہم رات کے
وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے کہا:
”اے عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟“

حضرت عامر شاعر تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں
حدی خوانی کرنے لگے:

”اے اللہ تعالیٰ! اگر تیری مدد و نصرت ہمارے شامل حال نہ ہوتی تو نہ ہم
ہدایت یافتہ ہوتے اور نہ ہی صدقہ کرتے اور نہ ہی نماز ادا کرتے۔ پس تو ہم پر
سکینہ نازل فرما اور جب دشمنوں سے ہمارا سامنا ہو تو اس میں ثابت قدم رکھ اور
ہم پر سکینہ نازل فرما اور دشمن ہم پر چلائے یا ہم پر حملہ آور ہو تو ہم اس کا انکار
کریں۔ (یعنی اس کا مقابلہ کریں)۔“

تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”یہ حدی خوانی کرنے والا کون ہے؟“
لوگوں نے عرض کیا: ”عامر بن اکوع ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔“

ہم میں سے ایک شخص (حضرت عمر) کہنے لگے کہ ”ان کے لئے (شہادت اور
جنت) واجب ہوگی۔“

(صحیح بخاری رقم الحدیث 3960 صحیح مسلم رقم الحدیث: 1802۔ الاحادیث المختارہ جلد 1
صفحہ 101 رقم الحدیث 5۔ المعجم الکبیر الطبرانی جلد 7 صفحہ 31 رقم الحدیث 6294)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے نعت خوانی کرنے پر بنو نجار

کی بچیوں کی حوصلہ افزائی فرما کر اپنا میلا دمنایا:

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

أن النبی ﷺ مر ببعض المدينة فإذا هو بجوار ريطرين
بدفهن ويتغنين ويقلن:

جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار

فقال النبی ﷺ: يعلم الله اني لا حبكن راذا ابن ماجه وفي

رواية: فقال النبی ﷺ اللهم بارك فيهن

ترجمہ: ”حضور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کی گلیوں سے گزرے تو چند
لڑکیاں دف بجارہی تھیں اور گاکر کہہ رہی تھیں: ”ہم بنو نجار کی بچیاں کتنی خوش
نصیب ہیں کہ محمد ﷺ (جیسی ہستی) ہمارے پاس ہے۔“

تو حضور نبی کریم ﷺ نے (ان کی نعت سن کر) فرمایا: ”(میرا) اللہ خوب جانتا
ہے کہ میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! انہیں برکت
عطا فرما۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب الغناء والدف، رقم الحدیث 1899۔ مسند ابو یعلیٰ،

وانت لها ولدت اشرفت الارض وضاءت بنورك الافق
فنحن في الفياء وفي النور وسبل الرشاد نخترق
ترجمہ: ”ہم حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ تو
حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا:
”یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کی مدح و نعت پڑھنا چاہتا ہوں۔“
تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”لاؤ مجھے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح
وسالم رکھے (یعنی تم اس طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو)۔“

تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھنا شروع کیا۔

”اور آپ ﷺ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو
(آپ کے نور سے) ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے افق عالم روشن
ہو گیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں۔ اور ہم آپ کی عطا کردہ روشنی
اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں۔“

(المسند رک اللہ تعالیٰ جلد 3 صفحہ 369 رقم الحدیث 5417۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد 4 صفحہ 213۔ مجمع
الزوائد جلد 8 صفحہ 217۔ الاصابہ جلد 2 صفحہ 274 رقم الحدیث 2247۔ الاستغاب لابن عبدالمبر
جلد 6 صفحہ 447 رقم الحدیث 664۔ حلیۃ الاولیاء جلد 1 صفحہ 36۔ صفوۃ الصفوۃ جلد 1 صفحہ 53۔ سیر
اعلام النبلاء للذہبی جلد 2 صفحہ 106)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی انگلی کے اشارے سے

آسمان سے بارش برسا کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک
میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شدید) قحط میں مبتلا ہو گئے۔ آپ ﷺ خطبہ جمعہ
ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: ”یا رسول اللہ
ﷺ! گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں مر گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ
ہمیں پانی عطا فرمائے۔“

جلد 6 صفحہ 134 رقم الحدیث 3409۔ فتح الباری، جلد 7 صفحہ 261۔ مجمع الزوائد جلد 10 صفحہ 46۔
حلیۃ الاولیاء جلد 3 صفحہ 120۔ الاحادیث المختارہ، جلد 1 صفحہ 75 رقم الحدیث 62۔ عمل الیوم واللیلۃ
للنسائی جلد 1 صفحہ 190 رقم الحدیث 229)

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ

سے اپنی نعت سن کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

قلت یا رسول اللہ: انی قد مدحت بیأمری۔ فقال

النبی ﷺ ہات وابدأ بمدحہ اللہ

ترجمہ: ”میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: ”یا رسول
اللہ ﷺ! بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور آپ ﷺ کی
نعت بیان کی ہے۔“

پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”(مجھے بھی سناؤ) اور ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد
سے کرو۔“

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 1 صفحہ 287 رقم الحدیث: 843۔ مسند احمد، جلد 4 صفحہ 24 رقم
الحدیث 15711۔ شعب الایمان للصبغی جلد 4 صفحہ 89 رقم الحدیث 4365۔ اکمل لابن عدی،
جلد 5 صفحہ 200۔ الادب المفرد للبخاری جلد 1 صفحہ 126 رقم الحدیث: 342)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس بن

عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے اپنی نعت سن کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت خرقم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

کنا عند النبی ﷺ فقال له العباس رضی اللہ عنہ بن عبد

المطلب: یا رسول اللہ انی أريد أن أمدحک

فقال النبی ﷺ ہات لا یففض اللہ فاک فأشأ العباس

رضی اللہ عنہ یقول

آپ ﷺ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھادیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر کر جمع ہو گئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برقی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ المبارک) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ ﷺ! گھرتاہ ہو رہے ہیں، لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔“

تو آپ ﷺ (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سر اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ”ہمیں چھوڑ کر ہمارے گرداگرد برس۔“

تو ہم نے دیکھا کہ اس وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں۔“

(صحیح بخاری، کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام رقم الحدیث 3389۔ صحیح مسلم کتاب الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء رقم الحدیث 897۔ سنن ابوداؤد، کتاب صلاة الاستسقاء باب رفع الیدین فی الاستسقاء رقم الحدیث 1174۔ المعجم الاوسط جلد 3 صفحہ 95 رقم الحدیث 2601۔ الاذکار لیسفر جلد 1 صفحہ 214 رقم الحدیث 612)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابی رضی اللہ عنہ کو اپنے

وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگنے کا

طریقہ سکھا کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عثمان بن عفیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أن رجلاً ضرير البصر أتى النبي ﷺ فقال: ادع الله لي أن يعافيني فقال: ادعه فأمر أيتوذاً فيحس وضوءاً ويصلي ركعتين. ويدعو بهذا الدعاء: اللهم اني أسألك وأتوجه

إليك بمحمد نبي الرحمة يا محمد إلى قد توجهت بك إلى رب في حاجتي هذه لتقضي اللهم فشفعه في.

ترجمہ: ”ایک نابینا شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے خیر دعا فیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمائیے۔“

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے۔ اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا کر دوں۔“

اس نے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) دعا فرما دیجئے۔“

رسول اللہ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا اس کے بعد یہ دعا کرنا۔ اللهم اني أسألك وأتوجه إليك بمحمد نبي الرحمة يا محمد إلى توجهت بك إلى رب في حاجتي هذه لتقضي. اللهم فشفعه في۔“ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے، اے محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں، تاکہ پوری ہو، اے اللہ! میرے حق میں سرکار دو عالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔“

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء الضعيف، رقم الحدیث 3578۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الاقامة الصلوة والسنن فیما، باب ماجاء فی الحاجه، رقم الحدیث 1385۔ سنن کبریٰ للسنائی، جلد 6 صفحہ 168 رقم الحدیث: 10494)

میلاد مصطفیٰ ﷺ پر اظہار مسرت پر کافر کے عذاب

میں تخفیف:

☆ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

قال عروة وثوبة مولاة لابی لهب كان ابولهب اعتقها فامرضعت النبی ﷺ فلما مات ابولهب اریه بعض اهله بشر حبیبة قال له ما ذالقییت قال ابولهب لم الق بعد کم غیر انی سقییت فی هذه بعثا قتی تویبة۔ ترجمہ: ”عروہ نے بیان کیا ہے کہ ثوبہ ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ہے ابولہب نے اسے آزاد کیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا۔ پس جب ابولہب مر گیا تو اس کے بعض اہل خانہ کو وہ برے حال میں دکھایا گیا اس نے اسے (یعنی ابولہب سے) پوچھا: ”تو نے کیا پایا؟“

ابولہب بولا: ”تمہارے بعد میں نے کوئی راحت نہیں پائی سوائے اس کے کہ ثوبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے جو اس (چنگلی) سے پلایا جاتا ہے۔“

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب: دامحاتکم اللاتی ارضعنکم جلد 2، صفحہ 764، رقم الحدیث 4813) اس کے علاوہ یہ واقعہ ان کتب میں بھی موجود ہے (مصنف عبدالرزاق جلد 7، صفحہ 478، رقم الحدیث 13955۔ مصنف عبدالرزاق جلد 9، صفحہ 26، رقم الحدیث 16350۔ سنن کبریٰ للبخاری جلد 7، صفحہ 164، رقم الحدیث 16350۔ شعب الایمان للبخاری جلد 1، صفحہ 261، رقم الحدیث 281۔ دلائل النبیۃ للبخاری جلد 1، صفحہ 149۔ صفوة الصفوة لابن جوزی جلد 1، صفحہ 62۔ الرضائف فی تفسیر السیرۃ النبویہ لابن ہشام جلد 3، صفحہ 98-99۔ البدایہ والنہایہ جلد 2، صفحہ 230-229۔ تاریخ دمشق الکبیر جلد 67، صفحہ 172-171۔ نصب الرایۃ جلد 3، صفحہ 168۔ فتح الباری جلد 9، صفحہ 145۔ عمدۃ القاری جلد 20، صفحہ 95۔ حقائق الانوار جلد 1، صفحہ 134۔ شرح ہجۃ الحافل للعامری جلد 1، صفحہ 41۔ الحاوی للفتاویٰ جلد 1، صفحہ 196۔ تاریخ الخلفاء جلد 1، صفحہ 222۔ الموابہ للہندیہ جلد 1، صفحہ 27۔ مدارج النبوة جلد 2، صفحہ 19۔ عرف التعریف بالمولد الشریف۔ الحاوی جلد 1، صفحہ 197)۔

اس کے علاوہ اسی حدیث کو کئی فقہین میلاد کے ایک گروہ کے محدث اعظم انور شاہ کشمیری نے ”فیض الباری جلد 4، صفحہ 278 پر، غیر مقلدین وہابیہ مجددیہ کے امام العصر ابراہیم میرسیا لکھنوی نے ”سیرۃ المصطفیٰ صفحہ 154، حاشیہ پر، وحید الزمان نے ”تیسر الباری جلد 7، صفحہ 31“ پر، اور دیوبندیوں اور ان کے مشترکہ امام عبداللہ بن محمد بن عبد الوہاب

مجددی نے ”مختصر سیرۃ الرسول“ صفحہ 13 پر میں بطور استدلال نقل کیا ہے۔

ابولہب کو خواب میں دیکھنے والا کون تھا؟

☆ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ: ”حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ”جب ابولہب مر گیا تو میں نے سال کے بعد اسے خواب میں برے حال میں دیکھا۔“ (فتح الباری جلد 9، صفحہ 145)

معلوم ہوا کہ ابولہب کو خواب میں نبی کریم ﷺ کے حقیقی چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا۔

فائدہ: مذکورہ بالا روایت سے یہ معلوم ہو گیا کہ ابولہب جیسا بد بخت کافر جس کی مذمت میں قرآن مجید کی ایک پوری سورت

”تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَہَبٍ وَتَبَّ ①“

”تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہوئی گیا۔“

نازل ہوئی، جب اسے میلاد مصطفیٰ ﷺ پر خوشی کرنے کی وجہ سے محروم نہیں رکھا گیا بلکہ اس کے عذاب میں تخفیف کر دی گئی تو ایک مسلمان جو نبی کریم ﷺ کا سچا غلام ہو اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ بارگاہِ خداوندی میں اسے کس قدر انعامات سے نوازا جائے گا۔

روایت مذکورہ پر محدثین کے تبصرے:

اکثر محدثین کرام رحمہم اللہ نے اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے سے میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانے اور محفل میلاد کے انعقاد کے ثبوت پر بطور دلیل پیش کیا ہے۔ چند ایک محدثین کی تصریحات پیش خدمت ہیں۔

شیخ القراء والمحدثین الحافظ شمس الدین محمد بن عبداللہ جزری المتوفی ١٠٥٠ھ اپنی تصنیف ”عرف التعریف بالمولد الشریف“ میں تحریر فرماتے ہیں:

فاذا کان ابولہب الکافر الذی نزل القرآن بذمہ جوزی فی النار بفرحہ لیلة مولد النبی ﷺ بہ، فاحال المسلم

الموحد من امة محمد ﷺ فبشرة مولده وبذل ما يصل اليه قدرته في محبته لعمرى انما يكون جزاءه من الله الكريم ان يدخله بفضل جنات النعيم.

ترجمہ: ”جب نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اجر میں اس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کردی جاتی ہے جس کی مذمت میں قرآن مجید میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی ہے۔ تو امت محمدیہ ﷺ کے اس مسلمان کو ملنے والے اجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت اور آپ کے عشق میں حسب استطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو اپنے محبوب ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل جنت عطا فرمائے گا۔“ (الحاوی للفتاویٰ جلد 1 صفحہ 196)

علامہ ابن جزری کی یہ عبارت درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

(حجۃ اللہ علی العالمین، صفحہ 238۔ سیرت حلبیہ جلد 1، صفحہ 137۔ تاریخ الخلفاء جلد 1، صفحہ 222۔ سبل الہدی والرشاد جلد 1، صفحہ 455۔ جواہر اسماء جلد 3، صفحہ 338۔ زرقانی علی الواہب جلد 1، صفحہ 139۔ حسن المقصد فی عمل المولود، صفحہ 66)۔

(2) حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی المتوفی 842ھ اپنی تصنیف ”موردا

اصادی فی مولد الہادی“ میں تحریر فرماتے ہیں:

قد صرح ان ابالہب یخفف عنه عندب النار فی مثل یوم الاثنین بأعتاقہ ثویبۃ مسروراً بمیلاد النبی ﷺ.

”یہ بات صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کرنے کے صلہ میں ہر سوموار کو ابولہب کے عذاب میں کمی کی جاتی ہے۔“ اس کے بعد آپ نے یہ اشعار کہے:

اذا کان هذا کافر جاء ذمه

وتبت يداہ فی یوم المجیم مغلدا

اتی انه فی یوم الاثنین دائماً
یخفف عنه للسرور باحدا
فما الظن بالعبد الذی طول عمره
باحمد مسرورا ومات موحدا

”جب ابولہب جیسا کافر و شرک جس کی مذمت میں ”تَبَّتْ يَدَا“ نازل ہوئی، وہ ہمیشہ روزِ خ میں رہے گا، یہ بات ثابت ہے کہ ہمیشہ سوموار کو نبی کریم ﷺ کے میلاد پر خوشی کرنے کی وجہ سے اس پر عذاب کم کر دیا جاتا ہے۔ تو کتنا خوش نصیب ہوگا وہ مسلمان جس کی ساری زندگی عبادتِ الہی اور میلاد شریف کی خوشیوں میں بسر ہوئی اور وہ حالتِ ایمان پر فوت ہوا“ (حجۃ اللہ علی العالمین، صفحہ 238۔ الحاوی للفتاویٰ جلد 1، صفحہ 197۔ حسن المقصد من عمل المولود، صفحہ 66)

شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ابولہب کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ:

”در اینجا سند است مراہل موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت ﷺ سرور کند و بدل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود و قرآن ہمذمت وے نازل شدہ چوں بسرور میلاد آنحضرت ﷺ و بذل شیر جاریہ وے بجمعت آنحضرت ﷺ جزا دادہ شد تا حال مسلمان کہ مملوست بجمعت و سرور و بذل مال دروے چہ باشد۔“

ترجمہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی رات محفل میلاد منعقد کرنے والوں اور اس پر خوشی منانے والوں کیلئے دلیل ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مال خرچ کریں، ابولہب جو کافر تھا جس کی مذمت میں قرآن (کی آیات) نازل ہوئی۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کے میلاد کی خوشی منائی تو اسے اس کی جزا ملی تو جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کی محبت اور خوشی میں مال خرچ کریں گے ان کی جزا کا کیا عالم ہوگا؟ (مدارج النبوۃ جلد 2 صفحہ 19)

ایک تبصرہ منکرین میلاد کے گھر سے:

مخالفین میلاد کے ایک گروہ کے پیشوا مفتی رشید احمد لدھیانوی نے لکھا ہے کہ: ”جب ابولہب جیسے بد بخت کافر کے لیے میلاد النبی ﷺ کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی امتی آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپ ﷺ کی محبت میں خرچ کرے تو کیوں کرا علیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا۔“ (احسن الفتاویٰ جلد 1، صفحہ 348-347)

☆ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا:

شب ولادت میں سب مسلمان نہ کیوں جان و مال قربان
ابولہب جیسا سخت کافر خوشی میں فیض پارہا ہے

روایت مذکورہ پر منکرین میلاد کے اعتراضات اور ان کے

تحقیقی جوابات:

اب تک ہمارے سامنے منکرین میلاد مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے پانچ اعتراضات سامنے آئے ہیں اور وہ یہ ہیں:

- 1۔ یہ روایت مرسل ہے اس لیے قابل حجت نہیں۔
- 2۔ یہ خواب کا معاملہ ہے اور خواب حجت نہیں ہوتے۔
- 3۔ یہ قرآنی نصوص کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حالت کفر پر فوت ہوئی والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:
فلا ینصف عنہم العذاب ولا ہم ینظرون
”ان کے عذاب میں تخفیف نہ کی جائے گی اور نہ ہی ان پر نظر عنایت ہوگی۔“
- 4۔ ابولہب نے ثویہ کو نبی کریم ﷺ کی ولادت کے وقت آزاد نہیں کیا تھا۔
- 5۔ میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانا ابولہب کی سنت ہے۔

اب ہم ان اعتراضات کے ترتیب وار جوابات ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔ اس سے

پہلے ایک بات ذہن نشین کر لیجئے۔

ایک ضروری بات:

یہ بات ذہن نشین رہے کہ محفل میلاد النبی ﷺ پر ہمارے ہاں یہ روایت بطور بنیاد و حجت نہیں بلکہ ہم اس روایت کو بطور تائید پیش کرتے ہیں۔
محفل میلاد النبی ﷺ کے ثبوت پر تو ہمارے پاس قرآن و سنت سے بے شمار دلائل ہیں جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

پہلا اعتراض اور اس کا جواب:

اعتراض: ”یہ روایت مرسل ہے اس لیے قابل حجت نہیں۔“

جواب: اس کے جواب میں ہم آئمہ حدیث کی آراء نقل کرتے ہیں جس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ مرسل روایت مقبول ہوتی ہے یا نہیں؟
☆ امام ذہبی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ:

”جب اجل تابعی تک مرسل روایت صحیح ثابت ہو جائے تو ”قابل حجت ہوگی۔“
(الموطأ فی علم مصطلح الحدیث: صفحہ 39)

☆ حافظ الحدیث امام اجل امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ ابن جریر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

اجمع التابعو بأسرهم علی قبول المرسل ولم یات عنہم انکار ولا عن احد من الائمة بعدہم الی رأس الماتین۔
ترجمہ: ”تمام تابعین مرسل روایت کے مقبول ہونے پر متفق ہیں۔ ان میں سے کسی سے بھی انکار منقول نہیں اس کے بعد دو سو سال تک بھی کسی امام نے انکار نہیں کیا۔“
(تدریب الراوی جلد 1، صفحہ 198)

آئمہ اربعہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل (رحمہم اللہ) اس بات پر متفق ہیں کہ حدیث مرسل قابل حجت ہوتی ہے، تین آئمہ کے نزدیک تو بغیر کسی شرط

کے اور امام شافعی کے نزدیک اس کی مقبولیت کی کچھ شرائط ہیں۔

☆ حافظ ابن عسقلانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”امام احمد کے ایک قول اور مالکی و حنفی فقہاء کے مطابق حدیث مرسل مطلقاً

مقبول ہوتی ہے۔ امام شافعی یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی اور سند (خواہ وہ سند متصل ہو یا

مرسل) سے مرسل روایت کی تائید ہو جائے تو وہ مقبول ہے ورنہ نہیں۔“

(نزهة النظر بشرح نخبه الفكر فی مصطلح الحدیث اہل الاثر صفحہ 36-37)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”نزد امام ابو حنیفہ و مالک رحمہما مقبول است مطلقاً و ایشاں گویند کہ ارسال

بجہت کمال وثوق و اعتماد است زیرا کہ کلام در ثقہ است و اگر نزد دوسے کی صحیح

نہود ارسال نمی نمود قال رسول اللہ نمی گفت و نزد امام شافعی رحمہ اللہ اگر حدیث

مرسل اعتضاد یا بدبو جھے دیگر مقبول است و از امام احمد در قول است بقولے

مقبول و بقولے توقف۔“

ترجمہ: ”امام ابو حنیفہ امام مالک رحمہما کے نزدیک مرسل روایت ہر حال میں

مقبول ہے۔ دلیل یہ ہے کہ ارسال کمال وثوق اعتماد کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ

گفتگو ثقہ میں ہو رہی ہے اور اگر وہ روایت اس ثقہ کے نزدیک صحیح نہ ہوتی تو وہ

اسے روایت کرتے ہوئے یہ نہ کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ امام

شافعی کے نزدیک اگر کسی اور ذریعہ سے مرسل کی تائید ہو جائے تو مقبول ہوگی

اور امام احمد کے دو اقوال ہیں ایک اب کے مطابق مقبول اور دوسرے کے

مطابق توقف۔“ (مقدمہ اشعة المعانی شرح مشکوٰۃ)

☆ شیخ محمود الطحان استاذ کلیۃ الشریعۃ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ نے مرسل روایت

کے متعلق تین اقوال ذکر کیے ہیں۔ ان میں سے دوسرا اور تیسرا قول ان الفاظ

میں بیان کرتے ہیں۔

(ب) صحیح: تحتج بہ عند الائمة الثلاثة فی المشہور عنہ

بشرط ان یکون المرسل ثقة ولا یرسل الا عن ثقة وحتہم

ان التابعی الثقة لا یرسل ان یقول قال رسول اللہ

الاذا سمعہ من ثقة۔

ترجمہ: ”دوسرا قول یہ ہے کہ مرسل صحیح اور قابل استدلال ہوتی ہے۔ یہ تین

آئمہ ابو حنیفہ مالک اور مشہور قول کے مطابق احمد کا قول ہے۔ بشرطیکہ ارسال

کرنے والا ثقہ ہو اور ثقہ سے ارسال کرتا ہو۔ دلیل یہ ہے کہ ثقہ تابعی کسی ثقہ

سے سنے بغیر کیسے کہہ سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

(ج) قبولہ بشرط ای یصح بشرط هذا عند الشافعی

وبعض اہل علم۔

ترجمہ: ”تیسرا قول یہ ہے کہ مرسل شرائط کے ساتھ مقبول ہوگی یہ امام شافعی اور

دوسرے اہل علم کی رائے ہے۔“ (تیسرا مصطلح الحدیث صفحہ 72)

☆ شیخ محمود الطحان کی اس عبارت نے یہ بھی واضح کر دیا کہ امام احمد بن حنبل کے مرسل

روایت میں دو اقوال ضرور ہیں۔ مگر مشہور قول یہی ہے کہ آپ کے نزدیک مرسل روایت

مقبول ہے۔

بعض احباب فوراً یہ کہہ دیتے ہیں کہ مرسل روایت کو محدثین قبول نہیں کرتے۔ تو اس

سلسلہ میں ہماری عرض یہ ہے کہ ان آئمہ اربعہ سے بڑھ کر کون محدث ہے؟ یقیناً یہ لوگ محدث

بھی ہیں مجتہد بھی اور فقیہ بھی جن کی رائے بہر طور دوسرے محدثین پر غالب و فائق ہے۔

رہا یہ کہ محدثین کے متعلق یہ کہنا کہ وہ مرسل کو کسی حال میں بھی قبول نہیں کرتے محل نظر

ہے امام ابو داؤد جو ایک عظیم محدث ہیں فرماتے ہیں کہ:

اما المراسیل فقد کان اکثر العلماء یحتجون بہا فیہا مضی

مثل سفیان الثوری و او زاعی حتی جاء الشافعی رحمہ اللہ

فتکلم فی ذلک وتابعہ علیہ احمد وغیرہ

ترجمہ: ”مراسیل سے اکثر علماء مثلاً سفیان ثوری مالک اور او زاعی جیسے لوگ

استدلال کرتے تھے مگر جب امام شافعی تشریف لائے تو انہوں نے مرسل کے بارے میں اختلاف کیا اور امام احمد وغیرہ نے ان کی اتباع کی۔“

(رسالہ ابی داؤد ابی اہل مکہ صفحہ 24)

ہم نے یہ تمام اقوال مرسل روایت کے مقام کو واضح کرنے کیلئے ذکر کیے ہیں۔ اگرچہ ہماری رائے علماء محققین کے ساتھ ہے جنہوں نے اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”اگر ارسال کرنے والے کے بارے میں معلوم و معروف ہو کہ وہ ثقہ مشہور سے ہی ارسال کرتا ہے تو پھر اس کی روایت مقبول ہوگی ورنہ نہیں۔“

☆ حافظ صلاح الدین ابوسعید خلیل التونی 761ھ نے مرسل روایت کے متعلق دس اقوال ذکر کیے ہیں اور ان میں سے مختار قول کی نشاندہی ان الفاظ میں کی ہے:

سابعها ان كان المرسل عرف من عاداته انه لا يرسل الا عن ثقة مشهور قبل والا لا وهو المختار

ترجمہ: ”ساتواں قول یہ ہے کہ ارسال کرنے کی اگر عادت معلوم ہو کہ وہ ثقہ سے ہی ارسال کرتا ہے تو اس کی روایت مقبول ہوگی ورنہ نہیں اور یہی قول مختار ہے۔“

دوسرا اعتراض اور اس کا جواب:

اعتراض: اس روایت پر دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ ”یہ خواب کا معاملہ ہے اور خواب حجت نہیں ہوتے۔“

جواب: اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے محقق العصر مفتی محمد خان قادری صاحب مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں کہ:

”اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ غیر نبی کا خواب واقعی حجت شرعی نہیں ہوتا اور نہ ہی ہم اس روایت کو بطور حجت ذکر کرتے ہیں بلکہ ہم تو بطور تائید اسے لاتے ہیں، لیکن یہ کہاں لازم آجاتا ہے کہ اس سے کوئی فائدہ ہی نہ ہو۔ قرآن نے فی

الجملہ غیر مسلم کے خواب کا سچا ہونا اور اس سے بعض حقائق کا پتہ چلانا بیان کیا ہے۔ سورہ یوسف میں ہے کہ قید خانہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھی تھے انہیں خواب آیا انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے بیان کیا، آپ علیہ السلام نے ان کو تعبیر سے آگاہ فرمایا جو واقعہ سچی ثابت ہوئیں آپ نے ان کے خواب سننے کے بعد انہیں توحید و ایمان کی طرف دعوت دی جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دونوں حالت کفر پر تھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہاں دو باتیں ہیں ایک یہ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو خواب آیا جس میں ابولہب نے کہا ثویبہ کی آزادی کی برکت سے سوموار کو میرے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور دوسری یہ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیداری کی حالت میں فرمایا: **وذلك ان النبي ﷺ ويوم الاثنين وكانت ثويبة بشريت ابالهب مولدا واعتقها.**

ترجمہ: ”کہ عذاب میں تخفیف کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کو پیدا ہوئے اور ثویبہ نے ابولہب کو ولادت کی خبر دی تو اس نے اسے آزاد کر دیا۔“

(فتح الباری جلد 10 ص 118)

تو یہ صرف خواب نہیں بلکہ صحابی رسول ترجمان القرآن کا ایک قول ہے جو صحابی وا اجتہادی ہونے کی وجہ سے مرفوع کا درجہ رکھتا ہے۔

تیسری بات یہ کہ معاذ اللہ یہ غلط قسم کا خواب تھا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیان ہی نہ کرتے اور اگر انہوں نے بیان کر ہی دیا تو دیگر صحابہ و تابعین اس کی تردید کر دیتے حالانکہ ایسی کوئی بات کتب میں نہیں بلکہ سبھی نے اسے نقل کر کے اس سے مسائل کا احاطہ کیا ہے۔

یہاں ایک سوال یہ بھی کیا جاتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بات اس لیے قابل اعتبار نہیں کہ اس وقت وہ حالت کفر میں تھے۔

اس کے جواب میں گزارش یہ ہے کہ اولاً وہ اسلام لا چکے تھے کیونکہ خواب کا واقعہ

کے تقریباً دو سال بعد کا ہے اس لئے کہ ابولہب بدر کے ایک سال بعد خواب میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اس کی ملاقات ہوئی حالانکہ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ بدر میں شرکت کیلئے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے یہ فرما دیا تھا:

من لقي العباس بن عبدالمطلب فلا يقتله فانه اخرج
كرها.

ترجمہ: ”جو عباس بن عبدالمطلب کو پائے وہ اسے قتل نہ کرے۔ کیونکہ وہ مجبوراً شریک ہوئے ہیں۔“
(اکمال فی تاریخ جلد 2 صفحہ 128)

اس کی تائید اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ جب جنگ بدر کے قیدیوں سے رہائی پانے کے لئے فدیہ طلب کیا گیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میرے پاس تو مال نہیں۔“
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے چچا! اس مال کے بارے میں بتاؤ جو ام فضل کو دے کر آئے ہو“ اس پر حضرت عباس نے عرض کیا:

الذي بعثك بالحق ما علم به احد غيروي وغيرها واني لا علم
انك رسول الله.

ترجمہ: ”مجھے قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا میرے اور میری بیوی کے سوا اس بات کو کوئی نہیں جانتا تھا اور میں جانتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔“
(اکمال جلد 2 صفحہ 123)

ثانیاً اگر ان کو حالت کفر پر تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر بھی یہ روایت قابل قبول ہے۔ کیونکہ وقت تھل اسلام شرط نہیں بلکہ وقت ادا شرط ہے۔ اور جب تابعین نے آپ سے یہ بات سنی تو اس وقت یقیناً آپ مسلمان تھے۔ محدثین نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے حالت کفر میں حضور علیہ السلام سے بات سنی پھر اس نے اسے حالت اسلام میں بیان کیا خواہ حضور علیہ السلام کا وصال ہو چکا ہو تب بھی مقبول ہے۔ ہاں اگر ظاہری حیات میں اسلام قبول کر لیا تو صحابی بھی قرار پائے گا ورنہ وہ تابعی ہوگا۔

☆ ”شرح الفیہ“ میں شیخ احمد شاہ کا قول ہے کہ:

”وہ شخص جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام لانے سے قبل کوئی بات سنی اور پھر آپ کے وصال کے بعد وہ اسلام لایا۔ مثلاً تنوخی ہرقل کا قاصد تو اب وہ اگرچہ تابعی ہے مگر حدیث اس کی متصل ہوگی۔ کیونکہ اعتبار روایت کا ہے یعنی اس نے وہ روایت حضور علیہ السلام سے کی ہے۔ اگرچہ وہ بوقت تھل مسلمان نہ تھا۔ لیکن بوقت ادا مسلمان تھا۔“

(شرح الفیہ صفحہ 26۔ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ صفحہ 68-71)

تیسرا اعتراض اور اس کا جواب:

اعتراض: ”یہ روایت قرآنی نصوص کے خلاف ہے کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حالت کفر پر فوت ہونے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

فلا يخفف عنهم العذاب ولا هم ينظرون

”ان کے عذاب میں تخفیف نہ کی جائے گی اور نہ ہی ان پر نظر عنایت ہوگی۔“

جواب: اس اعتراض کے جواب میں گزارش یہ ہے کہ ”امت مسلمہ کے مسلم اکابر و ائمہ و محدثین نے اس اعتراض کا قلع قمع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے کہ جو عمل بھی آپ کے حوالے سے ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے کافر پر بھی فضل فرماتا ہے۔ اور ابولہب سے ہفتہ وار تخفیف اس سبب سے نہیں ہوئی کہ اس نے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تھا، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر خوشی منانا ہی اس انعام کا باعث ہے۔ اور اس کا عمل کافر ہوتے ہوئے بھی اس کے عذاب میں رعایت کا سبب بن گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ عمل کرنے والا کون ہے بلکہ یہ دیکھتا ہے کہ عمل کس کے لیے کیا گیا ہے۔ اس سے غرض نہیں کہ عمل کرنے والا ابولہب ایک کافر تھا کیونکہ اس کی ساری شفقتیں تو اپنے حبیب مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں۔ اور محدثین و عظام نے روایت کا قرآن سے معارضہ کرنے والوں کے لئے اس روایت میں عملاً تطبیق بیان کر کے ”غور و فکر“ کی راہ ہموار کی ہے۔ یہاں چند محدثین کی تصریحات پیش خدمت ہیں:

☆ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

”اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ بعض اوقات آخرت میں کافر کا عمل صالح بھی اسے مفید ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ظاہر قرآن کے مخالف ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَقَدْ مَنَّآ إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ
(سورۃ الفرقان: 23)

”اور جو کچھ انہوں نے کام کیے تھے“

اولاً اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ خبر مرسل ہے کیونکہ عروہ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ کس نے ان سے بیان کیا اگر اسے متصل تسلیم بھی کر لیا جائے تو یہ خواب کا معاملہ ہے شاید خواب دیکھنے والا اس کے بعد مسلمان ہوا لہذا یہ حجت نہیں۔

ثانیاً اگر اسے ہم قبول بھی کر لیں تو اس میں احتمال یہ ہے کہ (یہ کافر کا معاملہ نہیں) بلکہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ اس پر قصہ ابوطالب دلیل ہے جو پہلے گزر چکا ہے کہ ان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی وجہ سے تخفیف ہوئی تو وہ جہنم کے نچلے طبقہ سے منتقل ہو کر سب سے اوپر آ گئے۔

☆ امام بیہقی نے فرمایا کہ ”کافر کے بارے میں جو وارد ہے کہ اس کا عمل خیر باطل ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ کافر دوزخ سے نجات پا کر جنت میں داخل نہ ہوگا۔ البتہ ممکن ہے کہ وہ اپنے اچھے اعمال کی وجہ سے کفر کے علاوہ باقی جرائم کے عذاب میں تخفیف پائے۔“

قاضی عیاض کہتے ہیں کہ ”اس بات پر اجماع ہے کہ کافر کے اعمال سے اسے نفع نہ دیں گے اور انہیں نعمتیں حاصل نہیں ہوں گیں اور نہ عذاب میں تفاوت ہے۔“

میں (ابن حجر عسقلانی) کہتا ہوں یہ بات اس احتمال کو رد نہیں کر سکتی جس کا ذکر امام بیہقی نے کیا ہے کہ جو کچھ وارد ہے وہ کفر کے ساتھ متعلق ہے کفر کے علاوہ گناہوں کے عذاب میں تخفیف سے کوئی مانع ہے؟

اور امام قرطبی نے فرمایا کہ ”عذاب میں تخفیف ابولہب کے ساتھ اور ہر اس شخص کے ساتھ مخصوص ہے جس کے بارے میں نص وارد ہے (یعنی ہر کافر کیلئے نہیں)۔“

وہاں ابن منیر نے حاشیہ میں لکھا کہ ”یہاں دو معاملات ہیں ان میں سے ایک محال ہے اور وہ یہ ہے کہ اطاعت کافر کا اعتبار اس کے کفر کے ساتھ کیا جائے گا کیونکہ اطاعت کے لیے یہ شرط ہے کہ اس میں ارادہ صحیح ہو حالانکہ یہ کافر میں نہیں پاتا۔

دوسرا یہ کہ کافر کو اس کے کسی عمل پر محض بطور فضل الہی فائدہ حاصل ہو اسے عقل محال سمجھتی۔ جب یہ ضابطے واضح ہو گئے تو جاننا چاہئے کہ اگرچہ ابولہب کا ثوب یہ کہ آزاد کرنا (اس کے کفر کی وجہ سے) مقبول اطاعت نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس پر تخفیف فرمائی ہو جیسے کہ اس نے ابوطالب کے معاملے میں فضل فرمایا عذاب ماننے یا نہ ماننے والوں میں شریعت کے تابع ہیں۔ (ہماری عقل یہاں نہیں آ سکتی)۔

میں (ابن حجر عسقلانی) کہتا ہوں کہ ابن منیر کی تقریر کا تہہ یہ ہے کہ یہ فضل (عذاب کا کم ہونا) اس ذات مبارک کی تعظیم کی وجہ سے ہے جس کیلئے کافر سے عمل ماہوا۔ (تو یہ کافر کی تعظیم نہیں بلکہ نبی کی تعظیم کی وجہ سے ہوا ہے)۔

2: امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی گفتگو کرتے ہوئے مزید لکھا ہے کہ:

فی هذا الحديث من الفقہ ان الکافر قد يعطى عوضاً من اعماله التي ان منها قربۃ لاهل الايمان بالله كما في حق ابی طالب غیر ان التخفيف عن ابی طالب وذاك لنصرة ابی طالب لرسول الله ﷺ وحياطته له او عداؤه ابی لهب له

”اس حدیث سے یہ مسئلہ واضح ہو رہا ہے کہ بعض اوقات کافر کو بھی اس کے ان اعمال کا ثواب ملتا ہے جو اہل ایمان کیلئے قربت کا درجہ رکھتے ہیں جیسے کہ ابوطالب کے حق میں فرق صرف یہ ہے کہ ابولہب پر ابوطالب سے تخفیف کم ہے اور وہ اس لئے کہ ابوطالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد و حفاظت کی اور ابولہب نے عداوت کی تھی۔“

(عمدة القاری جلد 20 صفحہ 95)

3: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: روایت میں ہے کہ:

”ابولہب نے کہا: ”میں نے تمہارے بعد آرام نہیں پایا سوائے اس کے کہ ثویبہ لونڈی آزاد کرنے پر مجھے اتنا پانی پلا یا جاتا ہے۔“

اور (یہ کہتے ہوئے) اس نے سہابہ (شہادت کی انگلی) اور انگوٹھے کے درمیانی فاصلے کی طرف اشارہ کیا۔

صحیح بخاری کے علاوہ دیگر روایات میں ہے کہ اس کے اہل خانہ میں سے جس فرد نے اُسے بہت بری حالت میں دیکھا تو اس نے کہا: ”میں نے تمہارے بعد کوئی آرام نہیں پایا سوائے اس کے کہ ہر سوموار کے روز میرے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے۔“

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سوموار کے دن ہوئی اور ثویبہ نے ابولہب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری سنائی تھی اور اسے کہا تھا: ”کیا تجھے پتہ چلا ہے کہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے ہاں تیرے بھائی عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا پیدا ہوا ہے؟“

(اس پر خوش ہو کر) ابولہب نے اس سے کہا: ”جا تو آزاد ہے۔“

اس (خوشی منے) نے اُسے دوزخ کی آگ میں فائدہ پہنچایا۔“

(الروض الاتف' جلد 3، صفحہ 99-98)

(4) امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ”یہ خصائص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہے

کہ کفار کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا صلہ عطا کیا جاتا ہے۔

وهذا ايضا لان الاحسان كان مرجعه الى صاحب النبوة فلم يضع.

ترجمہ: ”اور یہ اس لیے ہے کہ ابولہب کے احسان کا مرجع ذات نبوت تھی اس لئے اس کا عمل ضائع نہیں کیا گیا۔“ (شعب الایمان جلد 1، صفحہ 661)

(5) امام کرمانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

یحتمل أن يكون ما يتعلق بالنبي صلی اللہ علیہ وسلم مخصوصا من ذلك. ترجمہ: ”اس واقعہ کو اس پر محمول کیا جائے گا کہ وہ اعمال جن کا تعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہو ان کے ذریعے کافر کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔“ (الکواکب الدراری جلد 19، صفحہ 79)

اس کے علاوہ امام سیوطی، امام قسطلانی، علامہ حلبی، علامہ محمد عبد الباقی زرقانی، امام ابن جزری، علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی، علامہ ابن عابدین شامی، علامہ حسین بن دینار محمد بکری، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حافظ ابن قیم، انور شاہ کشمیری، رشید احمد لدھیانوی، عبد اللہ بن محمد صجدی، ابراہیم میر سیالکوٹی اور وحید الزمان حیدر آبادی نے بھی اس واقعہ کو نقل کیا ہے اور اس سے تخفیف عذاب پر استدلال کیا ہے

چوتھا اعتراض اور اس کا جواب:

اعتراض: ”ابولہب نے ثویبہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت آزاد نہیں کیا تھا۔“

جواب: ”جواباً گذارش یہ ہے کہ ثویبہ کی آزادی کے متعلق اہل سیر کے تین آراء ہیں ایک یہ کہ ابولہب نے انہیں ہجرت کے بعد آزاد کیا تھا۔“

دوسری یہ کہ ابولہب نے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے آزاد کر دیا تھا۔ اور تیسری یہ کہ ابولہب نے ثویبہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اسی وقت آزاد کر دیا۔ لیکن اس کے متعلق صحیح موقف یہی ہے کہ ابولہب نے ثویبہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت ہی آزاد کیا تھا اس پر محدثین اور اہل سیر کے تصریحات ملاحظہ فرمائیں۔

1: صحیح بخاری کی روایت میں یہ تصریح ہے کہ ابولہب کے عذاب میں تخفیف کی وجہ کیا ہے؟ ”بعثتني ثويبة“ یعنی ثویبہ کی آزادی۔ اگر یہ آزادی پہلے ہی عمل میں آچکی ہوتی یا ہجرت کے بعد ہوتی تو پھر اسے یہاں پر علت بنانے کا کیا مقصد؟

5: امام محمد بن یوسف صلی اللہ علیہ شامی "صاحب الضرر" کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ:
 اختلافوا متی اعتقها فقیل اعتقها حین بشرته بولادة
 رسول الله ﷺ هو الصحيح.
 ترجمہ: "ثویبہ کی آزادی کے بارے میں اختلاف ہے ایک رائے یہ ہے کہ
 ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے وقت اسے آزادی ملی تھی یہی رائے صحیح
 ہے۔ (باقی آراء غلط ہیں)۔" (سبل الحمدی والرشاد: جلد 1، صفحہ 458)

مخالفین میلا دے مستند علماء کی تصریحات:

اس کے بعد ہم اسی اعتراض کا جواب مخالفین کے معتبر و مستند علماء کے حوالے سے
 دیتے ہیں تاکہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

1: حافظ ابن قیم نے لکھا ہے کہ:

ولما ولد النبي ﷺ بشرته به ثوبية ابالهب وكان مولاهما وقالت
 قد ولد الليلة لعبد الله ابن فاعتقها ابولهب مسرورا به
 ترجمہ: "جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ثویبہ نے اپنے آقا ابولہب کو
 ولادت کی خوشخبری دی اور کہا کہ "آج رات تیرے بھائی عبد اللہ کے ہاں بیٹا
 ہوا ہے۔"

تو ابولہب نے خوشی میں اسے آزاد کر دیا۔" (تخمة المورود باحكام المولود: صفحہ 19)
 2: ان کے محدث اعظم نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے لکھا ہے کہ: "ثویبہ
 جسے ابولہب نے وقت بشارت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کر دیا تھا"

(اشماء العبر یہ صفحہ 13)

3: ان وہابیوں کے امام العصر ابراہیم میرسیا لکھوٹی نے بھی یہ تسلیم کیا ہے کہ "ثویبہ کو
 ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں آزاد کیا گیا جس کی وجہ سے ابولہب کو ثواب اور راحت
 ملی اور اس کے مخالف موقف کی تردید کی ہے۔ ملاحظہ ہو:

(سيرة المصطفى صفحہ 154-155 حاشیہ)

(صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 764)

2: حافظ ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں کہ:

اعتقها من ساعته فجوزى بذلك لذلك.

ترجمہ: "تو ابولہب نے اسے اسی وقت آزاد کر دیا جس کی وجہ سے اسے جزا
 دی گئی۔" (البدایہ والنہایہ جلد 2 صفحہ 273)

3: امام ابوالقاسم سہلی سے متعدد علماء خصوصاً حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام عینی نے یہ
 روایت نقل کی ہے جس میں صراحت ہے کہ:

وكانت ثوبية بشرت ابالهب بمولده فاتقها

ترجمہ: "ثویبہ نے ابولہب کو بشارت سنائی تو اس نے اسے آزاد کر دیا۔"

(الروض الانف جلد 2 صفحہ 9 فتح الباری جلد 9 صفحہ 145 - عمدۃ القاری جلد 20 صفحہ 5)

4: امام محمد بن عبدالباقی زرقانی نے بھی دوسرے دو اقوال کو رد کرتے ہوئے اسی قول
 کو علی الصحیح قرار دیا: چنانچہ آپ لکھتے ہیں

(اعتقها) ابولہب (حین بشرته بولادته عليه السلام) علی
 الصحيح فقالت له اشعرت ان امة قد ولدت غلاما
 خيك عبدالله فقالها اذهبي وقيل انما اعتقها بعد الهجرة
 قال الشامي وهو ضعيف. وقد روى انه اعتقها قيل ولادته
 بدهر طویل

ترجمہ: "صحیح یہ ہے کہ جب ثویبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی اطلاع
 دی تو ابولہب نے اسے آزاد کر دیا تھا ثویبہ کے کلمات یہ تھے: "اے ابولہب!
 کیا تجھے علم نہیں کہ ہاں تیرے بھائی عبد اللہ کا بیٹا ہوا ہے۔"

ابولہب نے اسے ہجرت کے بعد آزاد کیا۔ امام شامی نے فرمایا: "یہ قول
 ضعیف ہے۔" اور یہ بھی مروی ہے کہ اسے ابولہب نے ولادت سے کافی عرصہ
 پہلے آزاد کر دیا تھا۔" (زرقانی علی المواہب جلد 1 صفحہ 138)

ان تمام تصریحات سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی کہ ابولہب نے ثویبہ کو نبی کریم ﷺ کی ولادت کے وقت ہی آزاد کیا تھا اور یہی صحیح موقف ہے اس کے علاوہ دوسرے دونوں موقف غلط ہیں۔

ان مسائل میں ہے ذرا ژرف نگاہی درکار
یہ حقائق ہیں تماشائے لب بام نہیں

پانچواں اعتراض اور اس کا جواب:

اعتراض: ”میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانا ابولہب کی سنت ہے۔“

جواب: ”میلاد النبی ﷺ کو سنت ابولہب کہنا سراسر غلط اور جہالت کی انتہا ہے۔ کیونکہ ابولہب نے آپ ﷺ کی ولادت پر جو خوشی کا اظہار کیا تھا وہ نبی سمجھ کر نہیں بلکہ بھتیجا سمجھ کر کیا تھا۔ اگر وہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا نبی سمجھ کر خوشی کا اظہار کرتا تو اسے دولت ایمان نصیب ہو جاتی، لیکن چونکہ میلاد کی نسبت حضور ﷺ کی طرف تھی اس لیے اسے محروم نہیں رکھا گیا۔ تو اب واضح ہو گیا کہ سنی مسلمان آپ ﷺ کو بھتیجا نہیں بلکہ امام الانبیاء ﷺ سمجھ کر میلاد مناتے ہیں۔“

ابولہب کی سنت تو وہ پوری کر رہے ہیں جو اپنے بیٹوں بھانجوں اور بھتیجیوں کا ”میلاد“ ان کی پیدائش کی خوشیاں مناتے ہیں، لیکن نبی کریم ﷺ کے میلاد منانے پر فتوے جاڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اپنے متعلق کچھ سوچنا چاہئے!

اے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا ہی گھر نہ ہو

خاتمہ الکتاب

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، حضور نبی کریم ﷺ کی نظر رحمت، حضور غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے باطنی فیض، بزرگان دین ڈھوڈا شریف کے روحانی تصرف اور والدین و اساتذہ کی دعاؤں سے آج یکم شوال (برموقع عید الفطر) 1431ھ / 11 ستمبر 2010 بروز ہفتہ بعد از نماز عصر یہ کتاب ”میلاد مصطفیٰ ﷺ“ بزبان مصطفیٰ ﷺ پایہ تکمیل کو پہنچی۔

آج مسلمان عید الفطر منا رہے ہیں۔ لیکن میرے لئے آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو عیدیں اکٹھی کر دی ہیں۔ ایک عید الفطر اور دوسری اس کتاب کی تکمیل جو میں نے 3 ربیع الاول شریف 1431ھ / 19 فروری 2010ء بروز جمعرات بعد از نماز فجر شروع کی تھی۔

میلاد شریف کا سہانا موسم تھا۔ میرا جی چاہ رہا تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف پر کچھ لکھوں، پھر موضوع کا انتخاب ایک اہم مسئلہ تھا۔ کیونکہ اس موضوع پر علماء سلف و خلف نے دفاتر کے دفاتر تحریر کر دیں ہیں۔ اسی سوچ و بچار میں تھا کہ میرے ذہن میں چند موضوعات کے نام آئے۔ جن میں سے یہ موضوع بطور خاص ”میلاد مصطفیٰ ﷺ“ بزبان مصطفیٰ ﷺ میرے ذہن میں رسول اللہ ﷺ کی نظر رحمت سے القاء ہوا۔ میں نے اس موضوع پر لکھنے کی ضرورت بھی محسوس کی، کیونکہ میرے ناقص علم کے مطابق ابھی مستقل طور پر اس موضوع پر کام نہیں ہوا، اگرچہ کتب میں متفرق مواد موجود ہے۔ میں نے کتب کی اوراق گردانی کر کے مخصوص مواد کو مرتب کر دیا۔

کتاب لکھتے وقت میں نے اختصار کو ملحوظ خاطر رکھا، کیونکہ آج کل بڑی کتابیں پڑھنے کا رجحان ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اگر سارا مواد اکٹھا کیا جاتا تو کئی جلدوں میں کتاب مکمل ہو سکتی تھی۔ میں اسی وجہ سے آج دو عیدیں منا رہا ہوں۔ آج کے دن میں بہت زیادہ مسرور

ماخذ و مراجع

کتاب ہذا "میلاہ مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ" کی ترتیب و تدوین میں درج ذیل کتب سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	کتاب	مصنف
1	قرآن مجید	تنزیل میں رب العلمین
2	صحیح بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری: متوفی 256ھ
3	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری: متوفی 261ھ
4	سنن ابوداؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بھستانی: متوفی 275ھ
5	جامع ترمذی	امام ابو نعیم محمد بن عیسیٰ ترمذی: متوفی 279ھ
6	سنن نسائی	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی: متوفی 303ھ
7	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی: متوفی 273ھ
8	مسند احمد	امام احمد بن حنبل: متوفی 241ھ
9	مشکوٰۃ المصابیح	امام ولی الدین تبریزی: متوفی 742ھ
10	المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی: متوفی 360ھ
11	حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی: متوفی 430ھ
12	دلائل النبوة	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی: متوفی 458ھ
13	صحیح ابن حبان	امام ابو حاتم محمد بن حبان: متوفی 354ھ
14	تاریخ کبیر	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری: متوفی 256ھ
15	مسند طحاوی	امام ابوداؤد سلیمان بن داؤد حارورطیسی: متوفی 204ھ
16	مسند الفردوس	حافظ ابو شجاع شیریہ بن شہر دار دہلی

ہوں، شاید کہ میری 20 سالہ زندگی میں یہ پہلی ایسی عید ہے۔

کتاب کا مسودہ تیار کرنے کا کام میں ربیع الاول شریف میں کرتار ہا، لیکن اس کے بعد دیگر تعلیمی و تحریری مصروفیات آڑے آ گئیں، جس کی وجہ سے یہ کام کا سلسلہ بالکل منقطع ہو گیا۔ پھر رمضان المبارک کے چند دنوں کو میں نے اس کام کے لئے منتخب کیا۔ مسودہ پر نظر ثانی اور دیگر اضافہ جات کئے۔ پھر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مجھے اپنے مرشد خانے آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات میں اجتماعی اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ کے فضل و کرم سے میرا یہ اس جگہ پر تیسرا اعتکاف تھا۔ آج پھر میں نے مسودہ پر نظر ثانی کر کے اس کو مکمل کر دیا۔

اس کتاب کی تکمیل کے دوران میں نے دیگر تعلیمی مصروفیات کے علاوہ یہ چھ (6) کتابیں مکمل کیں۔ 1۔ جنت کے حسین مناظر۔ 2۔ جنت کی تکلیفیں۔ 3۔ موت کے مناظر۔ 4۔ شان اولیاء احمد علیہم السلام۔ 5۔ پیارے رسول ﷺ کی پیاری پیاری باتیں۔ 6۔ قرآن وحدیث کے بکھرے موتی۔ اور ساتویں کتاب "ہدایۃ المسلمین من احادیث سید المرسلین ﷺ" کا مسودہ مکمل ہونے کے بالکل قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ اس کو میرے لئے میرے والدین، میرے اساتذہ کرام، اور میرے تمام دوست احباب کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین بجاہ طہ و سین سنہ 1442ھ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی رسول خیر خلقہ محمد و علی الہ

و اصحابہ و بارک و سلم

(خادم اسلام) محمد تنویر قادری و نالوی

ڈائریکٹر: ادارہ قاسم المصنفین آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف گجرات

و: قادری ریسرچ سنٹر المتوطن پیر مولا ڈالہ ڈاکخانہ کوٹ جیل

تحصیل برنالہ ضلع بھمبر، آزاد کشمیر۔

موبائل: 0341.4165880

17	مجمع الزوائد	حافظ ابو بکر عثمی
18	مسند الشامیین	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی: متوفی 360ھ
19	مخصائص الحبيب	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی: متوفی 911ھ
20	المنتظم	شیخ ابو الفرج عبد الرحمن ابن جوزی: متوفی 579ھ
21	الهدایہ والنہایہ	حافظ عماد الدین بن عمر ابن کثیر: متوفی 774ھ
22	السیرۃ النبویہ	امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر: متوفی 571ھ
23	سنن کبریٰ	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی: متوفی 303ھ
24	سنن کبریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن یحییٰ: متوفی 211ھ
25	المصنف	امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام صنعائی: متوفی 211ھ
26	مسند ابو یعلیٰ	امام ابو یعلیٰ احمد بن علی بن شی موصلی: متوفی 307ھ
27	فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی: متوفی 852ھ
28	تہذیب الاسماء واللغات	امام بیہقی بن شرف نووی: متوفی 677ھ
29	تہذیب التہذیب	حافظ شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی: متوفی 856ھ
30	تہذیب الکمال	امام ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن مزنی: متوفی 742ھ
31	حسن المقصد فی عمل المولد	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی: متوفی 911ھ
32	اشفاہ بحرف حق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	قاضی ابو الفضل عیاض ماکھی: متوفی 544ھ
33	زرقانی علی الموابہب	علامہ محمد زرقانی بن عبد الباقی: متوفی 1122ھ
34	مدارج النبوة	شیخ عبد الحق محدث دہلوی: متوفی 1053ھ
35	مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان القاری: متوفی 1014ھ
36	مطالع الاسرار	علامہ محمد مہدی فارسی
37	روح المعانی	امام ابو الفضل شہاب الدین سید محمود دہلوی: متوفی 1270ھ
38	کتوبات شریف	مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی: متوفی 1034ھ

39	مخصائص کبریٰ	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی: متوفی 911ھ
40	در منثور	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی: متوفی 911ھ
41	تفسیر ابن کثیر	حافظ عماد الدین بن عمر ابن کثیر: متوفی 744ھ
42	الجزء المفقود من مصنف عبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام: متوفی 211ھ
43	شرح شفاء	علامہ ملا علی بن سلطان القاری: متوفی 1014ھ
44	مولد اردوی	امام ملا علی بن سلطان القاری: متوفی 1014ھ
45	کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلوانی: متوفی 1162ھ
46	السیرۃ الخلیفہ	امام علی بن برہان الدین حلبی: متوفی 1404ھ
47	تہذیب التہذیب	الشیخ محمد دیار بکری
48	فیوض الحرمین	امام الشاہ ولی اللہ محدث دہلوی 1174ھ
49	سر الاسرار	حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی
50	الحدائق النوریہ	الشیخ عبد الغنی نابلسی
51	توارخ حبیب اللہ	مفتی عنایت اللہ کاکوری
52	الذخائر الامجدیہ صلی اللہ علیہ وسلم	السید محمد بن علوی الماکھی
53	تفسیر نیشاپوری	علامہ نظام الدین حسین بن محمد قسطنطینی: متوفی 728ھ
54	شرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	الشیخ عبد الملک بن ابی عثمان نیشاپوری: متوفی 506ھ
55	الوفاء باحوال المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	ابو الفرج عبد الرحمن ابن جوزی: متوفی 597ھ
56	الموابہب الدنیہ	امام شہاب الدین احمد بن قسطنطینی: متوفی 923ھ
57	تاریخ لام الملوک	امام ابو جعفر بن جریر طبری: متوفی 310ھ
58	صفوة الصفوة	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی: متوفی 597ھ
59	لغات المعارف	ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد ابن رجب حلبی: متوفی 798ھ
60	سنن دارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمن: متوفی 255ھ

61	الطبقات الکبریٰ	امام محمد بن سعد بن منیع البهاسمی البصری: متوفی 230ھ
62	المستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری: متوفی 405ھ
63	موارد الظمآن	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر تہمتی: متوفی 807ھ
64	أسیرۃ النبوة	أشیخ محمد بن اسحاق بن یسار: متوفی 151ھ
65	اکامل فی التاریخ	امام علی محمد بن عبد اکرم شیبانی جزری: متوفی 241ھ
66	تاریخ دمشق الکبیر	امام ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر: متوفی 571ھ
67	السیرة النبویة	ابو محمد عبد الملک بن هشام: متوفی 213ھ
68	المصنف	حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی: متوفی 235ھ
69	جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی: متوفی 911ھ
70	کنز العمال	علامہ علی قلی بن حسام الدین ہندی: متوفی 975ھ
71	المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی: متوفی 360ھ
72	المطالب العالیہ	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی: متوفی 852ھ
73	جامع الاحادیث	مولانا حنیف رضا خان بریلوی
74	فتاویٰ رضویہ	امام احمد رضا خان محدث بریلوی: متوفی 1340ھ
75	تجلی الیقین	امام احمد رضا خان محدث بریلوی: متوفی 1340ھ
76	اللائلی المصنوعة	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی: متوفی 911ھ
77	المعجم الصغیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی: متوفی 360ھ
78	شرح صحیح مسلم	علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی
79	تطہیر المحتالین	امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی: متوفی 973ھ
80	تدریب الراوی	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی: متوفی 911ھ
81	کتاب الاذکار	امام محی الدین ابو زکریا بن شرف نووی: متوفی 676ھ
82	اختصار علوم الحدیث	حافظ غلام الدین بن عمر ابن کثیر: متوفی 774ھ

83	فتح المغیث	علامہ شیخ عبد الرحمن ستاوی: متوفی 902ھ
84	الانتباء فی سلاسل الاولیاء	الشاہ ولی اللہ محدث دہلوی: متوفی 1174ھ
85	الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری: متوفی 656ھ
86	موطا امام مالک	امام مالک بن انس: متوفی 179ھ
87	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی: متوفی 458ھ
88	مسند حمیدی	امام ابو بکر عبد اللہ بن حمیدی: متوفی 219ھ
89	مسند ابو عوانہ	امام ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق: متوفی 366ھ
90	اشمائل احمدیہ	امام ابو یحییٰ محمد بن یحییٰ ترمذی: متوفی 279ھ
91	مسند بزار	امام ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الحاق بزار: متوفی 292ھ
92	تویر الحوائک	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی: متوفی 911ھ
93	کتاب الاعتقاد	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی: متوفی 458ھ
94	سیر اعلام النبلاء	امام خمس الدین محمد بن عثمان الذہبی: متوفی 748ھ
95	فیض القدیر	علامہ عبد الرؤف مناوی: متوفی 1003ھ
96	النہ	أشیخ ابو بکر عمرو بن شاک شیبانی: متوفی 287ھ
97	حداق بخشش	امام احمد رضا خان محدث دہلوی: متوفی 1340ھ
98	مسند امام اعظم	امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت: متوفی 150ھ
99	معالم القریل	امام ابو یحسین بن مسعود فرابغوی: متوفی 516ھ
100	تفسیر مظہری	علامہ ثناء اللہ پانی پتی: متوفی 1810ھ
101	تویر المقباس	سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
102	تفسیر جلالین	علامہ جلال الدین علی بن امام جلال الدین سیوطی
103	کنوز الحقائق	علامہ عبد الرؤف المناوی: متوفی 1003ھ

104	کتاب الثقات	امام ابو حاتم محمد بن حبان: متوفی 354ھ
105	الاحادیث المختارة	الشیخ محمد بن عبد الواحد مقدسی جعفی: متوفی 243ھ
106	تاریخ جرجان	الشیخ ابو قاسم حمزہ بن یوسف جرجانی: متوفی 428ھ
107	الحادی للفتاوی	امام جلال الدین ابو بکر سیوطی: متوفی 911ھ
108	الاستیعاب فی معرفة الاصحاب	حافظ ابو عمرو یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر: متوفی 463ھ
109	الاصابہ	حافظ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی: متوفی 852ھ
110	جامع الاحادیث	امام جلال الدین بن ابی سیوطی: متوفی 911ھ
111	التبہید	امام ابو یوسف بن عبد اللہ بن محمد ابن عبد البر: متوفی 463ھ
112	مسند عبد بن حمید	ابو محمد بن اکی عبد بن حمید: متوفی 249ھ
113	السند	امام ابو بکر محمد بن بارون الرویانی: متوفی 307ھ
114	مراۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی
115	الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی: متوفی 911ھ
116	سنن دارقطنی	امام علی بن عمر دارقطنی: متوفی 285ھ
117	السند	الشیخ الحق بن راہویہ
118	جامع العلوم والحکم	شیخ ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد ابن رجب خلیلی: متوفی 795ھ
119	سنن صغری	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی: متوفی 458ھ
120	اسنن الماثورہ	امام محمد بن ادیس شافعی: متوفی 204ھ
121	المغنی	شیخ ابو محمد عبد اللہ بن احمد مقدسی: متوفی 620ھ
122	صغیح الخیین	امام احمد رضا خان محدث بریلوی: متوفی 1340ھ

123	شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود یقوی: متوفی 516ھ
124	اسنن	شیخ ابو عثمان سعید بن منصور خراسانی: متوفی 227ھ
125	السند	امام محمد بن ادیس شافعی: متوفی 204ھ
126	میزان الاعتدال	حافظ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی: متوفی 748ھ
127	مشکل الآثار	امام احمد بن محمد طحاوی: متوفی 321ھ
128	الجامع لاحکام القرآن	امام ابو عبد اللہ محمد بن انصار: متوفی 671ھ
129	حبیبہ اللہ علی العالمین	امام محمد بن یوسف بخاری: متوفی 135ھ
130	سبل الہدی والارشاد	علامہ یوسف صالحی شافعی
131	جواہر انوار	امام محمد یوسف بخاری: متوفی 1350ھ
132	آؤ میاد مسائل	ابو الحقائق علامہ غلام مرتضی ساقی مجددی مدظلہ العالی
133	محفل میاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ	علامہ مفتی محمد خان قادری مدظلہ العالی
134	فتاویٰ عبدالحی	علامہ عبدالحی ککھڑی
135	الموقفۃ فی علم اللہ	امام شمس الدین محمد بن عثمان الذہبی: متوفی 748ھ
136	زہدۃ النکمر بشرح الامام الفکر	حافظ شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی: متوفی 852ھ
137	اختصارات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی: متوفی 1053ھ
138	تیسرے مصطلح الہدیث	الشیخ محمود الطحان
139	شرح الفیہ	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی: متوفی 911ھ
140	عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی: متوفی 855ھ
141	الروض الانف	امام سبکی
142	حضور صلی اللہ علیہ وسلم مالک و مختار	ابو الحقائق علامہ غلام مرتضی ساقی مجددی مدظلہ العالی

کتاب علماء منکرین میلاد

143	تحفۃ المولود	ابن قیم جوزیہ متوفی 751ھ
144	فتاویٰ نذیریہ	نذیر احمد دہلوی
145	فتاویٰ ثنائیہ	ثناء اللہ امرتسری
146	فتاویٰ ستاریہ	عبد الستار دہلوی
147	فتاویٰ علمائے احمدیہ	عبد اللہ روپڑی
148	مختصر سیرۃ الرسول	عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی
149	اشماتہ العہدیۃ	نواب صدیق حسن خان بھوپالی
150	تیسرا بہاری	وحید الزمان حیدر آبادی
151	سیرۃ المصطفیٰ	ابراہیم میر سیالکوٹی
152	سلسلہ احادیث الصحیحہ	ناصر الدین البہانی
153	صلوۃ التسبیح	عبد اللہ عقیف
154	احسن الکلام	عبد الغفور اثری سیالکوٹی
155	مسک الختام	نواب صدیق حسن بھوپالی
156	حاشیہ نماز نبوی	زبیر علی زئی
157	الدرعا	بشیر سلفی
158	التوسل	ناصر الدین البہانی: متوفی 1420ھ
159	مجموعۃ الفتویٰ	ابن تیمیہ: متوفی 728ھ
160	نشر الطیب	اشرف علی تھانوی
161	فضائل اعمال	ذکر یاسہار نیوری
162	اعطورا لمجموعہ	ذکر یاسہار نیوری
162	احسن الفتاویٰ	رشید احمد دیوبندی کراچی



داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
 Mob: 0333-4503530

میلاد پبلیکیشنز



پلٹہ کا پتہ